ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

رقعات عنایت علی

گرگ اینڈ کو کھاری باؤلی دہلی

دُنیا میں ہُنر والے سب سے زیادہ دَولت مند ہیں

موٹر مکینک بن کر ورکشاپ کھولو اور ہزاروں رُوپیہ ماہوار کماؤ

موٹر مکینک ٹیچر (باتصویر)

دُوسرا ریوائزڈ ایڈیشن مصنفہ شری وید پرکاش شرما

اس کتاب میں زمانہ حال کی تمام نئے نئے چالو موڈل فورڈ شورلیٹ وغیرہ وغیرہ موٹر کاروں کی تمام ترین باتوں کے متعلق اصولی اور عملی کام کے طریقوں کی تشریح کرنیکے بعد موٹر کار کی عملی طور پر مرمت کرنیکا کام سکھایا گیا ہے۔ ساتھ ساتھ نئی نئی موٹر کاروں کی بجلی کا پورا پورا حال جو قبل ازیں کسی کتاب میں نہیں دیا گیا ہے۔ درج کرکے زمانہ حاضرہ کی جدید موٹر کاروں کے بیان کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ جگہ جگہ سینکڑوں نقشے ٹیبل اور بلاکوں کے فوٹو دیکر موٹر کے جسمانی حصوں کو نہایت صاف دکھلایا گیا ہے جن سے ایک معمولی پڑھا لکھا آدمی پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کتاب کے اندر سوال اور اُن کے جواب لکھکر نہایت مفید اور کارآمد بنا دیا گیا ہے۔ غرضیکہ اس کتاب کا موٹر یا کسی انجن کے کلینر موٹر ڈرائیور۔ آئیل انجن ڈرائیور۔ فٹر مستری سے موٹروں کے مالک مکینک کا کام سیکھنے والوں کے پاس ہونا ضروری ہے قیمت تین روپے علاوہ محصول ڈاک۔

پُرانی گھڑیوں ٹائم پیسوں اور کلاکوں کی مرمت کرو اور بیس ۲۰ روپیہ روزانہ کماؤ

گھڑی سازی

اس کتاب میں ہر قسم کے نئے اور پرانے موٹوں کے کلاکوں ٹائم پیس اور گھڑی کو کھولنے صفائی کرنے اور اُن کے مرمت کرنے کے پورے پورے طریقے گھڑی سازی میں کام آنے والے تمام پرزے اور اوزاروں کے نام معہ اشکال دیئے گئے ہیں جس کی مدد سے فالتو وقت میں گھنٹہ دو روزانہ کام کرکے دس بیس روپیہ روز کماؤ۔ قیمت صرف تین روپے

مصنف کویراج ہرنام داس کی تصنیف کردہ کتابیں

ہدایت نامہ خاوند	... ایک رو[illegible]
ہدایت نامہ بیوی	... ایک روپیہ
ہدایت نامہ غذا	... ایک روپیہ
ہدایت نامہ صحت	... ایک روپیہ
ہدایت نامہ پرورش بچگان	... ایک روپیہ
محافظ جوانی	...

گیس ویلڈنگ

جس میں ویلڈنگ روڈ۔ ایلومینیم۔ تانبا اور پیتل کے ویلڈنگ سے کٹی ہوئی دہاتوں کی شکلیں اور ویلڈنگ کا پورا پورا کام اور طریقے خلاصہ طور آسان طریقے سے بتائے گئے ہیں۔ کتاب ہر ویلڈر کے پاس ہونا ضروری ہے۔ قیمت تین [illegible]

ورکشاپ گائیڈ (فٹر ٹریننگ)

اس کتاب میں انجنیرنگ ورکشاپ کارخانہ جات میں ہونے والے جملہ کام یعنی خرادملنگ ویلڈنگ ڈھلائی دھاتوں کا کام اور ان کی اقسام وزن طاقت پیمائش وحساب اور نقشہ بنانے کا کام بذریعہ تصاویر (لیتھو فوٹو) بہت سے ابواب میں سمجھائے گئے ہیں غرضیکہ کتاب ہذا کاریگروں کیلئے مشیر اور پرنٹیسوں کی اُستاد اور بے ہنروں کی رہنمائے دستکاری ہے۔ قیمت اُردو ہندی عہ

ٹریکٹر گائیڈ

ہمیشہ کے لئے غریب بیل کی گردن سے جوا آتار پھینکئے۔ اور ہاری اس کتاب میں ہر قسم کے گھٹیا اور بڑھیا تیلوں سے چلنے والے ہر ایک نئے ماڈل ٹریکٹروں کو سٹارٹ کرنا اور اُن کے انجنوں سے بہت سے دُوسرے کام لینا۔ اس کے کل پرزوں سے واقف ہونا۔ پیدا ہونے والی خرابیوں کو جاننا اور اُن کو ٹھیک کرنے کے متعلق ساری باتیں تفصیل سے شکلوں کے ذریعے سمجھائی گئی ہیں جس زمین کو ہم نے خراب اور بیکار کہہ کر چھوڑ دیا تھا۔ اب ہزاروں من غلہ ہوتا ہے۔ قیمت صرف چار روپے۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار

الیکٹرک وائرنگ (باتصویر)

اس کتاب میں تمام قسم کی ہاؤس وائرنگ اور سی ٹی۔ ایس وائرنگ سینٹ ٹیوب کی وائرنگ اور وانڈر گراؤنڈ وائرنگ۔ پاور وائرنگ وغیرہ بجلی کی موٹروں کے متعلق پوری واقفیت ہے اس کتاب کی مدد سے الیکٹرک لائن مین کا کام بڑی آسانی سے پاس کیا جا سکتا ہے۔ بجلی کے بارے میں پوری واقفیت حاصل کرنے والوں کے لئے ازحد مفید کتاب ہے۔ قیمت

کروڈ آئیل انجن گائیڈ

آئیل انجنوں، ڈیزل بلیک اسٹون کروسلے وغیرہ کا بیان ریل اور سمندری جہازوں میں استعمال ہوتے ہیں بمعہ ڈرائنگ کے مفصل طور پر تمام باتیں لکھی گئی ہیں خاص تعریف یہ ہے کہ پوری جانکاری کرائی گئی ہے انجن کے پرزوں کا سیٹ کرنا۔ کے حالات۔ فاونڈیشن بنانا اور انجن کی فٹنگ کا بیان کرنا اور سینکڑوں پیچیدہ سے پیچیدہ راز ود مفید باتوں کی صُورت لکھا گیا ہے شکلوں کی تعداد تقریباً ۵۰ ہیں کی قیمت صرف تین روپے علاوہ ڈاک خرچ

موٹر ڈرائیونگ ٹیچر

اس کتاب میں موٹر ڈرائیونگ سے تعلق رکھنے والی ہر ایک بات اتنے اچھے طریقے سے سمجھائی گئی ہے کہ مشکل سے مشکل مضمون آسانی سے سمجھ میں آ جاتا ہے۔ کتاب کے خاص خاص بیان اس طرح ہے ہیں گاڑی ڈرائیور انجن کنٹرول۔ انجن اسٹارٹ کرنیکا طریقہ۔ بریکوں کا استعمال۔ انجن کے خاص خاص پرزے کولنگ گیئرنگ لبریکیشن۔ الیکٹریکل ٹائمنگ ملانا انجن میں ہونیوالی خرابیاں اور اُن کا ٹھیک کرنا۔ ایمرجنسی ریپیئر موٹر ایکٹ چوراہوں وغیرہ کے نشانات اور اشارات کا مکمل طور پر بیان معہ اشکال کے درج کیا گیا ہے۔ ہر ایک موٹر ڈرائیور کے پاس اس نایاب کتاب کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ قیمت صرف تین روپے ڈاک خرچ بذمہ خریدار

الیکٹرو پلیٹنگ

مصنفہ:- سردار موتا سنگھ

اس کتاب میں جدید طریقے سے چھوٹے پیمانہ پر اور بڑے پیمانہ پر ہر ایک دھات کی ملمع سازی و الیکٹرو پلیٹنگ الیکٹروٹائپ بلاک سازی کا بیان اس طریقہ سے درج کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص بذات خود بیٹری اور دیگر سامان بنا کر یہ کام شروع کر سکتا ہے۔ یہ کتاب دونوں قسم کے آدمیوں کے لئے مفید ہوگی۔ ۱۔ جو کام کر رہے ہیں ۲۔ جو کام کرنے کے خواہشمند ہیں۔ قیمت اُردو۔ ہندی ہر دو زبان میں صرف تین روپے ڈاکخرچ الگ

سینما مشین گائیڈ

سینما مشین راستہ سیکھئے بھیجئے ورنہ ایڈیشن ختم ہو جائیگا۔ یہ وہ کام ہے جو بھی مندہ نہیں ہوتا ہمیشہ خوب چلتا ہے قیمت صرف

رہنمائے فوٹو گرافی

فوٹو گرافی کے لئے بہترین تحفہ۔ آج کل فوٹو گرافر بہت اچھے پیسے کما رہے ہیں اور یہ فن بہت زیادہ ترقی کر رہا ہے اس کام کے کرنے والا دس روپے روزانہ بآسانی کما سکتا ہے۔ آج ہی یہ کتاب منگا کر فائدہ اٹھائیے۔

قیمت صرف دو روپے علاوہ ڈاک خرچ

کتابیں منگانے کا پتہ } گرگ اینڈ کو تھوک کتب فروش کھاری باؤلی دہلی

المکتوب نصف الملاقات

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب المسمّیٰ بہ

رقعات عنایت علی

پتہ
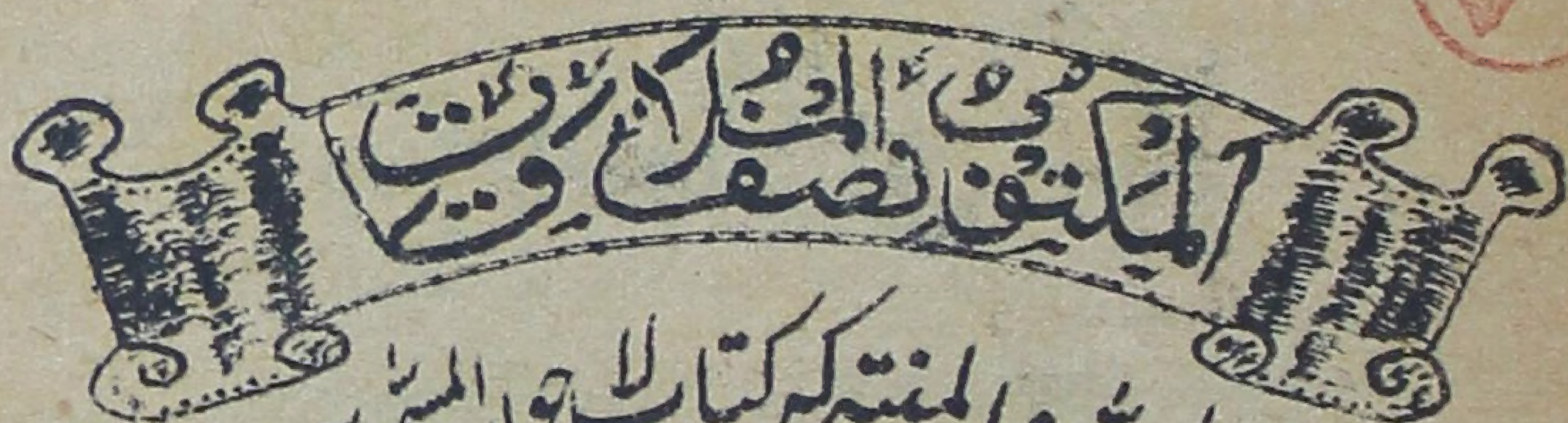
گرگ اینڈ کو تھوک کتبخانہ
کھاری باؤلی دہلی

قیمت عہ/

PRICE 2-0-0

(کوہ نور پرنٹنگ پریس دہلی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
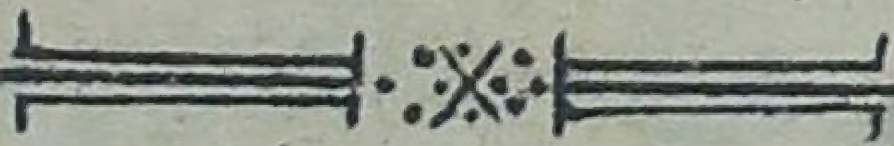
حمد بے حد لائق وہ خالق کون و مکان ہے کہ جس کے قبضہ میں عالم کی جان ہے اور درود
نامحدود اس سرور کائنات پر شایان ہے کہ جن کا نور باعث ظہور جہان ہے بعد
حمد خدا و نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم خاکسار ازلی بندہ
محمد عنایت علی بیٹا محمد گلاب خاں پوتا محمد سکندر خاں ساکن قصبہ کلانور محمد جین خاں
رہتک کمشنری دہلی ناظرین پر تمکین کے آگے عرض رسا ہے کہ اس حقیر نے سنہ تیرہ سو
تین ہجری انشاء **عنایت علی** تصنیف کرکے پانچسو جلد چھپوائیں۔ شائقین کی جس قدر دانی
سے وہ دست بدست ایسی فروخت ہوئیں۔ ایک جلد تک باقی نہ رہی جب وہ انشاء ہر
صغیر و کبیر کے مرغوب الطبع ہو کے مطابع میں چھپ کر کثرت سے بکنے لگی۔ تب اس احقر کو
یہ خیال ہوا کہ جس سے طالب علموں کو خطوں کے لکھنے پڑھنے میں نہایت آسانی ہو اور
بعد مرگ زمانہ میں بطور یادگار اپنی نشانی رہے۔ چنانچہ سنہ ۱۳۰۰ھ تیرہ سو ہجری میں تحریر
چند رقعات اوراق سفید کو سیاہ کرکے نام اس کا
رقعات عنایت علی رکھا۔ اللہ تعالیٰ مفید عام و نافع انام فرما دے۔ اگر بمقتضائے
بشریت کوئی غلطی واقع ہو۔ تو اس سے ناظرین اس مؤلف کو معاف فرما کے اصلاح
دیویں۔ اور جو صاحب اس کے پڑھنے سے فائدہ اٹھاویں للہ اس عاصی کے حق میں
دعاء خیر فرماویں۔

نظم

بفضلِ خدا و طفیلِ رسول
اسے جو پڑھے جلد ہو پُر تمیز
اور اس روزمرہ کا چرچا رہے
ہیں رقعات اس میں نہایت سلیس
نہ اپنے سخن کا مجھے ناز ہے
جو ہیں حق گزیں اس کے پڑھنے کے بعد

خلائق کی نظروں میں ہو یہ قبول
رہے تاقیامت یہ ہر دل عزیز
شغل اس کا ہر وقت ہر جا رہے
ہے طلبائے اردو کے اردو انیس
یہ عاصی دلے عرض پرداز ہے
دعا خیر سے مجھکو فرمائیں یاد

اور کتاب سات فصل پر مرتب ہوئی۔ پہلی فصل ہر ایک کے القاب و آداب کے لکھنے کا طریقہ دوسری فصل میں سوال و جواب چھوٹے اور بڑے کی تیسری فصل میں سوال و جواب برابر والوں کے چوتھی فصل میں تہنیت کے خط پانچویں فصل میں تعزیت کے خط چھٹی فصل میں طریقہ تحریر عرضی۔ قرض لینا بذریعہ رقعہ تمسک رسید۔ فارغ خطی۔ رہن نامہ۔ بیع الوفا۔ بیع نامہ۔ ہبہ نامہ۔ تملیک نامہ، وصیت نامہ۔ اقرار نامہ۔ نکاح۔ طلاق نامہ۔ حاضر ضامنی۔ فعل ضامنی محضر نامہ۔ مختار نامہ عام۔ وکالت نامہ، امانت نامہ، سرخط پیشہ راضی نامہ، تقسیم نامہ۔ شجرہ نسب نامہ۔ ساتویں فصل میں ذکر خاتمہ کتاب فارغ پوشیدہ نہ رہے۔ کہ اول مرتبہ یہ کتاب سرسری طور پر میں نے لکھ کر چھپوا دی تھی سنہ ۱۳۰۷ تیرہ سو ہجری میں بفرمائش چند رقعات بعد نظر ثانی درست کر کے پھر چھپوائے۔

پہلی فصل میں ہر ایک کے القاب و آداب لکھنے کا طریقہ

چونکہ اس وقت کے فصحا و عقلا بڑے بڑے القاب و آداب لکھنا پسند نہیں کرتے لہٰذا مختصر لکھے گئے۔

تصریح مراتب	مضمون القاب و آداب ۔
باپ کو لکھے	میرے والد ماجد مدظلہ العالی تسلیمات خادمانہ کورنشات فرزندانہ بجالا کر عرض پرداز ہے ۔
ماں کو یہ لکھے	والدہ ماجدہ میری مدظلہا۔ بعد ادائے آداب فرزندی دست بستہ عرض رسا ہے ۔
بیٹے کو یہ لکھے	فرزند دلبند اطال اللہ عمرہٗ۔ بعد دعائے عمر خضری و طالع اسکندری واضح ہو۔
دادا۔ نانا۔ چچا۔ خالو۔ پھوپھا ماموں۔ خسر کو یہ لکھے	مکرم معظم بندہ دام اقبالہٗ۔ شرائط تسلیمات نیاز مندانہ و قواعد کورنشات فدویانہ بجالا کر عرض پرداز ہے ۔
دادی۔ نانی۔ چچی۔ خالہ۔ پھوپھی ممانی۔ خوشدامن کو یہ لکھے	مکرمہ معظمہ بندہ دام عظمتہا۔ بعد البلاغ تسلیم و تعظیم کہ ذریعہ سعادت دارین ہے ۔ عرض کرتا ہے ۔
بھتیجا۔ بھانجا۔ پوتا۔ نواسا داماد کو یہ لکھے	برخوردار سعادت آثار طول عمرہٗ بعد دعائے حصول سعادت ابدی مطالعہ کرو ۔
حقیقی و مجازی بڑے بھائی کو یہ لکھے	اشرف الاخوان امیدگاہ برادران مدظلہم۔ تبلیغ مراسم تسلیم کے بعد ملتمس ہے ۔
حقیقی و مجازی بڑی بھاوج کو یہ لکھے	رونق بخش دولت خانہ اخی جناب بھاوج صاحبہ دامت الطافہا کورنشات نیاز مندانہ کے بعد یہ التماس ہے ۔
حقیقی بڑی بہن کو یہ لکھے	ہمشیرہ صاحبہ پرورش فرمائے برادران سلمہا الرحمٰن بعد تقدیم شرائط نیاز عرض پرداز ہے ۔
مجازی بہن بڑی کو یہ لکھے	خواہر صاحبہ توجہ فرمائے حال برادران سلمہا بعد تقدیم لوازم تعظیم ملتمس ہے ۔
حقیقی و مجازی چھوٹے بھائی کو یہ لکھے	عزیز القدر گرامی منش سلمہٗ بعد دعائے خیر انتہا دعا یہ ہے ۔

مضمون آداب و القاب	تصریح مراتب
میری ہمشیرہ صغیرہ جیتی رہو۔ دعائے درازی عمر کے بعد معلوم کریں۔	حقیقی چھوٹی بہن کو یہ لکھے
میری عزیز عصمت پناہی ہمیشہ حفاظت الٰہی میں رہو۔ بعد دعائے طول حیات واضح ہو۔	مجازی چھوٹی بہن کو یہ لکھے
نور چشمی راحت جانی ہمیشہ حمایت سبحانی میں رہو۔ بعد ادعیہ وافرہ معلوم ہو۔	بیٹی۔ بھتیجی۔ پوتی۔ نواسی بھانجی۔ شاگردانی کو یہ لکھے
تسکین بخش خاطر بے قرار سلمہ اللہ الغفار۔ بعد اشتیاق مواصلت وآرزوئے مکالمت ملتمس ہوں۔	شوہر کو یہ لکھے
محرم راز مونس دمساز زاد محبتہٗ۔ بعد سلام ملاقات جسمانی کہ موجب لذت زندگانی ہے۔ مدعا نگار ہوں۔	بیوی کو یہ لکھے
تلمیذ عزیز سراپا تمیز زاد اللہ علمہٗ وہنرہٗ۔ پس از دعائے ترقی فہم وذکا مطالعہ کرو۔	شاگرد کو یہ لکھے
پیر روشن ضمیر سلمہ الرب القدیر۔ شرائط تسلیمات مریدانہ وقواعد کورنشات معتقدانہ بجا لا کے عرض رساہے۔	پیر کو یہ لکھے
قبلہ خدائیگان قدردان تلمیذان دام فیضہٗ یہ خبر طلب مکتب ادب میں مؤدب بیٹھ کر سبق مدعا پڑھتا ہے۔	استاد کو یہ لکھے
جناب مولوی صاحب فضائل مآب فیض انتساب دام فیضہم مدرسہ عقیدت عبودیت میں بزانوئے ادب بیٹھ کر کتاب مطلب کی درس کرتا ہے۔	مولوی کو یہ لکھے

تصریح مراتب	مضمون القاب و آداب
مرید کو یہ لکھے	کامل الاتقیا و واثق اعتقاد ہمیشہ راہ رضا پر ہو۔ بعد دعائے حصول مقاصد کونین معلوم کرو۔
قاضی و مفتی کو یہ لکھے	فرزندانہ رایت شریعت و مروج احکام فتوت دام عظمتہٗ بعد سلام سنت الاسلام کو طریقہ اہل اسلام ہے واضح رائے عالی ہو۔
حکیم کو یہ لکھے	حکیم صاحب مسیح دوران سلامت آپ کی ملاقات کو قوت روح سمجھ کر عارض حال ہوں۔
سید کو یہ لکھے	جناب میر صاحب زبدۂ سادات و ستودۂ صفات عم نوالہٗ۔ آداب نیاز کے بعد گزارش کرتا ہوں۔
شیخ کو یہ لکھے	معدن لطف و کرم جناب شیخ صاحب زاد کرمہٗ۔ بعد ادائے مراسم اشتیاق ملتمس ہوں۔
مغل کو یہ لکھے	جناب مرزا صاحب مجمع مکارم اخلاق زاد لطفہٗ۔ بعد آرزوئے ملاقات واضح رائے شریف ہو۔
پٹھان کو یہ لکھے	خان صاحب مجمع خوبیہائے بیکران و مصدر اخلاق بے پایان دام اخلاقہم بعد تبلیغ ہدیہ سلام منظہر مدعا ہوں۔
برابر والے کو یہ لکھے	مشفق شفیق رفیق بالتحقیق زاد اشفاقہٗ۔ پس از سلام علیکم مدعا طراز ہوں۔
مخدوم یعنی آقا کو یہ لکھے	میرے ولی نعمی دام اقبالہٗ و افضالہٗ سر تسلیم عجز کی خاک پر رکھ کر عرض کرتا ہوں۔
خادم کو یہ لکھے	معتمد الخدمت مسمی یا فلاں کو معلوم ہو۔
نواب کو یہ لکھے	جناب نواب صاحب فیض مآب معلی القاب دام اقبالہٗ نہایت عجز و آداب سے دست البستہ خدمت خدام والا میں عرض رسا ہے۔

تصریح مراتب	مضمون القاب و آداب
حاکم مقتدر کو یہ لکھے	غریب پرور سلامت۔
وزیر و عمائد اراکین سلطنت کو یہ لکھے	بعز عرض عالی متعالی پہنچتا ہے۔
بادشاہ کو یہ لکھے	حضرت ظل اللہ خلد اللہ ملکہٗ و دولتہٗ۔

دوسری فصل میں سوال و جواب چھوٹے اور بڑے کو

سوال۔ اے میرے سرمایہ زندگی۔ ماں باپ کیسے کیسے پیار و محبت سے اولاد کو پرورش کرتے ہیں۔ اس کی پرورش و تعلیم میں کیسی کیسی تکلیف اپنے اوپر اٹھاتے ہیں۔ تو اولاد کو لازم ہے کہ ماں باپ کو اپنی اطاعت گذاری سے خوش رکھے کیوں کہ لڑکے کو صرف اسی واسطے پرورش کرتے ہیں اور تعلیم دلاتے ہیں کہ وقت ضعیفی میں اس سے آرام ملے مگر ابتداء ملازمت سے اب تک ایک کوڑی خرچ کی تم نے نہیں بھیجی۔ بدون خرچ جیسی ہم پر تکلیف گزرتی ہے۔ لائق تحریر نہیں۔

جواب۔ میرے والد ماجد مدظلہ العالی۔ نامہ والا صادر ہوا۔ معزز فرمایا۔ واقعی خدا و رسول کے بعد بزرگ ماں باپ کیوں کہ سبب تمام سامان ظاہری کے ہوئے ہیں۔ ان کا ادب و لحاظ سچے دل سے کرے۔ جہاں تک ہو سکے ان کی خدمت گذاری فرمانبرداری میں قصور نہ کرے۔ جس قدر ان کی خدمت کرے۔ ان پر احسان نہ دھرے۔ بلکہ شرم کرے کہ ان کا حق زیادہ ہے۔ چونکہ حالت موجودہ سے پہلے بوجہ قلیل تنخواہ خرچ بھیجنے سے فدوی قاصر تھا۔ اب آئندہ کو خرچ کے بھیجنے میں غفلت نہ کرے گا۔ مبلغ ؎۲۰۰ دو سو روپیہ بذریعہ منی آرڈر مرسل ہیں۔ ڈاک خانہ کلا لوز سے وصول فرما کر رسید بھیجئے۔ فقط۔

سوال۔ برخوردار بے خبر از حال پدر خط لکھتے لکھتے ہاتھ تھکے قلم گھسائے مگر تمہاری عقل پر کیا پردہ غفلت پڑ گیا۔ کہ نہ خرچ بھیجا اور نہ خطوں کا جواب لکھا۔ شاباش جزاک اللہ یہ ہی چاہیے جو ہر نادانی اس کا نام ہے۔ بھلا ماں باپ سے اب کیا کام تم نہیں سمجھتے

کہ جس نے خدمت والدین کی جنت مول لی اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّھَاتِکُمْ جنت نیچے قدم
والدین کے ہے۔ اس میں کچھ تمہارا شکوہ نہیں زمانہ کی یہ خوبی ہے تیرھویں صدی
کی اسلوبی ہے۔ میں نے چاہا تھا۔ کہ اب تم کو خط نہ لکھوں۔ لیکن تمہارا سا دل
کہاں سے لاؤں۔ ہمارا حال دیکھ کر دشمن کو خوشی اور دوست کو رنج ہوتا ہے
تہیدستی میں ندامت کے سوا اور کیا ہوتا ہے۔ الغرض بڑھاپے کے دن نکمے
ہوتے ہیں۔ دنیا میں اس سے زیادہ کوئی مصیبت نہیں اے بیٹا کیا ہمارا
دم ہے نہ جینے کی خوشی نہ مرنے کا غم ہے اب زیست ہماری بامید مرگ
ہے۔ ہماری زندگی کا کیا اعتبار تم عصائے پیری ہو ہمارا خط کاسۂ گدائی
ہے۔ سمجھو یا نہ سمجھو تم کو اختیار فقط۔

جواب۔ قبلہ حاجات دوجہانی دام ظلکم مفخر نامہ نفاذ ہوا۔ فدوی نے ذریعہ افتخار
سمجھا۔ واقعی خدمت والدین اولاد پر فرض ہے ان کی اطاعت سعادت دارین ہے اولاد
سر بسر والدین کی پرورش یافتہ ہے اس کی پرورش پرداخت میں بخوشی اپنے
آرام کو ترک کرکے تکلیف گوارہ کرتے ہیں۔ پس والدین سے زیادہ اولاد کا ہمدرد دنیا
میں نہیں۔ جو ان کی خدمت گذاری و فرمانبرداری سے منحرف ہے وہ لاکلام دوزخی
ہے۔ اولاد کتنی ہی خدمت کرے مگر حق تو یوں ہے کہ ماں باپ کا حق ادا نہیں ہوتا
خدا اور خدا کا رسول شاہد ہے کہ میں آپ کو سر پر غنیمت سمجھتا ہوں۔ خداوند کریم
آپ کے سایہ بلند پایہ کو میرے سر پر ہمیشہ قائم رکھے۔ کمترین بکار سرکار کلکتہ گیا تھا
پرسوں واپس آیا ہے۔ سردست مبلغ پچاس ۵۰ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت
ہیں۔ وصولی سے آگاہی بخشئے۔ فقط

سوال۔ برخوردار غفلت شعار آفریں۔ عرصہ ہوا کہ پانچ روپیہ تم نے بھیجے تھے۔
ہم نے لکھا تھا کہ آنسوؤں سے پیاس نہیں بجھتی۔ پھر تم نے یہ خیال نہ کیا کہ میرا
باپ بوڑھا کیا کھاتا پیتا ہے اور کیوں کر جیتا ہے۔ لالہ جمنا داس سے پچاس روپیہ قرض
لئے تھے دو ہی مہینے میں علاج بیماری و کھانے پینے میں صرف ہوگئے۔ ضعیفی میں

بیماری مفلسی میں قرضداری خدا دشمن کو نصیب نہ کرے۔ مصرع: جوانی چین سے گذری بڑھاپے میں مصیبت ہے
خیال کرو۔ کہ کیسی کیسی تکلیف سے تم کو پرورش کیا۔ اور کس کس محنت و منت سے تم کو پڑھوا لکھوا
نوکر کرادیا۔ اس کا نتیجہ یہ بر آیا۔ کہ ہمارے حال سے غافل ہو۔ تم چین کرو ہم فاقہ
کریں۔ تم کھاؤ ہم منہ تکیں۔ بڑا رونا رزق کا ہے۔ رزق ملے تو کیا غم ہے۔ میں تمہاری طرف
سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ ہر طرح اپنی قسمت کو رو بیٹھا تمہارا کچھ قصور نہیں۔ اپنی تقدیر کی خوبی ہے
اگر ہمارے دن سیدھے ہوتے۔ تو تم ہمارے خبر گیراں رہتے۔ اے بیٹا خوش رہو۔ آباد رہو
ہمارا تو انہیں فکروں میں کسی دن کوچ ہو جائے گا۔ فقط۔

جواب۔ جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلہٗ۔ فدوی سے ایک کاغذ میں سہواً غلطی ہوگئی
تھی۔ اس کی جوابدہی میں چار مہینے تک پریشان رہا۔ لیکن فضل الٰہی سے حاکم منصف کی
رائے میں وہ قصور عمداً ثابت نہ ہوا۔ معاف کردیا۔ اسی وجہ سے مرسولی اخراج میں
توقف ہوا۔ سررشتہ دار زنار دار عدالت ہذا مجھ سے عداوت رکھتا ہے۔ جب میرا
دامن پاک ہے۔ تو مجھ کو اس سے کیا باک ہے۔ دنیت میری درست دشمن قوی دست
میں اپنے خدا پر نظر رکھ کر کار متعلقہ کو نہایت ہوشیاری سے انجام دیتا ہوں فی الحال
معرفت محمد کمال مبلغ سو روپیہ بھیجتا ہوں۔ وصولی سے آگاہی
فرمائیے۔ فقط۔

سوال۔ برخوردار فراموش کار۔ ہم نے بطلبی خرچ کئی خط تمہارے پاس بھیجے۔ مگر
باوصف انتظار مزید نہ خرچ آیا نہ کسی خط کا جواب پایا۔ ہر چند بذریعہ تحریر تم کو سمجھایا
لیکن افسوس ہمارا لکھا تمہارے خیال میں نہ آیا۔ واقعی میں بڑا بے حیا ہوں جو بار
بار تم کو لکھتا ہوں۔ الّا کیا کروں بے لکھے کچھ بن نہیں پڑتا۔ ارے میاں ہمارا
خیال نہ سہی۔ اپنے بال بچوں کے تو خبر گیراں ہوئے ہوتے دس بارہ آدمی کا خرچ ونیز
متفرق روزمرہ کا خرچ آوے تو کہاں سے آوے ہر طرف سے لاؤ لاؤ و بتاؤ۔ کہاں سے لاؤں
تہیدستی و مفلسی کی پریشانی۔ غلہ کی گرانی۔ جثہ ضعیف اور اس سن میں یہ تکلیف۔ حالت
بڑھاپے میں گردش تقدیر کیا دکھاتی ہے۔ عقل حیران ہے۔ کیا کروں۔ کدھر

جاؤں۔ خدا جانے کس شغل میں ہو۔ تم کو خوف خدا نہیں۔ ایسے وقت میں یہ غفلت پہلے تمہارا
ایسا مزاج نہ تھا بے مانگے خرچ بھیجتے تھے۔ اب مانگے سے منہ چھپاتے نہیں معلوم کیسے
پیتے کھاتے ہو۔ ہمارا یہ حال تمہارا یہ خیال واللہ مارے فکر کے بوٹیاں نوچتا
ہوں زندہ ہوں۔ لیکن مردہ سے بدتر ہوں۔ فکر کی صعوبت کا متحمل نہیں۔ کبھی
اسی مصیبت میں قالب سے روح نکل جائے گی۔ بس تمہارا رنگ ڈھنگ دیکھ لیا اب
کیا کہوں اور کیا لکھوں انتہا تحریر کی ہو چکی فقط۔

جواب۔ قبلہ صوری و معنوی دام مجدہ۔ تاریخ چوتھی فروری کو حکم محکمہ کمشنری بنام
فدوی اس مضمون کا صادر ہوا کہ تم ایک ہفتہ کے واسطے بکار سرکار فوراً یہاں آؤ بندگی
بیچارگی حکم کے پہنچتے ہی میں روانہ ہو کر محکمہ کمشنری میں پہنچا وہاں تین مہینے لگ
گئے۔ یکم مئی کو اپنے مکان خاص پر واپس آیا آپ مفخر نامجات جو میری عدم موجودگی
میں نافذ ہوئے تھے۔ مشرف ہوا۔ چنانچہ مبلغ ۲۰۰ دوسو روپیہ بتوسل ڈاک خانہ خدمت
عالی میں بھیجتا ہوں۔ وصول فرما کے آگاہی بخشئے۔ رائے قبلہ برحق آپ کا مجھ پر
بڑا حق ہے۔ یہ خاکسار آپ کی خدمت گذاری میں ہر طرح اپنا افتخار
سمجھتا ہے۔ فقط۔

سوال۔ حضرت والد ماجد مدظلہ العالی۔ نہایت عجز وادب سے عرض کرتا ہوں کہ عرصہ
دو مہینے سے نامہ والا صادر نہ ہوا۔ اس سبب سے طبیعت ہر وقت متفکر رہتی ہے
امید کہ کیفیت مزاج وہاج خود بدولت سے مفصل اطلاع بخشئے۔ ۲۰۰ دو سو
روپیہ مرسلہ فدوی ڈاک خانہ سے وصول فرمایئے۔ امسال یہاں بن کال
ہوا۔ بارش ایسی ہوئی کہ بوئے ہوئے دانے بہہ گئے جنہوں نے بوئے نہ تھے بونے
سے رہ گئے۔

جواب۔ جان پدر نور نظر خط مسرت نمط تمہارا آیا۔ مبلغ ۲۰۰ دو سو روپیہ ڈاک خانہ سے
وصول ہوئے۔ بیٹا ہمارا کیا حال پوچھتے ہو۔ حواس میں فتور۔ نسیان کا وفور۔ چلنے پھرنے
سے مجبور حال روز بروز ابتر ہوتا ہے۔ پوست استخواں جسم میں باقی ہے سب اعضا جواب دے گئے

بروقت طبیعت علیل زندگی کے دن قلیل رحلت کی زندگی کے دن بیمار رہتا ہوں طاقت یک قلم نہ رہی۔ حکیم نہیں دوا نہیں۔ بجز خدا دوسرا نہیں۔ پیارے میرے باعث تاب و تواں جس طرح ہو سکے جلد آؤ۔ حال میرا دیکھ جاؤ۔ اب میرے جینے کا کیا اعتبار جانے آج کیا ہے کل کیا ہوگا میں تو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں موت کا منتظر ہوں مہمان ہوں چراغ سحری ہوں کبھی ایسا نہ ہو کہ تمہارے دیدار تمنا میں کسی دن اپنا کوچ ہو جائے۔ فقط۔

سوال۔ عصائے پیری و ناتوانی برخوردار محمد جیلانی۔ گرمی کے موسم میں تو یہ گھر پہاڑ سے بدتر تھا ہی اب برسات آئی یہ مصیبت وتباہی ہم پر لائی۔ کہ کوٹھری میں کیچڑ دالان میں دلدل اسباب بہا بہا پھرتا ہے چارپائی ہاتھوں ہاتھ چاروں کونے دوڑتی ہی رہی سہی حیثیت برسات نے بگاڑ دی شاہراہ کی طرف دیوار منہدم ہو گئی مکان بے پردہ ہو گیا دروازہ میں بازو نہ چوکھٹ آنے جانے والوں شاہ رہ سے ہر دم کی لڑائی کھٹ پٹ خلق خدا دیکھ کر ہنستی ہے چور اچکے کے اندیشہ سے پہاڑ سی رات جاگتے کٹتی ہے۔ روپیہ جلد بھیجو۔ چشم براہ سمجھو تاکہ درستی مکان کروا کے حرمت کے ساتھ رہیں۔

جواب۔ قبلہ کونین و مکاں۔ خدا جانے کس زمانہ کا وہ مکان بنا ہوا ہے۔ جو باوصف اتنے مرمت ہر حال کے پھر آرام نہیں ملتا۔ بندہ کی منشاء دلی یہ ہے کہ وہ مکان مسمار کرا کے از سر نو پختہ مکان بنوایا جائے۔ چنانچہ مبلغ تین ہزار روپیہ خدمت فیضدرجت میں بھیجتا ہوں ہر موسم کے مکانات تعمیر کروائیے مکان کا صحن فراخ رکھوائیے تاکہ ہر طرف سے اس میں ہوا آ سکے قریب زنانہ مکان کے مردانہ نشست گاہ بنوائیے بہر کیف مکان دلچسپ و وسیع ہو۔ باغ چاہ پختہ واقع ہو۔ جس قدر روپیہ کی ضرورت پڑے مجھ سے طلب فرمائیے۔ فقط۔

سوال۔ قبلہ دین و دنیا دام ظلکم۔ فدوی کو بوجہ بیماری یہ انتشار تھا کہ اب کیونکر بسر اوقات ہو گی۔ مگر قادر مطلق نے حالت اضطراب میں یہ رحم فرمایا کہ تاریخ پندرہ دسمبر کو جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع نے از راہ قدر دانی و فیض رسانی خدمت نائب تحصیلداری پر بندہ کو مقرر کیا خدا ایسے حاکم شرفا پرور کو خوش رکھے

گو مراد دیرینہ بر آئی۔ لیکن درست بر آئی اس امیدواری میں ایذا بہت اٹھائی اِلّا نوکری خاطر خواہ ہاتھ آئی شکر کا مقام ہے۔ کہ انجام بخیر ہوا۔ فقط۔

جواب۔ فرزند دانشمند تمہارے نائب تحصیلدار ہونے سے ہماری دلی امید بر آئی ساجد بدرگاہ احدیت ہو کر یہ شعر پڑھا۔ اے خدا قربان احسانت شوم ؛ ایں چہ احسان است قربانت شوم

بیٹا بہت سمجھ بوجھ کر کام کرنا حرص اور نفسانیت کو مزاج میں دخل نہ دینا حسن انتظام و خیر خواہی کے التزام سے اپنے حاکم کو خوش رکھنا شعاع غضب کو آب حلم سے بجھانا۔ وسوسہ شیطانی سے اپنے دل کو بچا کے راستی و درستی پر رہنا کسی کی خاطر سے کسی کی حق تلفی نہ کرنا۔ ہر وقت خدا سے ڈرنا چال چلن کی عمدگی خراب کام نہ کرنا۔ بری صحبت سے بچنا خوشامدی بہت ہوتے ہیں۔ دوست خیر خواہ ناصح دل سوزہ کہیں نہیں ملتا۔ بہت سی باتیں ملاقات پر موقوف ہیں۔ تپ ولرزہ یہاں عالمگیر ہے۔ گرفتار ہر برتاؤ ہیر ہے۔ فقط۔

سوال۔ عزیز و افر تمیز۔ ہر والدین پر فرض ہے کہ حتی المقدور اپنی حیثیت اور آمدنی کے موافق اپنے لڑکے کو اعلیٰ تعلیم دلا دیں یا ہنر معقول سکھا دیں۔ سو اب خدا کے فضل و کرم سے برخوردار لطف علی خاں بعمرہٗ پانچ برس کا ہوا اس کی تعلیم کے واسطے معلم ادیب و نیک چلن و خوش مزاج ایسا بہم پہنچاؤ کہ جس سے علاوہ تحصیل علم کے درستی اخلاق کا امید ہو کیونکہ جیسا سکھلانے والا سکھلاتا ہے۔ ویسا ہی سیکھنے والا سیکھتا ہے۔ استاد بد اخلاق اور معیوب کی صحبت الُطبا کے حق میں زہر قاتل سے بھی زیادہ مؤثر ثابت ہوئی ہے فقط

جواب۔ سرپرست با فدویان۔ نامہ عالی کے صادر ہونے سے بندہ کی نہایت عزت ہوئی اللہ تعالیٰ تا دور شمس و قمر آپ کو سلامت رکھے برخوردار لطف علی خاں گالیاں دینا و حجت کرنا چلانا و مچلنا مطلق نہیں جانتا۔ جب اس سے کوئی حرکت بد خلقی اور بے ادبی کی ظہور پذیر ہوتی ہے۔ تو میں اس کو تنہائی میں آہستہ سے منع کر دیتا ہوں ہر روز بڑی فجر گھر سے اٹھ کر دیوان خانہ میں آتا ہے۔ پانچوں وقت کی نماز میرے ساتھ ادا کرتا ہے یہ اس کی سعادت مندی اور بلند اقبالی کے آثار نمایاں ہیں۔ ہفتہ عشرہ میں دہلی جا کر جب

انشاء تعالی ایک معلم تجویز کر کے لاؤں گا۔ فقط

سوال ۔ سرمایۂ سعادت۔ عرصہ سے خط تمہارا نہیں آیا موجب توقف کیا ہے لکھواے برخوردار اس زمانہ میں اکثر بے وقوف لوگ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ دیکھو فلانا ہمعصر تھوڑا لکھنا پڑھنا سیکھ کر فلاں محکمہ میں ملازم ہو گے اپنی اوقات بسر کرتا ہے۔ ہمکو کیا ضرورت ہے کہ رات دن بے فائدہ دردسری سے اپنی جان کو مفت کھوئیں آؤ ہم بھی کچھ نہ کچھ ملازمت کے مزے اڑائیں جب یہ بات ان کے دل میں جم جاتی ہے۔ تو کتب علوم کو بالائے طاق رکھ کر طلب روزگار میں پھرتے ہیں حسب لیاقت کسی نے ان کو کوئی کام سپرد کیا تو اول چار یا پانچ روپیہ ماہوار پر ہی خوش ہو گئے۔ پھر جب کہ وہ تنخواہ ان کو مکتفی نہ ہوئی۔ تب اس وقت مشکل آپڑی زیادہ لیاقت نہیں۔ کہ ترقی ہو یا کسی محکمہ عالیہ میں نوکر ہوجائیں بمصداق مصرع :۔ کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا ۔

الغرض انسان جب اپنے وجود میں کمالات نہیں پیدا کرتا ہے۔ اور کسب عجیبہ و فنون غریبہ کے سیکھنے میں سستی روا رکھتا ہے۔ تو اس کی حالت کیسے درست ہو سکتی ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بس تم کسی کی واہی تباہی باتوں پر خیال نہ کر کے تحصیل علم میں بدل و جان مصروف رہو کیونکہ ؎

علم سے عقل عقل سے تدبیر
اس سے حاصل مرادہائے کثیر

جواب ۔ مکرم و معظم بندہ جناب چچا صاحب دام افضالہٗ۔ عالی نامہ نفاذ ہو اسرفراز فرمایا عرصہ دو مہینے سے اس قصبہ و نیز گردو نواح کے باشندوں کو امراض بخار اور اسہال و پیچش نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ چنانچہ فدوی بھی عارضہ بخار و پیچش میں مبتلا تھا۔ اب خدا کے فیض سے صحت کلی حاصل ہوئی۔ عارضہ دامنگیر ہونے کی وجہ سے خطوں کے بھیجنے میں تاخیر ہوتی تھی۔ یہ حقیر اپنی بہبودی سمجھ کر ہر وقت پڑھنے لکھنے میں مصروف رہتا ہے فقط۔

سوال ۔ برخوردار خفتہ بخت ہم نے سنا ہے۔ کہ تحصیل علم کی طرف تمہاری طبیعت بالکل

مائل نہیں ڈاواں ڈول پھرتے ہو یہ خیال سُنکر بمقتضائے فرط محبت مرید الفت ہم کو کمال ملال ہوا۔ افسوس یہ تم کو معلوم ہی نہیں کہ صرف علم و ہنر سے ہی انسان حیوان سے مشرف ہے۔ ورنہ اس میں اور اس میں فرق ہی کیا ہے۔ بشر کی عزت بڑھتی ہے تو علم سے دولت و منزلت بڑھتی ہے۔ تو علم سے غرض یہ کہ سب نعمتیں اس کی بدولت حاصل ہوتی ہیں۔ اس سے بڑھ کر دنیا کی بہتری و عافیت کی بہبودی کے لئے کوئی آلہ نہیں سہ

لازم ہے آدمی کو کرے جستجوئے علم   لہو لہب سے کوئی رذالت سوا نہیں
غفلت کو کاہلی کو بندے دخل آدمی   ہو پیر بھی تو اس کو کبھو کب روا نہیں

پس تم تحصیل علم میں رات دن مصروف رہو تاکید جانو۔ فقط

جواب۔ قبلہ و کعبہ بندہ دام ظلہٗ معنز نامہ پہنچا۔ مفاخرت کونین حاصل ہوئی۔ اے قبلہ عالم علم کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو بغیر عمدہ طریقہ و بدون معلم لائق و بہترین سامان کے آسان طور سے آجاوے۔ جب تک بندہ کے واسطے اچھا طریقہ تعلیم کا تجویز نہ فرمائے گا۔ تحصیل کمال نہیں اطلاعاً عرض کیا۔ فقط

سوال۔ برخوردار ناعاقبت اندیش۔ تمہارا تحصیل علم میں مصروف نہ ہونا موجب ہماری نہایت ناخوشی کا ہے۔ سُنو جس کو علم نہیں وہ اندھا ہے۔ اگرچہ آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ علم وہ چیز ہے کہ جس کی قوت سے مشکلیں حل ہوتی ہیں غنی وہ ہے۔ جس کو علم کی دولت حاصل ہو۔ کیوں کہ نہ اس کو کوئی چرالیوے۔ نہ اس پر کوئی دعویٰ کر سکے جتنا خرچ کرو اتنا بڑھے علم جواہر بے بہا انسان کی زیب و زینت ہے۔ جس میں یہ ہو وہ ہر دل عزیز ہر کہ دریافت در یافت عقلمندوں کا وقت لکھنے پڑھنے میں گذرتا ہے۔ نادانوں کی عمر بیہودہ گوئی و خواب غفلت میں گذرتی ہے۔ تم علم سیکھنے میں ہرگز کاہلی نہ کرو خطوں میں مختصر عبارت پُر از مطلب نہایت سلیس ایسے لکھو کہ سامع سُنکر تمہارے الفاظ ملائم اور روزمرہ محاورہ مناسب کو پسند کرے فقط۔

جواب۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب مفاخرت نامہ نے پہنچکر افتخار بخشا۔ اللہ تعالےٰ آپ کی ذات بابرکات کو میرے سر پر دائم قائم رکھے یہ کیوں کر ہوسکتا ہے۔ کہ جس امر میں آپ ارشاد فرماویں۔ میں اس سے غافل رہوں قبلہ گاہ بجز پڑھنے لکھنے کے کمترین کو کسی امر کا خیال نہیں اطمینان فرمایئے فقط۔

سوال۔ برخوردار ناپسندیدہ اطوار، سب سے زیادہ ہم کو یہ افسوس ہے کہ تم نے اب تک کچھ علم نہیں پڑھا۔ جگہ بجگہ تمہاری جہالت کا چرچہ ہے۔ ہر چند کہ میرا قلم نصیحت کے قصص لکھتے لکھتے گھس گیا۔ ہاتھ تھک گیا۔ مگر تمہارے دل پر اس کا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔

بیت

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو　　　از شما یک تن نشد اسرار جو

ہائے افسوس تحصیل علم سے باز رہنا و عمر عزیز کو بطالت میں تلف کرنا بڑی نادانی اور کم بختی کی نشانی ہے۔ اب بھی اگر تم کمال استقلال و ثبات دلی سے علم کے سیکھنے میں محنت کرو۔ تو امید ہے کہ یہ تاریکی جہالت کی تمہارے دل سے دور ہو جائے گی اور تمہارے وجود پر سنگ پارس کی تعریف صادق آئے گی۔ **بیت**

بیاموز جز علم گر عاقلی　　　کہ بے علم بودن بود غافلی

جواب۔ ملجائے فرزندان مدظلہٗ، گرامی نامہ نصیحت شمامہ صادر ہوا۔ اعزاز بخشا بخدا مجھ کو تحصیل علم کا کمال شوق ہے۔ اور ہر دم یہ خیال ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے تحصیل علم میں ترقی کرتا جاؤں۔ سوائے پڑھنے لکھنے کے کسی کام میں مصروف نہ ہوں مگر کیا کروں عرصہ دو مہینے سے عارضہ بخار میں مبتلا ہوں۔ حکیم نہیں۔ طبیعت روبصحت کیوں کر ہو۔ جو لوگ اکثر ہندوستانی نسخہ علاج الغربا و طب احسانی بغل میں دبائے حکیم یونانی بنے پھرتے ہیں۔ ان سے علاج کرانا اس وجہ سے مناسب نہیں کہ وہ تشخیص بیماری کی اچھی طرح نہیں کر سکتے۔ قطع نظر اس کے ستیاناس ہو جائے۔ یہاں کے عطاروں کا یہ کہ گلی سڑی دوائیاں رکھتے ہیں کہ جن سے بجائے فائدہ کے ضرر ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بشرط اجازت خدمت عالی

میں حاضر ہوکر علاج ڈاکٹری کروانا چاہتا ہوں۔ فقط

سوال۔ سعادت نشان برخوردار ظفر علی خاں زاد علمہ۔ دعائے حصول علم کے بعد واضح ہو مدت سے خط تمہارا نہیں آیا اس لئے طبیعت از حد پریشان ہے لازم ہے کہ دو کلمہ خیریت سے جلد خوش وقت کرو۔ تحصیل علم میں بدل و جان ساعی رہو کیونکہ عقل کا عروج و ذہانت کا صعود تحصیل علوم و تکمیل فنون پر منحصر ہے۔ جس قدر انسان علم و ہنر میں ترقی کرے گا اسی قدر اس کی عقل و فہم میں ترقی ہوگی۔ انسان کو ہر حال میں مناسب ہے۔ کہ حتی المقدور تحصیل علوم و فنون میں سعی بلیغ عمل میں لا کے ظرف عقل کو صفائی دیوے تاکہ سعادت دارین حاصل ہو۔ علم کا ثمرہ عمل ہے۔ جو عالم بے عمل ہے وہ درخت بے ثمر ہے بلکہ بدرجہا اس سے بدتر فقط۔

جواب۔ جناب پھوپھا صاحب دام افضالہ۔ نصیحت نامہ فیض شمامہ صادر ہوا۔ معزز فرمایا فدوی دنیا و عقبیٰ میں اپنی سرخ روئی سمجھ کر ہر وقت پڑھنے لکھنے میں مشغول رہتا ہے۔ اور علم کا سیکھنا زیادہ تر اس لئے ضرور ہے۔ کہ جب انسان پر گردش زمانہ سے کوئی آفت ناگہانی و حادثہ آسمانی وارد ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنے عقل و علم کے زور سے ایسی ایسی تدابیر صائب اخراج کرتا ہے۔ کہ اس غم و الم سے آزادی پاتا ہے۔ برخلاف جاہل خالی الذہن کے جب کوئی صعوبت اس پر نازل ہو جائے۔ تو تمام عمر اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ کیا مقدور ہے۔ کہ کوئی تدبیر اپنی نادانی سے مخلصی کی نکال سکے ہر چند اپنی طرف سے کوشش کرتا ہے۔ مگر وہ الٹی پڑتی ہے فقط۔

سوال۔ وائے میرے برخوردار کب تک غفلت میں پڑے رہو گے جاگو جاگو ہوشیار ہو علم حاصل کرو۔ انسان دنیا و عاقبت میں محض اس کی بدولت عزت و وقعت پاتا ہے حتیٰ کہ مقبول بارگاہ الٰہی ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس دولت کو حاصل نہیں کرتا وہ دست نگر دیگر و کوڑی کوڑی کے لئے در بدر محتاج پھرتا ہے ؎

نیک و بد کی تمیز علم سے ہے	سب کے دل میں عزیز علم سے ہے
رُخِ بخت پہ نور علم سے ہے	زیب عقل و شعور علم سے ہے

ہائے غضب تم ایسے بے بہا نعمت کو حاصل نہیں کرتے۔ بیہودہ سرگردی و تضیع اوقات کرتے ہو حالانکہ ایک مولوی فاضل کامل تمہاری تعلیم کے لئے گھر پہ موجود ہیں۔ پھر بھی تم نے کچھ حاصل نہیں کیا۔ مقتضائے دانشمندی یہ ہے کہ محنت کرکے علم سیکھ لو۔ کیوں کہ وہ علم ہی سے ہے قدر انسان کی۔ ہے وہی انسان جو جاہل نہیں۔ زیادہ والدعا فقط

جواب۔ قبلہ گاہا۔ بے شک علم کے پڑھنے سے انسان خدا اور رسول کو پہچانتا ہے۔ ادب وتہذیب سے کامیاب ہوتا ہے۔ حیوان سے انسان کو بڑائی باعتبار علم کے ہے۔ ورنہ انسان بے علم گو کہ صورت انسان کی ہو لیکن سیرت میں حیوان ہے۔ بس بوجود میتسر ہونے سب سامان کے جان بوجھ کر تحصیل علم میں غفلت کروں۔ تو عین بیوقوفی ہے چنانچہ بندہ کے لکھنے پڑھنے کے مصداق میں جناب مولوی صاحب کی تحریر ہم رشتہ عریضہ ہذا ہے۔ اور یہ لکھنا آپ کا کہ جو شخص علم حاصل نہیں کرتا۔ وہ کوڑی کے لئے دربدر محتاج پھرتا ہے۔ معاف فرمائیے کمترین اس کا قائل نہیں۔ کیوں کہ نصیب خاں کو دیکھئے کہ باوصف پوری تحصیل علم عربی و فارسی کے ہر روز کاسۂ رزق ہاتھ میں لئے دربدر ٹکریں مارتے۔ اور گھر بہ گھر دامن آرزو پھیلاتے پھرتے ہیں کہیں سے روکھی سوکھی نان جویں میتسر ہو جاتی ہے۔ اور کہیں سے صاف جواب ہی ملتا ہے غرض یہ کہ شب و روز ان کا یہ ہی حال رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم سے سب نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ مگر دولت حاصل نہیں ہوتی ہے بمصداق۔ رُباعی۔

ہاتھ آتی ہے یہ کب علم و ہنر سے دولت	لاکرتی ہے قضاء اور قدر سے دولت
جو علم ہنر رکھتے ہیں وہ ہیں محروم	مانوس ہے بل احمق وخر سے دولت

زیادہ آداب۔ فقط

سوال۔ اے میرے عزیز تم کو یہ معلوم نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اور ہم کو کیا کرنا چاہئے تم اپنی اوقات کو محض غفلت میں بسر کرتے ہو تمہاری بے علمی اور غفلت پر نہایت افسوس کرتا ہوں اور بار بار لکھتا ہوں اور فوائد علم کے تبلاتا ہوں۔ کہ اے میرے پیارے بھائی

تم کو تحصیل علم کا عادی بناؤں۔ مگر تم کا علمی نصیحت کیوں کارگر نہیں ہوتی اس کا کیا سبب ہے جو تم اپنے آپ کو علم کی نعمت سے محروم رکھتے ہو۔ دیکھو تمہارے مجمع میں جب عالم و فاضل آتے ہیں ہم ان کی کیسی آبرو عزت کرتے ہو اپنی جگہ چھوڑ کر اعلیٰ درجہ پر اُن کو بٹھاتے ہو جو وہ کہتے ہیں۔ سوائے آمنا و صدقنا کے کسی طرح کا اعتراض نہیں کر سکتے یہ سب توقیر و منزلت انکی علم سے ہوتی ہے۔ پھر بھی ایسے شخصوں کی توقیر دیکھ کر علم سیکھنے کا تمکو خیال نہیں ہوتا۔ فقط۔

جواب - اجی بھائی صاحب یہ میں پہلے ہی آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ میری ہمدردی کا یہاں کسی کو مطلق خیال ہی نہیں۔ نہ میرے پڑھانے لکھانے کی کسی کو خواہش نہ میرے صحت و عافیت کا کوئی خواہاں۔ اس لئے میرا پورا ارادہ دلی خواہش ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم عربی حاصل کروں مجھے امید ہے کہ آپ سچے دل سے مجھ کو طلب فرما دیں گے فقط۔

سوال - برخوردار ناکام گار۔ تمہارا خط آیا ہم نے دیکھا نہ خط درست نہ مضمون حیثیت و انشائے سے بد املائی ظاہر۔ سبحان اللہ اسی شعور و لیاقت پر روزگار کرنے کا حوصلہ ہے چاکری یا لی کو علمی لیاقت چاہیئے۔ افسوس تم کو پڑھتے ہوئے چھ برس ہوئے مگر ہنوز طرز تحریر معلوم نہ ہوا۔ حالانکہ سب سامان لیاقت و علمیت حاصل کرنے کا مُہیا تحصیل علم میں تم نے غفلت کی بڑا کیا محنت نہ کی۔ کیا تم کو کسی کی نصیحت اثر پذیر نہیں ہوتی۔ جو تحصیل علم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اس تمہارے مفت اوقات ضائع ہونے پر ہم کو سخت ملال ہوتا ہے۔ بہتر ہے۔ اب بھی سمجھو۔ ورنہ پچتاؤ گے بمصرعہ:۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں تم فضل الٰہی سے ذہین ہو تھوڑے دنوں کی محنت میں پوری استعداد حاصل کر لوگے اگر طریقہ تعلیم میں بے تدبیری ہے تو اطلاع دو کہ اس کی تدبیر کی جائے۔ فقط

جواب - سرپرست بندہ جناب چچا صاحب دام اقبالہ بعد ابلاغ مراسم نیاز عرض پرداز ہے مفاخرت نامہ کہ صادر ہونے سے اس احقر کو فخر ہوا واقعی فدوی کے پڑھنے میں جو آج تک ابتری ہے۔ وہ صرف معلموں کی بے تدبیری سے ہے۔ اوقات ضائع نہ ہو تو کیا ہو نوشت و خواند

جلد فراغ کیوں کر ہوا ان دلنوں یہاں ہیفہ کا زور شور ہے۔ ہر شخص زندہ درگو ہے۔ کسی کو کھوب نہ پیاس زندگی سے یا ان بستیاں ویران محلہ ستسان ہو گئے خدا اپنی رحمت سے اس زحمت کو دور کرے فقط۔

سوال۔ مہکدوم بندہ۔ تسلیم آپ نے کئی سکس کچہڑی میں نوکر کرائے اب پھدوی بھی لکھ پڑھکر پھارگ ہوا۔ اس واسطے ارادہ میرا روزگار کرنے کا ہے۔ آپ ہمیں ۲ روپیہ خرچ کو بھیجدیں تاکہ کھدمت پھیج درجت میں حاجر ہوں۔ میرا کھت اس وکھت کسی قدر کچا ہے یقین ہے کہ کچہری کے کام کی مشک میں پکھتا ہو جائے گا۔ فقط

جواب۔ برخوردار نافہمید۔ خط تمہارا آیا حال معلوم ہوا۔ تمہاری علمیت کی یہاں تک مٹی خراب ہے۔ کہ بندی لڑکوں نے تمہارے خط کو پڑھ کر قہقہہ مارا۔ تم مخدوم کو مہکدوم شخص کو سکس کچہری کو کچہڑی فدوی کو پھدوی۔ فارغ کو پھارگ۔ غرضیکہ تھوڑے سے مضمون میں بہت سے الفاظ بے محاورہ غلط لکھتے ہو۔ بس جس شخص کی علمیت ولیاقت کا یہ حال ہو کہ صحیح وغلط املا کی بھی اسے کچھ تمیز نہ ہو ورنہ بول چال میں شین وقاف درست نہ ہو۔ تو وہ کار سرکار کو کیا خاک انجام دے گا۔ عدالت کے کام کرنے کو علمی لیاقت چاہیے نہ یہ کہ بلا سوچ سمجھ ایسی فاحش غلطیاں افسوس تم نے پڑھنے لکھنے میں کچھ محنت نہ کی یہ اطوار تمہارے نہایت خراب ہیں۔ دکھائی دئے اب بھی دور اندیشی کو کام میں لاکر ولہیات کو چھوڑ کر جہاں تک ممکن ہو۔ علم کے حاصل کرنے میں پوری کوشش کرو تاکید ہے فقط۔

سوال۔ میرے نورنگاہ۔ ہم نے سنا ہے۔ کہ تم کتب تواریخ کو واہیات سمجھ کر کبھی نہیں دیکھتے اے برخوردار ایسا نہ سمجھو کہ تواریخ واہیات ہے۔ کون اسے دیکھے نہیں نہیں ہرگز نہیں یہ خیال تمہارا بالکل غلط ہے۔ تواریخ کا دیکھنا تمام عمر کام آتا ہے۔ انسان لائق ومتحمل بن جاتا ہے۔ اگر انقلاب زمانہ سے کوئی مصیبت اس پر نازل ہو جائے۔ تو وہ اس کو بڑی سنجیدگی سے برداشت کرتا ہے۔ تواریخ ز ہے کو صاحب عقل وفہم کو باضابطہ کر دیتی ہے۔ قوت ادراک ترقی پکڑتی ہے۔ اب تم اس کے دیکھنے میں دل لگاؤ۔ فقط

جواب۔ قبلہ مکرم دام مجدکم۔ نامہ نامی صادر ہوا۔ مفاخرت دارین حاصل ہوئی حسب الارشاد آپ کے کتب تواریخ کا دیکھنا فدوی نے شروع کر دیا۔ ان دنوں اس دیار میں بیماری چیچک

کا نہایت زور شور ہے۔ اکثر اطفال خورد سالی اس کمبخت دانہ نے بستر لحد میں سلا دئے ہیں یہاں
کے باشندے ٹیکے کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے۔ فقط

سوال۔ اخی صاحب پشت پناہ برادران دام فیضہٗ۔ یہاں مدرسہ کی تعلیم میں برخورداران
لطف علی خاں و خورشید علی خاں علم ادب سے محض بے بہرہ ہیں۔ اسی وجہ سے اوقات
عزیز کو ناشائستہ بہت اور بے موقع نشست برخاست میں صرف کرتے ہیں ان کو علم ادب
کی مطلق تعلیم نہیں ہوتی۔ شائستگی کا حال ہونا بغیر علم ادب و اخلاق کے غیر ممکن ہے۔ میں کہتا
ہوں۔ کہ مدارس دیہات کے طلبا اردو کی پہلی دوسری یا فارسی کی پہلی دوسری پڑھ کر
اربعہ تناسبہ سیکھ کر عرضی ہاتھ میں لئے ہوئے بندوبست کی کچہریوں میں تلاش روزگار
بھٹکتے پھرتے ہیں۔ یا پٹواریوں کے بستوں کے اٹھانے دھرنے میں! وقات عزیز کو ضائع
کیا کرتے ہیں۔ لیاقت خاک نہیں تعلیم کا نام بدنام اگر ارشاد ہو۔ تو برخورداران مذکور کو اپنے ہمراہ
لے جا کے تعلیم علم ادب و اخلاق سے شائستہ بناؤں واجب تھا عرض کیا۔ فقط

جواب۔ برادر ذی شعور تمہارے خط کے آنے سے آنکھوں میں روشنی دل کو خوشی ہوئی
قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب تک انسان کو جس امر کا علم نہ ہوگا۔ وہ کیونکر اس کی برائی بھلائی
سے واقف ہو سکتا ہے۔ ہماری منشاء بھی یہی ہے کہ تم برخوردار لطف علی خاں خورشید علی
خاں کو اپنے ہمراہ لے کر علم ادب و اخلاق کی تعلیم دو ہم یقین کرتے ہیں کہ تمہارے پاس
رہنے سے بے تمیزی کی خصلت و بے تہذیبی کی عادت بالکل جاتی رہے گی۔ تھوڑے
ہی دنوں میں وہ خود اپنی عادت میں نیک و بد کی تمیز کرنے لگیں گے۔ اور شائستہ
بن جائیں گے۔ فقط

سوال۔ بھائی صاحب امیدگاہ برادران۔ کمترین بحصول رخصت دو ماہ مکان پر
آیا سب کو خیریت سے پایا۔ برادران مراد علی خاں و احمد علی خاں کا امتحان لیا۔ مولوی
صاحب کی تعلیم درستی کے ساتھ نہیں پائی گیا میرے لڑکے نے جہاں الف بے کی دو چار تختیاں
پڑھ لیں تو انہوں نے اس کو کریما و محمود نامہ بغیر معنوں کے شروع کرا دیا۔ لڑکوں نے طوطی
کی طرح یاد کر لیا۔ لیکن ان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ کریما کس چیز کا نام ہے اور محمود نامہ کس کو

کہتے ہیں گلستان و بوستان جو پڑھائی ہیں۔ اُن کے معنے بے محاورہ نہایت خراب طور سے بتلائے ہیں۔ درحالیکہ حضرت اُستاد آپ ہی نہیں جانتے۔ کہ ماضی و مضارع کیا ہے فاعل و مفعول کسے کہتے ہیں۔ تو لڑکوں کو کیا خاک بتلاویں۔ بقول شخصے۔ او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ اگر حکم ہو تو عزیزان مذکور کو مدرسہ سرکاری میں داخل کر دیا جائے فقط۔

جواب۔ عزیز دلی برادر کرامت علی خط تمہارا آ کر منکشف حالات کا ہوا تمہاری رائے کے ساتھ اس وجہ سے اتفاق ہے کہ مدارس سرکاری میں ابتدائے مدرسہ سے گورنمنٹ کالج تک درجہ بدرجہ سب علموں کی پوری پوری تعلیم ہوتی ہے۔ ہم یہ کاتب دیسی کو مدارس سرکاری پر کسی طرح ترجیح نہیں دے سکتے۔ قطع نظر تحصیل علم کے لئے اخلاق و عادات کی درستی کے واسطے اس سے بہتر اور کوئی نسخہ متصور نہیں ہوتا۔ ابتداء میں جس قسم کے خیالات بچوں کی طبائع میں متمکن ہو جاتے ہیں ممکن نہیں۔ کہ پھر کسی تدبیر سے وہ دور ہو سکیں پس تم دونوں لڑکوں کو مدرسہ سرکاری میں داخل کر دو۔ فقط

سوال۔ اشرف الاخوان سلمہ الرحمن۔ دو مہینے سے نامہ عالی نزول نہ ہوا۔ اور نہ کچھ خرچ مرحمت فرمایا۔ بدون خرچ تکلیف کثیر ہے اس سبب سے فکر دامن گیر ہے امید کہ صحت وری مزاج مبارک سے آگاہی بخشئے و خرچ معقول بھیجئے۔ برخوردار لطف علی خاں کو ہر وقت پڑھنے لکھنے کا شغل ہے۔ سب طرح خدا کا فضل ہے۔ فقط

جواب۔ سعادت مند ازلی برادر احمد علی۔ ہم خدا کے فضل سے اچھی طرح ہیں تمہاری خیریت چاہتے ہیں۔ دو سو روپیہ بذریعہ ڈاک خانہ بھیجے جاتے ہیں۔ وصول کر کے رسید بھیجو۔ برخوردار لطف علی خاں اطال اللہ عمرہٗ کو قصص و حکایات کی کتابیں پڑھنے کی رغبت دلاؤ۔ اور اس کے پڑھنے کا ایک وقت خاص مقرر کر دو کیوں کہ قصہ جات کے مطالعہ سے ایک خاص قسم کا اثر انسان کی طبیعت پر ہوتا ہے۔ وہ مقابلہ خشک تعلیم پانے والے کے بہت جلد محاورات روزانہ و مضمون نویسی و عبارت آرائی پر حاوی ہو سکتا ہے طبیعت کو جولانی و مزاج میں رنگینی پیدا ہوتی ہے زبان شیریں و گفتگو پاکیزہ ہو جاتی ہے طرح طرح کے قصے و کہانیوں کے پڑھنے سے انسان کو بیشمار تجربے حاصل ہوتے ہیں۔ فقط

سوال - برخوردار سعادت آثار مدعمرہ۔ بعد دعائے ترقی مراتب مطالع کرو خط تمہارا آیا حال معلوم ہوا۔ ہم اس بات سے نہایت خوش ہوئے کہ دونوں لڑکیوں نے کلام مجید پڑھ لیا اب ہماری منشاء دلی یہ ہے۔ کہ ان کو علم ادب اخلاق کی تعلیم دلاؤ۔ کیا معنی علم کی روشنی جہالت کی تاریکی کو رفع کرتی ہے۔ اور اب علم کی عمر لڑائی جھگڑوں میں گزرتی ہے۔ حق تو یہ ہے۔ کہ عورت کی تعلیم ہی نجات ابدی کا باعث ہے۔ کیونکہ اگر عورت کو علم ہوگا تو اس کے بچے بھی ابتدا سے اچھے ہوں گے۔ بری عادتوں سے بچیں گے۔ بدوں علم کے انسان کو انسانیت نہیں آتی۔ جب کہ لڑکیاں کتب اخلاق وغیرہ اچھی طرح پڑھیں گی۔ تو احکام الٰہی سے آگاہ ہو کر حقوق ہر ایک کے پہچانیں گی۔ بہر کیف نتیجہ علم کسی طرح سے برا نہیں ہر طرح اچھا ہے۔ فقط

جواب - مربی دوجہاں جناب چچا صاحب۔ نامہ عالی نے صادر ہو کر فدوی کی عزت بڑھائی۔ بیشک شائستگی کا حاصل ہونا بغیر علم ادب و اخلاق کے غیر ممکن ہے جو عورت زیور علم سے آراستہ ہوگی وہ کسوت عقل سے ضرور پیراستہ ہوگی مگر یہاں وجود ایسی عورت کا غیر موجود ہے۔ کہ جس سے لڑکیوں کو تعلیم دلائی جاوے اطلاعاً گذارش ہے۔ فقط

سوال - مخدوم جناب چچا صاحب فدوی تین مہینے کی رخصت لیکر کانپور آیا سب عزیزوں کو بخیر و عافیت پایا۔ برادران کرامت علی خاں و احمد علی خاں علم فارسی حاصل کر چکے عربی میں شرح ملا پڑھتے ہیں۔ گو میں ان کی تحصیل سے خوش ہوا۔ کہ اس میں ترقی بہبودی دینی متصور ہے۔ لیکن یہ افسوس ہوا کہ انہوں نے تعلیم انگریزی نہ پائی کہ جس کا سیکھنا زمانہ موجودہ کی رفتار کے موافق نہایت ہی ضرور ہے زمانہ حال کی رفتار کبھی اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ تعلیم انگریزی کو برا و فضول سمجھا جائے۔ جو بعض نیم ملا علم انگریزی کو بہت ہی برا جانتے ہیں۔ بلکہ اس کے تحصیل کنندہ پر از راہ نادانی فوراً فتوے کفر لگا دیتے ہیں۔ ہاں جو شخص اپنی مذہبی تعلیم کو برا سمجھ کے علم عربی پر تعلیم انگریزی کو ہر طرح ترجیح دیوے بے شک وہ برا ہے۔ سو مذہبی تعلیم صرف اسی قدر چاہئے کہ وہ باتیں جو خدا نے اور اس کے سچے رسولؐ

نے فرمائی ہیں۔ اُن کی حقیقت سے واقف ہو کر پورے طور پر اس کا پابند رہے۔ اگر آپ کا ارشاد ہو تو برادران مذکور کو مدرسہ علی گڈھ میں داخل کر دیا جائے۔ فقط

جواب۔ برخوردار بلند اقبال خط تمہارا پہنچا۔ اس کے مضمون دل پسند نے ہمکو خوش کیا بعض حضرات ناعاقبت اندیش باوجود انقلاب چند در چند ہنوز اسی پرانی لکیر کے فقیر ہیں۔ نہیں جانتے کہ علاوہ پابندی مذہب دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اور کیا کرنا چاہیئے۔ ان کم ہمتوں سے کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ خیراتی ٹکڑوں کا سہارا تکنا اور دریوزہ گری کرنا کب روا ہے۔ جو انگریزی تعلیم کو جانتے ہیں۔ افسوس عقل کے اندھے اتنا نہیں سوچتے کہ روزگار کی بدولت انسان کی آبرو کاروبار دنیوی میں ترقی ہوتی ہے۔ اس زمانہ میں نوکری کے واسطے انگریزی زبان سیکھنا ضرور ہے۔ جہاں تک غور کیا جاتا ہے بغیر تعلیم انگریزی حالت کا درست ہونا غیر ممکن ہے۔ دیکھو جو لوگ انگریزی پڑھے ہوئے ہیں۔ ان کی حالت کیسی بڑھی ہوئی ہے۔ لہذا ہم کو تمہاری رائے سے اتفاق ہے۔ فقط

سوال۔ عموی صاحب فیض رساں دام فیضہ۔ عرصہ ہوا کہ فدوی علم فارسی عربی حاصل کر چکا اب یہ تمنا ہے کہ مدرسہ روڑکی میں داخل ہو کر علم انگریزی پڑھے لیکن پیرجی نور الدین صاحب و مولوی قطب الدین صاحب انگریزی کے پڑھنے سے مانع ہو کر فرماتے ہیں کہ انگریزی کے پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے۔ اور دائرہ اسلام سے باہر ہو جاتا ہے حالانکہ میری دانست میں انگریزی کے پڑھنے سے بجز فوائد کوئی قباحت نہیں آپ کی اس میں کیا رائے ہے ارشاد فرمائیے۔

جواب۔ ستودہ خصال برخوردار محمد کمال خوشحال رہو۔ تمہارے خط نے پہنچکر میرے دیدہ منتظر کو منور کیا۔ اس زمانہ کے جاہل پیرزادوں و خودغرضوں نیم ملاؤں نے تحصیل علوم و فنون مسلمانانِ ہند سے معدوم کر دیا۔ انگریزی مت پڑھو کرسٹان بن جاؤگے ریاضی نہ سیکھو دہریہ ہو جاؤگے۔ عربی بھی اب وہ عربی نہیں چھاپے میں نئی نئی کتابیں چھپ گئیں ان کو ہرگز نہ دیکھنا اگر دیکھوگے وہابی ہو جاؤگے سیدھے جہنم کو جاؤگے۔ فارسی پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے آہ افسوس بیچارے

جاہل مسلمان اُن کے وعظ کے سننے سے لپت ہمت ہو جاتے۔ اگر دو چار آنہ کماتے ہیں۔ وہ
ہی اُن کی ضیافت میں نذر کر دیتے ہیں۔ ان دین کے دشمنوں نے دین کے پیرایہ میں اپنے
حلوے مانڈے کی خاطر کیسی کیسی خرابیاں ڈال رکھی ہیں جہاں جس نے اکتساب علوم و فنون
نادرہ کی طرف میلان طبع کیا تو اس کی کمبختی آئی آپ لا مذہب ہے۔ تو وہ ہی وہابی ہے
تو وہ ہی مشرک و بدعتی ہے۔ بس جی بس دین دُنیا سے آیا گیا ہوا حیف یہ ظلم اور یہ
زیادتی اس روشنی میں یہ تاریکی ذرا سوچو تو سہی کہ دین اسلام کیا ہے اور مسلمان کس
کو کہتے ہیں۔ تواریخیں دیکھو کہ اگلے لوگوں نے کس جد وجہد سے علوم نادرہ اور فنون مفیدہ
کو دنیا میں پھیلا کر دین اسلام کو کیسی رونق دی ایجادیۂ علم و ادب ان پیرزادوں اور
جعلی نیم ملاؤں سے بچو۔ قرآن و احادیث پر عمل کرو۔ علم انگریزی سیکھو۔ فقط

سوال۔ اُمیدگاہ دو جہاں دام عظمتہ۔ بعد اظہار لوازم تسلیم عرض یہ ہے کہ ایک شخص مع لوازم
صورت مسجد میں آکر وارد ہوا اور نام اپنا حاجی سید کریم الدین دہلوی تبلایا دوسرے دن
طرح طرح کے شعبدے ظاہر کئے۔ عموی غلام حسین خاں صاحب کو بخلوص نیت ثابت
ہوا کہ یہ شخص بڑا کامل ہے۔ اور اس قدر اس کا اعتبار ہوا۔ کہ اس کو اپنے دیوان خانہ
میں لیجا کر ایک کوٹھڑی میں کہ جس میں پانسو روپیہ نقد رکھے ہوئے تھے چلّا کھینچنے اور وظیفہ
پڑھنے کو بٹھا دیا۔ تیسرے روز وہ گندم نما جو فروش پانسو روپیہ بغل میں دبا نہیں معلوم کس
وقت چلا گیا۔ اطلاع اس کی تھانہ میں کی گئی حاجی صاحب تو گویا ولی تھے۔ مگر اُن کے
مرشد کامل اہالیان پولیس دوسرے ہی دن معہ مال مسروقہ کے پکڑ لائے سچ ہے ولی کو ولی
پہچان لیتا ہے۔ آخر کو ملزم نے جرم کے ارتکاب میں دو برس قید کی سزا پائی و چچا صاحب
موصوف کو زر بازیافتہ عدالت سے وصول ہوا۔

جواب۔ فرزند ارجمند زاد اللہ قدرہ۔ خط تمہارا آیا۔ کیفیت معلوم ہوئی۔ اگر کوئی شخص
مولوی وغیرہ بن کر دھوکا دیوے تو اس کے دھوکے میں آنا۔ یا اس کو اچھا سمجھنا دانائی
سے بعید ہے۔ انسان کو چاہئے کہ بلا سوچے سمجھے کسی کا معتقد نہ ہو جائے۔ جلدی اعتقاد لانیوالا دھوکا
کھا جاتا ہے۔ مقتضائے دانشمندی یہ ہے کہ کسی کے معتقد ہونے سے پہلے ہی اسکو اچھی طرح سے

آزمالے کہ اس کا فعل مطابق قول کے ہے یا نہیں فقط۔
سوال - اخوت پناہ دام شفقتہ، فدوی کا ارادہ ہے کہ برخوردار لطف علی خاں مدعمرہٗ کو مدرسہ انگریزی میں داخل کر دے۔ لیکن اس میں آپ کی اجازت درکار ہے عرصہ پانچ روز کا ہوا ٹیڈی دل اس قدر آیا کہ قصبہ و نیز گرد نواح کی تمام فصل باجرہ و جوار وغیرہ کو کھا کر نیست و نابود کر دیا وائے تقدیر کاشتکاران کہ پارسال بارش کی قلت اور امسال ٹیڈی کی کثرت سے پریشان ہیں۔ فقط
جواب - عزیز جان ظفر علی خاں۔ خط تمہارا آیا تسکین دہ ہمارے دل کا ہوا۔ جو شخص چھوٹی عمر کے بچہ کو مدرسہ انگریزی میں داخل کر دیتا ہے۔ وہ میرے نزدیک عقل سے خارج ہے۔ کیونکہ اِس عمر میں اس کو اپنے مذہب سے بالکل واقفیت نہیں ہوتی اور اس وقت اس کو جس طرف رغبت دلائی جائے وہ تقاضائے عمر کے باعث اسی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ اس لڑکپن میں انجیل کی تعلیم دی جاوے اور دین عیسوی کی طرف رغبت دلائی جاوے تو ممکن ہے کہ یہ خیال جو ہر وقت اس کے دل میں ہے ایک دن اپنا اثر دکھائے یعنی وہ اپنا مذہب کہ جس کی اُسے ناواقفیت ہے۔ ترک کر کے کرسٹین ہوئے۔ ہرگز میری منشا نہیں کہ ابھی برخوردار لطف علی خاں اطال اللہ عمرہٗ کو مدرسہ انگریزی میں تعلیم دلائی جاوے۔ ہاں پہلے اپنی مذہبی علم کی تعلیم دلاؤ۔ بعدہٗ مدرسہ انگریزی میں داخل کرو تاکہ وہ اپنے طریقہ مذہبی پر قائم رہے۔ اور علم انگریزی بھی حاصل کرے۔
سوال - جناب بھائی صاحب برخوردار معشوق علی خاں نے علم انگریزی پڑھ کر عیسائی دین قبول کر لیا تھا۔ ہم لوگوں کے سمجھانے اور واویلا کرنے پر تائب ہو کر پھر وہ اپنے اصلی دین میں آ گیا۔ مگر حقیقت میں اس کا عقیدہ جیسا کہ چاہیئے اپنے مذہب پر قائم نہیں ہے مذہب بد ہے۔ اور وہ اپنے عقائد دینیہ و اصول مذہبیہ سے بالکل بے بہرہ ہے پادریوں کے نصیحت کچھ ایسی سرسری نہیں ہوئی۔ جو نقش بر لب کی طرح جلد زائل ہو سکے اب اس کو اپنے اصلی مذہب کا پیرو کار ہونا مشکل ہے۔ فقط
جواب - عزیزم اس میں سراسر غلطی برادر واجد علی خاں کی ہے۔ جو اس نے برخوردار

معشوق علی خاں کو ابتدا میں اپنے علم دین کی تعلیم نہ دلائی پہلے پہل اس کو انگریزی میں داخل کر دیا۔ ادھر تو برخوردار مذکور اپنے دین اسلام کے معاملات سے محض ناواقف تھا ادھر پادریوں کے وعظ و نصائح میں اپنے مذہب کی برائی اور عیسائی دین کی سچائی اور خوبی سُنی تو خواہ مخواہ اس کا دل اپنے دین کی طرف سے منحرف و برگشتہ ہو گیا اب اسکو کتنی ہی فہمایش کی جاوے۔ لیکن وہ بات جو پادریوں نے اس کے ذہن نشین کر دی ہے دوسری طرف مائل نہ ہونے دے گی۔ اسی واسطے حکماء نے لکھا ہے۔ کہ انسان کی طبیعت بحالت طفولیت نہایت ملائم ہوتی ہے۔ جس امر کی طرف اُس کو لگایا جاوے بہت جلد قبول کر لیتی ہے۔ بلکہ نقش بر سنگ کی مانند پائیدار ہو جاتی ہے۔ پس لڑکوں کو جب تک پہلے سے مذہبی عقائد و اصول دین سے من کل الوجوہ آگاہ نہ کر دیا جاوے تب تک داخل نہ کرنا چاہیئے۔ فقط۔

سوال۔ مخدوم بندہ تسلیم خارجاً مسموع ہوا کہ ان دنوں ایک عیسائی نے مذہبی معاملہ میں آپ سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی ہے۔ اگر ایسا ہو تو فدوی ایک عرصہ سے ایسے موقع کا جویاں ہے۔ کہ دین عیسوی کی حقیقت کا لوگوں پر اظہار کرے کہ کہاں تک وہ ازروئے عقل تسلیم کے قابل ہے۔ بشرط اجازت یہ کمترین حاضر ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ ایسے صریح و لاجواب دلائل سے بحث کریگا کہ جس سے اس مذہب کی بخوبی کیفیت کھل جائے گی۔

جواب۔ ذخیرۂ علم و ہنر زاد اللہ فہمہٗ۔ تم نے جو سُنا ہے وہ صحیح ہے۔ حتی المقدور اپنے آنے میں دیر نہ کرو۔ جلد آؤ۔ دوشنبہ کے روز دولت خاں مر گئے۔ جمع کر کے وہ مر گئے ان کا مال دوسروں کے ہاتھ آیا۔ اُن کے کس کام آیا۔ اس کی حفاظت میں مفت ایذا اٹھائی۔ مزے اُڑانے والوں کی مُراد بر آئی۔ مال وہی خوب ہے جو ساتھ جائے عاقبت میں کام آئے۔ فقط۔

سوال۔ برخوردار کج رفتار۔ افواہاً سُنا گیا کہ تم نے عیسائیوں کیساتھ بیٹھکر کھانا جائز کیا ہے بلکہ اُنہی کے اطوار و عادات کے پابند ہو گئے۔ ایسی تم پر کون مصیبت آن پڑی کہ جو خواہ مخواہ کرسٹانوں کے ساتھ کھانا و طریقہ بدلنا ضروری سمجھا۔ انگریزی تو دنیا پڑھتی ہے مگر

ہوشیار لوگ اپنے دین اسلام پر قائم رہتے ہیں۔ تم نے علم انگریزی کیا پڑھا گویا اپنا
خانۂ دین ویران کر دیا۔ حیف تمہاری عقل پر دیکھتے نہیں۔ کہ عیسائی لوگ اپنے ہر ایک
اصول مذہب سے کیسے واقف ہوتے ہیں۔ ہر وقت اپنے مذہب کے اصول میں بحث
کرتے ہیں۔ معلومات مذہبی کے زیادہ کرنے میں مساعی رہتے ہیں دلائل عقلیہ ونقلیہ
میں کیسی تاثیر پیدا کرتے ہیں۔ کہ جاہل مسلمان و بیوقوف ہندو ان کے کہنے میں آکر دفعتاً
اپنے مذہب سے نفرت پذیر ہو جاتے ہیں۔ جب ایسا حال ہے۔ تو ہم تم سے مخاطب ہو کر
یہ کہتے ہیں۔ کہ تم یہاں چلے آؤ۔ تاکہ تمہارے عقائد درست ہوں فقط۔

جواب۔ قبلہ عالم دام ظلہ جب کہ خداوند کریم نے جنبائے علم و دانش سے مجلّی کر کے
نفع نقصان نیک و بد میں بخوبی تمیز کرنے کا ملکہ فرمایا۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم سا شفیع ہم پر نازل کیا جو ہمیں راہ راست پر لایا۔ پھر اگر ایسے نبی صلعم کے
حکموں کو بجا نہ لاویں۔ اور اس کے خلاف چلیں تو ہمارے ایمان و مسلمانی پر حیرت ہے بس
ہر ایک اہل اسلام کو واجبات سے ہے کہ اپنے اصول مذہب بخوبی ملحوظ و مضبوط رکھے اور
اقوال ائمہ مذہب کو اپنے ذہن میں ایسا منقش کرے کہ جس میں نسیان باریاب نہ
ہو سکے۔ اور اپنے عقائد و طریق مذہب میں توافق کا لحاظ رکھے تاکہ ان مخترعات باطلہ
سے جو فی زمانہ نشو نما پا رہے ہیں۔ محفوظ رہے اور اُن کے دام تزویر میں گرفتار نہ ہو آپ میری
طرف سے ہر طرح مطمئن رہئے کسی کے کہنے سننے پر خیال نہ کیجئے فقط۔

سوال۔ اے بدنام کنندہ ننگ و ناموس وہ سبحان اللہ کیا کہتے ہیں۔ اب تو تم نے جاکٹ
پتلون کا پہننا میز پر کھانا ہر وقت کرسٹین لوگوں کی صحبت میں رہنا پسند کیا ہے مگر
یہ تو کہو کہ تمہارے باپ کون مسٹر صاحب تھے جو تم نے یہ طریقہ اختیار کیا۔ اور کم آمدنی
پر اس قدر فضول خرچی۔ اللہ اللہ تیری اولوالعزمی ادھر عیش و آرام ادھر
بالعوض قرضہ کل جائداد پل سر نیلام اخ تھو ایسی کرتوت پر اور لعنت ہے ایسی
سمجھ پر اب تک تو جائداد ضائع شدہ کی بدولت قرض لے کر گلچھرے اڑائے اب
بچہ بتاؤ کہاں سے کھاؤ گے۔ بقول شخصے کا جل کا لگانا تو آسان ہوتا ہے

لیکن دیدہ ڈھنکانا مشکل ہے جاکٹ پتلون کا پہننا تو سیکھ لیا۔ مگر یہ نہ سمجھا کہ اس کا پہننا چند ہی روز میں عذاب جان ہوگا پینے کے الٹے دینے پڑ جائیں گے۔ تم دین دنیا سے گئے گذرے ہوئے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اسی کو کہتے ہیں۔

جواب۔ او مائی ڈیر تمہارا اس کسم کا چھٹی جس میں پورا کھرٹ کھیالاٹ وتج کھاکوپ کیپیٹ معلوم ہوا۔ اب ہم پرانی ڈرائی مکاراہ رسم کو جانے ڈو بڑا کھراب باٹ ہے جانداد زغیرہ پرالوڈا رغ بھیجو تمہارے لکھنے پر ہم کو ہنسی آتا ہے۔ شب گلٹ ہے جب سے میں پورا جنٹلمین ہوا ہوں۔ تم لوگوں کے کھت وشلام شے اپنا ہتک سمجھتا ہوں۔ ہم تمہیں یاد نہیں کرتا ٹم ہمیں کیوں یاد کرتا ہے مائی ڈیر بگیر تعلک کشی کو تکلیف دینا ہو کونی کا باٹ ہے کھواہ مکھواہ چٹھیاں لکھ کر ہماری طبیعت کو دک کرتا ہے ہماری طرپ شے کشی کو کچھ نہ کہنا اگر پوچھیں تو جواب تک نہ دینا نہ اُن کو ہمارا ایڈریس بتانا کش واسطے کالا لوگ کے دیکھنے سے ہم کو نفرٹ آٹا ہے۔ فقط

سوال۔ برخوردار ناشائستہ کردار جب کسی مجلس میں کسی کا نام نیکی سے لیا جاتا ہے تو وہ نیک ولایق مشہور ہوتا ہے۔ اور جس شخص کا ذکر بدی سے کیا جاتا ہے وہ نالائق کہلاتا ہے چنانچہ ایک جگہ پر تمہارا ذکر یہ سُنا گیا کہ نہ تم لکھتے پڑھتے ہو۔ نہ خدا کی عبادت کرتے ہو ہر وقت جاہلوں کی صحبت میں جو خاص افلاس وادبار کا نمونہ ہے۔ رہتے ہو۔ بیجا غصہ کرنے کی تمہاری عادت ہو گئی ہے۔ باری تعالیٰ نے تم کو ہاتھ پاؤں۔ ہوش۔ گوش عقل شعور سب کچھ دیا لازم ہے۔ کہ تحصیل علم کے ساتھ بندگی خدا میں غفلت نہ کرو اچھے آدمیوں سے ملو۔ بدوں کی صحبت سے بچو۔ کلمات بد کے کہنے سے اور سننے سے احتیاط رکھو۔ طمع ناجائز سے اپنے کو بچاؤ۔ خواہش کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دو بلکہ تابع عقل مصلحت اندیش کے رہو پہلے نتیجہ سوچ لو پیچھے حرکت کرو تاکہ حرکت لغو و خلاف عقل کے نہ ہو۔ تا وقتیکہ تم ہماری اس تحریر پر عمل کروگے ہم ہرگز ہرگز تم سے خوش نہ ہوں گے فقط۔

جواب۔ قبلہ برحق وکعبہ مطلق دام ظلہ۔ آپ کا نصیحت نامہ فیض شمامہ فدوی کے

حق میں اکسیر ہوا ہر فقرہ اس کا تاثیر بخش کثیر ہوا۔ ابتک بندہ سے جو کچھ بیوقوفی ہوئی اس
سے نادم ہوکر صدق دل سے توبہ کرکے دست بستہ عرض پرداز ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ
اب آئندہ کو آپ کے ارشاد کے موافق پورا پورا عمل کرے گا سر مو فرق نہ ہوگا واقعی جسپر
حق تعالیٰ کا رحم ہوتا ہے۔ اس کو پانچ چیز میسر ہوتی ہیں اول ہر روز ترقی علم کی دوسرے
بندگی خدا کی تیسرے شناسائی دل کی چوتھے سچائی بات کی پانچویں صحبت بھلے آدمی کی فقط۔

سوال۔ حضرت ولی نعمی دام اقبالہ بعد تقدیم مراسم فدویت عرض رساں ہے۔ فدوی
علداری انگریزی سے لے کر تا بریاست نظام دکن غیر ملک شخصوں کی ترقی و بہبودی
روزانہ دیکھتا ہے۔ وہ لوگ برابر عروج پاتے ہیں اور ہمارے خاص دیار ہریانہ کو یہ دل
کیوں نصیب نہیں ہوتا۔ اور یہ بات کیوں نہیں حاصل ہوتی اس کی وجہ کیا ہے
آگاہی بخشئے گا فقط۔

جواب۔ برخوردار نیک کردار زاد لیاقتہٗ ہمارے دیار ہریانہ میں چند در چند ایسی
قباحت و برائیاں پھیلی ہوئی ہیں اُن بدنظمیوں نے قدم جمایا ہے۔ کہ جس سے بہتری
نصیب ہونا غیر ممکن ہے۔ کیونکہ ملک کے باشندے جو عروج پا رہے ہیں اور روزانہ
ترقیاں پاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ علم حاصل کرتے ہیں دفتری کارروائی
سیکھتے ہیں۔ ہر ایک شخص اپنی اولاد کو ادب و تہذیب کی تعلیم دلا کر علم ہُنر سکھلانے
کے قابل بناتا ہے۔ عالی خدمت پر نوکر کراتا ہے اور اکثر حضرات ہریانہ علم کو واہیات
خرافات سوچ سمجھ کر اوقات عزیز کو کھیل کود میں ضائع کرتے ہیں۔ فوجی نوکری میں
فخر سمجھتے ہیں یہی وجہ ان کی مفلسی و کم نصیبی کی ہے۔ فقط

سوال۔ نفرت پذیر محمد نظیر۔ ہم نے سُنا ہے کہ تم لوگوں کے ملنے جلنے سے نفرت کرتے
ہو نہ کوئی تمہارے پاس آتا ہے۔ اور نہ تم کسی کے پاس جاتے ہو۔ ہم اس تمہاری
عادت ناپسندیدہ سے نہایت ہی ناراض ہوئے اب تم اپنے کو نیک اخلاق و ملنسار بناؤ کیونکہ
جب تک تم لوگوں سے ملت و ملاپ پیدا نہ کروگے تب تک تم کو جہاں میں عزت و نیکنامی حاصل
نہ ہوگی جو لوگ بدزبان چین بجبیں ہوکر آدمیوں سے پیش آتے ہیں۔ وہ ہر وقت خلقت کی طعنہ زنی

بدگوئی سے ذلیل و خوار رہتے ہیں جب کوئی حادثہ یا واقع اُن پر وارد ہو جاتا ہے تو سب ایک تن ہو کر ان کی تخریب کے در پے ہو جاتے ہیں اور اُن کو کسی ایسے پھندے میں پھنساتے ہیں کہ جس سے اُن کی رہائی مشکل ہو جاتی ہے بہرحال انسان کو چاہئے کہ ہر ایک فرد بشر سے محبت و ملنساری کا شیوہ بجالاوے عوام میں وہ رویہ اختیار کرے کہ جس سے اسکی حرمت و توقیر ہو۔

جواب - معظم بندہ جناب۔ خالو صاحب فدوی ایسی کتابوں کے مطالعہ میں کہ جنکے مضامین شائستہ ہیں ہر وقت مصروف رہتا ہے۔ کسی سے فضول بات چیت کرنے میں اپنی اوقات ضائع کرنی نہیں چاہتا اسی باعث سے کسی کے پاس نہیں جاتا اور نہ کوئی میرے پاس آتا ہے۔ واقع میں کتاب بینی ایسی چیز ہے۔ کہ انسان کے دل کو روشن اور عقل کو جلا دیتی ہے۔ اگر کسی شخص کو ایسی دوا کی تلاش ہو کہ گھر بیٹھے ہفت اقلیم کی سیر کیا کرے اور اگلے پچھلے حالات دیکھا کرے تو کوئی حکیم یہ نہیں کہہ سکتا سوائے کتب بینی کے اس کے لئے دوسرا نسخہ بھی ہے۔ مگر اب احقر نے حسب الارشاد دالا شیوۂ ملنساری کو کتاب بینی پر اعلیٰ سمجھا۔ فقط

سوال - مرید نافہمید ہم نے سُنا ہے کہ تم نے اس خیال غفلت سے نماز و روزہ ترک کر رکھا ہے۔ کہ ابھی ہم جوان ہیں۔ خدا کی بندگی کو بہتیرے دن پڑے ہیں خاطر جمع سے کرلیں گے۔ بالفعل کام دنیا کے کریں کیا تم یہ نہیں جانتے کہ موت ہمیشہ خدا کے حکم کی منتظر رہتی ہے۔ گو وقت نہیں معلوم مگر یہ نہ سمجھو کہ دور ہے جس وقت حکم ہو جائیگا پلک مارنے کی مہلت نہ ملے گی۔ تاسف رہ جائے گا وہاں بجز اعمال کے کچھ کام نہ آئیگا غافل نماز و روزہ مسلمان پر فرض ہے۔ کسی وقت کی بھی نماز قضا کرنیکا حکم نہیں۔ نظم

خیال مغفرت ای بے خبر ناداں نمیسازی	چرا غافل تو کار آخرت ساماں نمیسازی
ز طاعت توشۂ این راہ بے پایاں نمیسازی	چرا روئے نیاز خود سوئے رحماں نمیسازی

اگر تم کو ذرا بھی غیرت ہے اور پاس عقل کی دولت ہے۔ تو وہ کام نہ کرو کہ جس میں موجب ناراضی خدا و رسول ہو۔ دہر فانی میں خدا کی یاد سے غافل نہ ہو + کھویا توشۂ اس نے جو سویا مسافرہ میں زیادہ والدعا فقط۔

جواب ۔ پیر بے نظیر دام افضالہٗ اطاعت مریدانہ بجا لاکر دست بستہ عرض رسا ہے
درحالیکہ پاک پروردگار نے عبادت کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے تو یہ خاکسار اسکی
یاد سے کب غافل رہ سکتا ہے پنج وقتی نماز ادا کرتا ہے روزہ برابر رکھتا ہے جو شخص
قال اللہ و قال رسول کو خیال میں نہ لائے گا بیشک اپنے عمل بد کی سزا پائے گا جس کسی نے
جو کچھ بندہ کی نسبت آپ سے کہا غلط کہا فقط۔

سوال ۔ مرید نا سعید ہمیشہ راہ رضا پر رہو۔ خالق مطلق نے انسان کو جوہر عقل اس واسطے
عطا فرمایا ہے کہ وہ خیر و شر میں امتیاز کر کے نیک کام اختیار کرے۔ مگر تمہاری بدروی کی کیفیت
سنکر بدرجۂ کمال ملال ہوا افسوس تم نے اسکی قدر نہ جان کر عمداً خدا کے حکم کی عدول حکمی کی
حالانکہ یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ جو شخص فعل بد کرتا ہے۔ وہ قطع نظر بدنامی دُنیا کے عقبیٰ میں بھی طرح
طرح کے عذاب میں گرفتار رہے۔ بدکار آدمی کیسا ہی صاحب علم و ہنر اور اہل مال و مکنت ہو
لیکن پھر بھی جس جگہ دیکھو حقیر ہے تو حقیر ہی ہوگا اے نادان وہ دن یاد نہیں لاتا کہ جب ملک الموت
آئیں گے اور تجھ کو اکیلا لے جائیں گے نہ کوئی تیرے ساتھ جائیگا نہ کوئی مدد پہونچائے گا وہاں تو فقط اعمال
صالح کام آئیں گے۔ دنیا کی سب چیزیں فانی ہیں۔ الا اعمال فنا نہیں ہوتے خداوند کریم بدوں
کو سزا اور نیکوں کو جزا دے گا۔ بیت

کرلو یہاں کچھ نیک عمل چلنا ہے تم کو ایکدن
ایسا نہ ہو اے غافلو خالی رہو اعمال میں

پس مقتضائے دانائی یہ ہی ہے۔ کہ کچھ کرنا ہے سو کر لو ورنہ پھر یہ وقت ہاتھ نہ آئیگا۔ فقط

جواب ۔ پیر دستگیر روشن ضمیر سلمہ الرب القدیر، سر نیاز آستان مغفرت نشان پر رکھ کر
عرض پرداز ہے۔ عالی نامہ نصیحت شمامہ صادر ہوا معزز فرمایا۔ در آں حالیکہ خدا تعالیٰ نے
انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ تو انسان پر واجب ہے کہ اسکی بے بہا عنایت کی شکرگذاری
کرے اس کی عبادت میں بدل مصروف رہے۔ بیشک یہ دنیا مانند کھیتی کی ہے جو گندم بوئے
گا وہ گندم اور جو جو بوئے گا وہ جو اٹھائے گا یہ ہرگز نہیں کہ جو بوئے اور اٹھائے گندم جیسا کہ
مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے۔ بیت

گندم از گندم بروئد جو ز جو   از مکافات عمل غافل مشو

چنانچہ حتی المقدور یہ بے شعور خدا کی بندگی میں قصور نہیں کرتا۔ ہر وقت ممنوعات سے محترز رہتا ہے حدوضعی وفعل نامشروع سے کوسوں بھاگتا ہے۔ جس شخص نے میری طرف سے آپ کو بدگمان کیا ہے۔ اس کا نام کیا ہے۔ ایما فرمایئے۔ فقط

سوال - قبلہ بندہ باوصف ارسال چند قطعہ عریضہ عرض حال ہنوز اجوبہ سے کامیاب ہنوا۔ ایسی فدوی سے کیا خطا ہوئی۔ جو مورد عتاب ہوا۔ اے حضرت اگر کوئی قصور اس بے شعور سے ظہور پذیر ہوا ہو۔ تو آگاہی بخشئے کہ خواستگار معافی کا ہو کر آئندہ کو متنبہ ہو زیادہ حد آداب فقط

جواب - برخوردار ناہنجار واقعی ہم تم سے بدیں وجہ ناراض ہیں کہ تم نماز روزے کے پابند نہیں ہو۔ افسوس تم کو یہ معلوم ہی نہیں کہ ہر وقت اجل سر پر کھڑی ہے فرصت کو بقا نہیں وقت کا قیام غیر ممکن ہے۔ سہ غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی :. گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹا دی :. اگر تم ہماری خوشنودی چاہتے ہو تو بہبودی عاقبت سمجھ کر نماز روزہ کو سب کام پر مقدم جانو اور یہ یاد رکھو بیت۔

جس سے ہووے ایک وقتی بھی قضا   واسطے اس کے بھی ہے دوزخ لکھا

درحقیقت بے نماز آدمی سگ وخر سے بدتر ہے۔ فقط

سوال - فرزند نخوت پسند عطاء اللہ ہدایتہ' دہلی میں دو شخص تمہارے محلہ کے ہم سے ملے ان کی گفتگو سے ثابت ہوا۔ کہ تمہارے مزاج میں انتہا درجہ کی رعونت آگئی ہے۔ اے برخوردار جو شخص تکبر کرتا ہے وہ ہرگز ہرگز انسان نہیں بلکہ اخوان الشیاطین غرض خدا کو پسند نہیں عاجزی مرغوب ہے۔ شلو نمرود و فرعون وغیرہ مغرور ہو مقہور ہوئے۔ پس متکبر آدمی دو جہان میں ذلیل و خوار رہتا ہے۔ ہاں اگر برخلاف اسکے جو شخص عجز و انکساری صبر خاکساری کو ہر دم مدنظر رکھتا ہے۔ وہ مقبول بارگاہ صمدیت و ہر دل عزیز ہو جاتا ہے۔ اب تم کو مناسب ہے۔ کہ خود بینی چھوڑ کر انکساری اختیار کرو سہ

سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار — اب مان نہ مان تو ہے مختار

جواب - قبلہ و کعبہ دو جہاں دام ظلکم۔ آداب تسلیمات کے بعد عرض رساں ہوں افتخار نامہ کے صادر ہونے سے مفاخرت دنیا و آخرت حاصل ہوئی۔ اسے قبلہ عالم خاکساری نام ہے۔ اس امر کا کہ انسان اپنے آپ کو ایسے اعمال وافعال سے بچاوے جو تکبر نخوت پر دال ہوں ہمیشہ اپنے آپ کو خلق اللہ کی نظر میں نیک کردار سعادت اطوار حلیم المزاج کریم النفس۔ خوش خلق ثابت کرے انکساری سے یہ مراد نہیں ہے کہ انسان اپنے مراتب و مدارج کو کم کردے یا اپنے ماتحتوں کے ساتھ اپنے عزیزوں دوستوں کی طرح پیش آوے کیونکہ اس سے انتظام میں فرق آتا ہے اور ریاست بے سیاست درست نہیں ہوتی انسان کا تکبر اختیار کرنا انسانیت کو بٹا لگتا ہے ؎ کس ہوا میں ہم ابھرتے ہیں عبث مثل حباب ہیں۔ یہ تو ثابت ہے کہ مشت خاک بے بنیاد ہیں :: پس جو شخص فروتنی و خاکساری اختیار کرتا ہے تو عام اشخاص اس کو جان سے عزیز سمجھتے ہیں۔ اور جو تکبر سے زندگی بسر کرتا ہے وہ ہمیشہ سب کے نزدیک حقیر و ذلیل خیال کیا جاتا ہے۔ اُمید کے اس بے شعور کی نسبت خیال غرور کا دل فیض منزل دور فرما کے جواب عریضہ ہذا سے ممتاز فرمایئے فقط۔

سوال - نور الابصار تشدد شعار کئی شخص وہاں کے باشندے اپنی کسی ضرورت سے یہاں آئے تھے ان کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ جب سے تم تبدیل ہوکر اس تحصیل میں آئے ہو دنیا کے دام لذات و فریب میں پھنس کے اپنی اصلیت و حقیقت کو بھول کر بندگان خدا کو نہایت ہی نظر حقارت سے دیکھتے ہو اے برخوردار اس حکومت کے زعم باطل کو دل میں جگہ دے کر جھوٹے گھمنڈ ہرگز پسند نہ کر دیہ تفاوت حاکمی و محکومی چند روزہ ہے۔ کیونکہ جو عالم نابود سے عرصہ ظہور وجود میں آیا ہے اس کو آخر ایک دن فنا ہے۔ یہ دنیا محض ایک طلسم بے ثبات ہے ؎

اس نے کس کے ساتھ کی اب تک وفا — لے گئے اسکندر و جم کیا بھلا
ہے غنیمت گر رہے یہاں نام نیک — سو بھی ہو تقدیر میں جس کے لکھا

پس تم موت کو حاضر و موجود سمجھو۔ اور ہر حال میں اپنی روشن دالنصاف سے ہر کہ دمہ کو راضی و خوشی رکھو کہ یعنی بعیت نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا فقط ایک حرف نیکوئی رہے گا زیادہ والدعا فقط۔

جواب۔ قبلہ آمان دآمانی دام مجدہٗ بعد تقدیم مراتب تسلیم ملتمس ہوں۔ عرصہ کے بعد خط آپ کا آیا ممتاز فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب سے فدوی تبدیل ہو کر اس تحصیل میں آیا ہے قصبہ ہذا کی جعلی کارروائیوں کو دیکھ کر سخت حیران ہے۔ یہاں کے باشندوں میں اس درجہ نااتفاقی بڑھی ہوئی ہے۔ کہ ایک شخص دوسرے کے خون کا پیاسا پھرتا ہے۔ ہر وقت اس فکر میں رہتا ہے۔ کہ کسی طرح نام و نشان اس کا صفحۂ عالم سے مٹ جائے پس بوجہ عداوت باہمی دو چار مصنوعی مقدمے ہر روز دائر ہوتے ہیں۔ اور تاریخ پیشی پر منجانب فریقین ایسے جھوٹے اور بے ایمان گواہ حاضر کچہری ہوتے ہیں۔ کہ اجلاس کے قریب پہنچتے ہی یہ زبان پر لاتے ہیں (ایمان کی کہیں گے ایمان ہے۔ تو سب کچھ) آخرکار کوئی بالزام دروغ حلفی اور کوئی بجرم جعلسازی جرمانہ و قید کا برابر سزایاب ہوتا ہے اگر تمام واقعات شرمناک کہ جو نااتفاقی باہمی کے طفیل سے اس بستی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مفصل عرض کروں۔ تو شاید ایک دفتر بھی اس کے لئے مکتفی نہ ہوسکے۔ یہاں کے باشندے اپنی ناقص عادتوں سے باز نہیں آتے ناحق و ناروا نیز دیگر و دُور الفاظ ناہنا سب سے بندہ کو مشہور کرتے جاتے ہیں۔ بے شک جو کوئی غرور سے سر اٹھا کر اپنے کو دوسروں سے اعلیٰ جانتا ہے۔ وہ آخر سر کے بل گرتا ہے۔ کمترین کا اس پر عمل ہے ؎

خاک آپ کو سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے۔ فقط

سوال۔ ہمہ تن سہو سراسر نسیان برادر ظہور علی خاں وزیر خاں کی زبانی معلوم ہوا کہ تم ہر ایک کے ساتھ متواضعانہ پیش نہیں آتے۔ بلکہ یہ سمجھتے ہو۔ کہ زیادہ عجز آدمی کو حقیر بے توقیر کر دیتا ہے۔ خیال تمہارا سراسر لغو ہے۔ کیا معنی خاکساری سے انسان کی عزت نہیں ہوتی جس قدر تم انکساری کے ساتھ لوگوں سے برتاؤ کرو گے۔ اسی قدر

تمہاری عزت ترقی پکڑے گی۔ لوگ تم کو مہذب کہیں گے خیال کرنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص تمہارے مکان پر آوے اور تم اس کی تعظیم نہ کر دو تو کیا وہ شخص تمہارے ناجائز دستور سے خوش ہوگا۔ ہاں اگر اس کی تواضع کروگے تو وہ کمال خوشی سے تمہارے پاس آئے گا ہر قسم کی حاجتیں تمہاری خاکساری سے روا ہو سکتی ہیں۔ جو کام نرمی سے نکلتا ہے۔ وہ سختی سے نہیں نکلتا۔ جو لوگ عمدہ جوہر خاکساری کو حاصل نہیں کرتے وہ اس وقت ضرور پچھتاتے ہیں۔ جب خاک میں مل جاتے ہیں۔ کہ ہائے ہم جس چیز سے بنائے گئے تھے اس کی ہم نے ذرا بھی قدر نہ کی۔ فقط

جواب۔ معدن جود و کرم جناب بھائی صاحب۔ مفخر نامہ نفاذ ہوا۔ افتخار بخشا جس حالت میں کہ ہم خاک کے پتلے ہیں۔ آخر خاک ہی ہو جائیں گے۔ تو ہم کو خاک ہی سے سچی الفت کرنی چاہئے۔ بیشک جو شخص صدق دل سے خاکساری اختیار کرتا ہے اس سے سب خوش رہتے ہیں ؎

خاکساری کیوں نہ ہو دل کی کدورت کا علاج ۔۔۔ خاک سے ملنا اڑاتا ہے غبار آئینہ سے

مگر ہاں جیسے حضرات وزیر خاں ملاؤں کی صورت رکھ کر میٹھی چھری بنکر لوگوں کا گلا کاٹتے ہیں پھر اس پر آپ کو خاکسار کہتے ہیں۔ میں اُن کو کبھی خاکسار نہیں کہوں گا۔ بلکہ موذیوں کے گروہ کا سرگروہ سمجھتا ہوں۔ **بیت**

خاکساری پر نہ کر موذی کی ہرگز اعتبار ۔۔۔ جونک ماٹی میں ملے تو بھی لہو پیتی رہے

اس سبب سے بد باطن و منافق لوگوں کے ملنے جلنے سے نفرت کرتا ہوں۔ فقط۔

سوال۔ فرزند خود پسند ہم نے سُنا ہے۔ کہ تمہارے دماغ میں بوئے خود پسندی خوب سما گئی ہے۔ و نیز تم نے اپنی زبان بہت گندی کر لی ہے۔ سُنو جو آدمی اپنی تعریف و توصیف کا کلمہ اپنی زبان سے نکالتا ہے۔ وہ عوام الناس کے نزدیک خود بینی و خود پسندی کے خطاب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ لوگ اس کے اقوال و غرور آمیز پر ہنسا کرتے ہیں۔ فتنہ انگیز و شور خیز باتوں سے انسان کو پرہیز لازم ہے۔ باعث یہ کہ دنگہ فساد و خرابیاں و قباحتیں جو برپا ہوتی ہیں۔ زبان ہی کے اقوال بیجا و کلمات ناملائم

سے پیدا ہوتی ہیں زبان شیریں ملک گیریں زبان ٹیڑھی ملک بانکا تم بُری عادت چھوڑ کر نیک خصلت اختیار کرو تاکہ دین و دُنیا میں تمہارا بھلا ہو۔ فقط

جواب۔ قبلہ جان و کعبہ ایمان مدظلہ العالی نامہ صادر ہوا سرفراز فرمایا ویسے خلق کا حلق کسی نے بند نہیں کیا الحمد اللہ تو عزور کی بو تک بھی اپنے دماغ میں نہیں آنے دیتا میری نیکیوں کی تمام بستی گواہ ہے۔ جب آپ یہاں تشریف لائیے گا دریافت فرمایئے گا زیادہ اس سے کیا عرض کروں۔ فقط

سوال۔ اے نالائق تہذیب ایک گوہر بے بہا ہے برخوردار ظفر علی خاں مجسم تہذیب عقل کل ثقہ منش متانت پسند دشمن خوشامد ہے۔ اور اس پر کیا مدار ہے۔ جو ہر کات سکنات اس کے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی لچر و لایعنی نہیں۔ اس سبب ہم اس سے خوش ہیں۔ اور تم کندہ ناتراش منہ زور بے ادب بد تہذیب کج بحث ہو۔ تم کو معلوم ہی نہیں کہ تہذیب کس جانور کا نام ہے آیا تہذیب یہی ہے۔ کہ بوٹ چڑھا کے جاکٹ پتلون پہنے منجوری کرے و بسکٹ کھائے سیٹی بجائے پس تمہاری بد وردگی سے ہم نہایت خوش ہیں۔ فقط

جواب۔ جناب خالو صاحب پشت پناہ میرے خدا پاک کی قسم فدوی کے اب وہ خیالات نہیں جو پہلے تھے توبہ ہے میری ہزار دفع توبہ یہ عجز سمات اپنی عادات ناقص و حرکات ناپسندیدہ سے باز آکر دست بستہ عرض پرداز ہے کہ اللہ کیواسطے میرا قصور معاف فرمایئے واللہ مجھ کو آپ کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنی جان تک صرف کر دینے میں دریغ نہیں کیونکہ آپ کی خدمت گزاری میرے لئے دونوں جہاں ایک عمدہ یادداشت و نیکنامی کا نمونہ ہے۔ احقر کو حاضر و غائب خادم اپنا تصوّر فرما کے تا حصول ملازمت مژدہ صحت وری مزاج خود بدولت سے آگاہ فرماتے رہیئے۔ فقط

سوال۔ مکرم بندہ جناب بھائی صاحب عرصہ کثیر ہوا۔ نامہ آپ کا نہیں آیا اس کا کیا سبب ہے۔ مدت سے جو میں نے خدمت عالی میں عریضہ نہیں بھیجا وجہ اس کی یہ ہے کہ کثرت کار سرکار سے مجھ کو فرصت نہ تھی۔ اب فرصت ہوئی آپ کو اپنی خیریت سے اطلاع دی۔ فقط

جواب۔ اے دین فراموش سنو جب تک تم ارکان فرائض الٰہی و احکامات شرعیہ کے پابند تھے۔ تب تک تم سے ہم کو محبت تھی جس روز سے دین اسلام تم نے چھوڑا طریقہ نیچری اختیار کیا اسی روز سے ہمارا قلم فرط رنج والم سے رک گیا فی الحقیقت جاکٹ پتلون کے زیب جسم کرنے والے دچھری کانٹے سے کھانا کھانے والے و نماز و روزہ ترک کرنے والے دہیجہ کی ضرورت نہ تبلانے والے ہمارے کون اور ہم انکے کون ہیں اب تم کو ہم سے وہم کو تم سے کیا واسطہ و سروکار۔ پس ہمارے خطوں کا انتظار کرنا فقط خیال باطلہ ہے۔

سوال۔ عزیز بے سمجھ۔ ہم نے سُنا ہے کہ تم فرضی بات پر لوگوں سے حجت کر بیٹھتے ہو ہر ایک کی بات پر دخل دے کر اپنی بات کو بالا رکھتے ہو۔ اگر کسی نے ہاں میں ہاں ملادی تو خیر ورنہ آستین چڑھا لڑنے کو مستعد ہو جاتے ہو۔ ان تمہاری حرکات ناپسندیدہ سے ہم سخت ناراض ہیں۔ اب چند قاعدے گفتگو کے بارہ میں تحریر کئے جاتے ہیں۔ براہ سعادتمندی پورا پورا عمل کرو۔ اول یہ کہ بہت نہ بولے۔ کیوں کہ بہت بولنے سے آدمی پاگل سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب تک بات کے نیک و بد کو سوچ نہ لے ہرگز نہ نکالے تیسرے یہ کہ ایک بات کو بار بار نہ کہے۔ کیوں کہ سامع کو نفرت ہوتی ہے۔ چوتھے یہ کہ جب کوئی دوسرا بات کرتا ہو اپنا بیان شروع نہ کرے۔ جب وہ تمام کرے تب اپنا بیان ایسے کلمات سے کرے کہ مطلب فوت نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ جس بات کو دوسرے سے پوچھیں آپ اس کا جواب نہ دے۔ چھٹے یہ کہ جب ایک جماعت سے کسی بات کا سوال ہو جواب دینے کا پیشوا نہ بنے۔ ساتویں یہ کہ جس علم میں دخل نہ ہو۔ اس کی بحث میں دخل نہ دے۔ آٹھویں یہ کہ جو بات اس سے پوشیدہ رکھے اس کے سننے کو ظاہراً قصد نہ کرے نویں یہ کہ اشارہ و کنایہ سے بات نہ کرے دسویں یہ کہ اپنی آواز کو اندازہ پر رکھے۔ نہ اتنا آہستہ بولے کہ دوسرا سننے سے عاجز ہووے اور نہ اتنا سخت بولے کہ سننے والے کا دماغ پریشان ہو۔ گیارہویں یہ کہ کسی کی بدی یا بُرائی کی بات زبان سے نہ نکالے کیوں کہ نتیجہ اس کا باعث بدنامی ہے۔ بارھویں یہ کہ کذب و دروغ آمیز بات سے زبان کو آشنا نہ کرے

کس واسطے کہ دروغ گو آدمی دنیا میں بھی علی الدوام ذلیل و خوار و یوم الحساب کو بھی رحمت خدا سے محروم رہتا ہے۔ فقط

جواب - چچا صاحب بزرگوار من سلامت۔ نامہ نصیحت آموز درود ہو ا ممتاز فرمایا حق سبحانہ و تعالےٰ ذات بابرکات کو میرے سر پر قائم رکھے چنانچہ آپ کے ارشاد کو کالوحی من السماء سمجھ کر پورا پورا عمل کیا۔ فقط۔

سوال - قدر افزائے ما نیاز مندان۔ عرصہ سے عالی نامہ صادر نہ ہوا۔ اس لئے دل نیاز مند متفکر ہے۔ ہفتہ گذشتہ میں مسمیان کا شیر خاں و شمشیر خاں دونوں بھائیوں کو تاہ میں تھوڑی سی زمین کے جھگڑے میں خوب جھگڑے ہوئے حتیٰ کہ زدوکوب کی نوبت پہنچ گئی چنانچہ اپنے اعمال کی بدولت آج کل جیل خانہ میں براج رہے ہیں۔ سچ ہے جو دنیوی مال و منال کی چاہ میں من لگاتا ہے۔ وہ اپنے کو ڈاواں ڈول کر چاہ مصیبت میں ڈالتا ہے اب نتیجہ آخر کیا ہوتا ہے۔ فقط

جواب - عزیز سراپا تمیز تمہارے خط کے آنے سے تشفی دائی ہوئی۔ گل شیر خاں کا حال معلوم ہوا پرسوں کے روز آدھی رات کو شیخ شبراتی کے لڑکے کو بھیڑیا اٹھا لے گیا۔ اسوقت بسبب اندھیری رات کے اس کے چھڑانے میں ناکامیاب رہے۔ علی الصباح جو اسکی تلاش میں اسکے ورثا پھر نکلے تو ایک میل کے فاصلہ پر جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جھاڑ کے درمیان بھیڑیے کے بچوں کے ساتھ صحیح و سلامت بیٹھا کھیل رہا ہے۔ اسوقت بھیڑیا کہیں کو گیا ہوا تھا یہ بیچارے خوشی خوشی اسکو اٹھا لائے سچ ہے جسے خدا رکھے اسے کون مارے۔ فقط

سوال - پھوپھا صاحب فیاض زمان عرصہ گذرا کہ کچھ خبر اس طرف کی معلوم نہ ہوئی اس باعث سے ہر وقت آشفتہ خاطر رہتا ہوں اُمید کہ صحت وری مزاج مقدس سے مع کوائف دیگر آگاہی بخشئے تازی خبر سُنئے کہ رستم خاں ولد پہلوان خاں نے خشت سازوں کو واسطے تیاری خشت پختہ کے کچھ روپیہ پیشگی دیدیئے تھے لیکن جب خشت سازوں نے موافق اپنے اقرار کے خشت تیار نہ کیں تو خان موصوف نے براہ عاقبت اندیشی ایک خشت ساز کو لات و مکی سے ایسا مارا کہ وہ بیچارہ دو روز زندہ رہ کر مر گیا۔ اخیر وقت پر پولیس کو اپنے

لکھا دیا۔ کہ زود کوب کے صدمے سے ہلاک ہوتا ہوں جب وہ مر گیا تو پولیس نے لاش کو ڈاکٹر صاحب کے معائنہ کیلئے بھیجدی انہوں نے سخت چوٹ سے مضروب ہونا جھوٹ کا ظاہر کیا اب یہ مقدمہ عدالت میں رجوع ہے۔ خان مذکور حوالات میں ہیں دیکھیئے تو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے

جواب۔ برخوردار خجستہ خصائل ہمیشہ خوشحال رہو۔ ہم بکار سرکار دہلی گئے تھے۔ آج واپس آئے ہیں۔ رستم خاں کی کیفیت معلوم ہوئی۔ حقیقت میں غصہ سب سے زیادہ خراب ہے غصہ کا روکنا بڑی مردانگی ہے۔ غصہ کے وقت ایسی ایسی حرکتیں ناشائستہ ہوتی ہیں کہ جو پیچھے خرابی و فساد برپا کرتی ہیں۔ پھر انسان افسوس کرتا ہے۔ کہ ہائے میں نے غصہ و غضب کو کیوں فرو نہ کیا۔ اگر اس وقت فرد کو کے صبر و اختیار کر لیتا تو اس قدر متحمل بارگراں تکلیف نہ ہوتا۔ انسان کو چاہیے کہ غصہ و رنج کے وقت عقل قائم رکھے صبر و خاموشی اختیار کرے۔ تاکہ رفع فساد ہو۔ جو لوگ واہی تباہی باتوں سے زبان کو پراگندہ کرتے ہیں۔ وہ غصہ میں آ کر کسی کو مار بیٹھتے ہیں وہ اہل دانش و بینش کے نزدیک احمق و فات العقل ہیں۔ فقط

سوال۔ جناب والا آداب۔ مزاج مقدس۔ ان دنوں دلاور خاں و بہادر خاں میں سخت نقیض پڑ گیا۔ عدالت تک نوبت پہنچ گئی ہے

نا اتفاقی شیوہ ہے دور خراب کا — خنداں ہے برق دیکھ کے رونا سحاب کا

اتنے دنوں سے اُن کے یہاں میاں صاحب مقیم تھے۔ تمام کام خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پاتے تھے ہر طرح کی آسودگی تھی اب نفاق صاحب کے آتے ہی مفلسی کی صورت بربادی کے آثار نمودار ہو گئے سچ ہے جس قدر اتفاق میں کھلائیاں ہیں اسی قدر نفاق میں برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ دیکھیئے نتیجہ آخر کیا ظہور میں آتا ہے۔ اِلّا دلاور خاں صاحب کے عام برتاؤ اور چال چلن شریفانہ سے یقین ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہوں گے۔ فقط

جواب۔ سراپا سعادت بعافیت رہو۔ تمہارے خط سے دلاور خاں و بہادر خاں کے نااتفاقی کی کیفیت معلوم ہوئی حقیقت میں فساد کا ثمرہ برا و نفاق کا نتیجہ خانہ بربادی ہے انسان کو نہیں چاہیئے کہ جامۂ اتفاق کو پہنے و حلۂ نفاق کو تن سے اتارے کیونکہ انسان کے دل میں اتفاق و

سلوک کا ایسا جوہر لطیف ہے۔ کہ جس سے وہ اپنی بہبودی کے معاملہ میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے کسی استاد کا شعر ہے سہ ز اتفاق مگس شہد میشود پیدا ۔ خدا چہ لذت شیریں در اتفاق نہاد بیشک اتفاق باہمی ایک ایسی خداداد نعمت ہے۔ کہ جس جگہ یہ ہو وہاں کبھی زوال نہیں آتا۔ چنانچہ دور کیوں جاتے ہو۔ خود اپنے وجود و قیاس کر لو کہ جب چاروں خلطیں یعنی۔ آب۔ خاک۔ آتش۔ باد۔ باہم متفق رہتے ہیں۔ تو ہر طرح سے تندرستی رہتی ہے۔ جہاں کسی نے ایک دوسرے پر زیادتی کی تندرستی میں فرق آجاتا ہے۔ فقط

سوال ۔ اخی مکرم و معظم دام کرمہٗ بعد تبلیغ مراسم نیاز عرض پرداز ہے۔ ان دنوں بھائی ظہور علی خاں صاحب نے بلا اطلاع ہم لوگوں کے امداد خاں و شہداد خاں کے بہکانے سے دعویٰ دلا پانے مبلغ دو سو روپیہ کا بنام حق دار خاں کیا تھا۔ عدالت نے بہ تعیین تاریخ گواہ ثبوت طلب کئے جب تاریخ پیشی قریب آئی۔ تب آپ نامزدگان سے کہنے لگے کہ میں نے یہ نالش محض آپ صاحبوں کے کہنے سے کروائی۔ ورنہ مجھ کو ذلت اٹھانے سے کیا فائدہ تھا۔ اب آپ لوگ عدالت میں چل کر گواہی دیجئے۔ وہ اتنا سنکر کہنے لگے کہ ہم کچھ نہیں جانتے۔ تم جانو تمہارا کام اس گفتگو سے صاحب موصوف مایوس ہوئے دوسرے گواہوں کو تلاش کرنے لگے۔ لیکن کوئی گواہی دینے کو آمادہ نہ ہوا بلکہ سب نے یہ کہا کہ سانچ کو آنچ نہیں۔ دروغ کو فروغ نہیں آخر کو عدم پیروی میں مقدمہ خارج ہوگیا اب اس کی نظر ثانی کی فکر میں ہیں۔ ہر چند ہم لوگ سمجھاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے آپ بذریعہ تحریر اس ضد سے ان کو باز رکھئے۔ فقط

جواب ۔ عزیز قلیل الفہم۔ برادر ظفر علی خاں کے خط سے معلوم ہوا کہ تم نے باغوائے امداد خاں و شہداد خاں بنام حق داد خاں دو سو روپیہ کی نالش کی تھی۔ وہ خارج ہوگئی اب ارادہ تمہارا نظر ثانی کرنے کا ہے خیر مجھ کو زیادہ بحث کرنے کی اس لئے ضرورت نہیں۔ کہ جب انسان اپنے انجام کو سوچ لیتا ہے۔ تب اپنی عقل پر خود ہی افسوس کرتا ہے۔ مگر ہاں اس قدر تو ضرور لکھوں گا ہر ایک بشر کو واجب ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کرے۔ جس کا انجام پشیمانی و بدنامی ہو۔ مصرعہ۔

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست۔: جس فعل سے خدا اور رسول وخلق اللہ ناخوش ہو وہ کام ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ تمہاری شان کے شایان نہیں ہے کہ تم جھوٹے جھگڑے یہ طمع اپنے نفس یا کسی کے کہنے سہنے سے برپا کرو۔ پس ایسے کاموں سے کہ جس سے حرمت و وقعت میں تنزل واقع ہو۔ محترز ہو اور اپنی حرکت ناجائز پر نادم ہو کر ازراہ وانائی عقداد خاں سے صفائی حاصل کرو ہر چند کہ یہ لکھنا ہمارا تم کو بڑا معلوم ہوگا۔ کیونکہ نصیحت کی بات کڑوی لگتی ہے۔ الا تامل سے سوچو گے تو بہت ہی مفید پاؤ گے۔ فقط

سوال۔ سایۂ بلند پایۂ قبلہ گاہی صاحب دام ظلہٗ بجا آوری خدمت فریضہ کے بعد عرض گذار ہے کہ اپنے دیوان خانہ کے سامنے جو میدان پڑا ہے۔ اس میں بڑیگڑ خاں صاحب کا ارادہ مکان بنانے کا ہے۔ اور بلکہ شرق کی طرف بنیاد دیوار بھی قائم کر دی ہے بندہ نے ان سے یہ کہا کہ اس میدان میں مکان بنانے سے ہم لوگوں کو سخت تکلیف ہو جائے گی۔ آپ مکان نہ بنایئے۔ اس پر گرج کر بولے۔ کہ میں اپنی زمین زر خرید میں مکان بناتا ہوں۔ اس میں کسی کا کیا اجارا تمہارا آرام جائے جہنم میں۔ مجھے اس سے کیا مطلب فدوی ان کی یہ باتیں سنکر خاموش ہو گیا۔ اگر آپ کا ارشاد ہو تو اس کی چارہ جوئی عدالت سے کی جاوے۔ فقط

جواب۔ جان من۔ اگر بڑیگڑ خاں صاحب مکان بناتے ہیں۔ بنانے دو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ان سے چھین نہیں سکتے باہر ان کو نکال نہیں سکتے کیا معنی کہ وہ زمین زر خرید ملکیت ان کی ہے۔ اگر عدالت میں مقدمہ دائر کرو گے تو بڑی پیچیدگیاں پڑ جائیں گی آخر کو ذلیل ہونا پڑے گا۔ **مثل ہے**

کہ جو جیتا سو ہارا۔ اور جو ہارا سو مرا۔ پس حتی الامکان انسان عدالت میں نہ جائے جہاں تک ہو سکے بچے۔ کیونکہ عدالت میں جانا ایسا بُرا ہے۔ جیسا گدھے پر سوار ہونا بلکہ بدرجہا اس سے بدتر۔ فقط

سوال۔ حضرت ولی نعمی جناب چچا غلام حسین خاں صاحب دام اقبالہٗ بعد تبلیغ تسلیم التماس یہ ہے۔ کہ جو مقدمہ عدالت دیوانی میں دائر تھا۔ میں اس میں کامیاب ہوا بخدا

میری منشاء ہرگز مقدمہ کے دائر کرنے کی نہ تھی۔ لیکن وزیر خاں وغیرہ کی پُر فریب باتوں نے میرے دل میں یہ خیال پیدا کر دیا تھا کہ یا تو یہ لوگ مدد دے کر مقدمہ جتا دیں گے یا ازروئے تصفیہ باہمی کچھ دلا دیں گے۔ یہ باتیں تو ظہور میں نہ آئیں الّا ایک حصّہ میری جائداد کا قرضداری میں گیا ان کے مشورہ نے مجھکو برباد کر دیا۔ ان کی صلاح میرے کیا کام آئی افسوس اس وقت آغاز و انجام پر کچھ غور نہ کیا۔ اگر غور کرتا تو اس قدر زیر بار نہ ہوتا و خفت نہ اٹھاتا حقیقت میں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی اب بجز اس کے کہ اپنے کئے پر نادم ہو کر آہ سرد کھینچ کر دم بخود ہو جاؤں اور کچھ نہیں کر سکتا لہذا نیک باطنی سے ملتمس ہوں کہ آپ براہ مربیانہ تھوڑا سا وقت اپنا اس طرف کر کے ہم ہر دو فریق میں صلح کرا دیجئے۔ بدون تشریف آوری جناب اصلاح معاملہ غیر ممکن ہے۔ فقط

جواب۔ برخوردار سادہ لوح خط تمہارا آیا حال معلوم ہوا جو شخص انجام کار پر نظر نہ کر کے کوئی کام کر گذرتا ہے۔ اس کا مآل پشیمانی اور رسوائی ہے۔ اس واسطے عقلمندوں کا قول ہے۔ کہ ہر ایک کام کرنے سے پیشتر اس کے آغاز و انجام پر غور کر لینا چاہئے۔ سو تم کو شروع ہی میں اپنی قوت و لیاقت کا وزن میزان ادراک سے کر لینا لازم تھا کہ اگر میں مقدمہ دائر کروں گا تو فریق ثانی کے مقابلہ کی کیا صورت ہوگی جو لوگ دیگر مجھ کو لڑانے پر آمادہ ہوئے ہیں۔ وہ میرا ساتھ دیں گے یا عین موقعہ پر منہ پھیر لیں گے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ان تمام خرابیوں کا باعث وزیر خاں ہے ؎

آدمی کا ہے آدمی شیطاں یہ مثل سچ ہے آزما دیکھا

مگر ہر شخص کو کیسا ہی بیوقوف کیوں نہ ہو۔ ضرور اپنی حالت کو جانتا ہے۔ درحالیکہ تم کو یہ معلوم تھا کہ میں فریق ثانی کے قوت و اقبال کو کسی طرح سے ضعف نہیں پہنچا سکتا تو کمبخت حاسدوں کے کہنے سے مقدمہ دائر کر کے اپنی جائداد کا ایک حصّہ قرض میں کیوں ضائع کیا۔ بیت

بر تواضع ہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی است پائے بوسی سیل از پا افگند دیوار را

دو ہفتہ کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت لیکر ضرور آؤں گا۔ اطمینان رکھو۔ فقط

سوال۔ عزیز تن پرور انسان کا جسم زیور دولت سے آراستہ ہو۔ تو اُسے زیبا ہے کہ اپنے خوان نعمت سے عزیز داقارب غربا کی شکم پرُی کے لئے بدل متوجہ رہے ورنہ اپنا پیٹ تو گدھا بھر لیتا ہے۔ دیکھا جناب چچا علی بخش خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر نے اپنی جائداد مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو سپرد کر دی اس پر بھی ہر ایک کی بہبودی کے لئے قلمے قدمے درمے ساعی ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ حق تعالےٰ جب دولت دے تو ایسے کو نہ دے۔ کہ تم جیسوں کو کہ اگر اتفاقیہ کوئی بھائی بند کسی غرض سے تمہارے پاس جاتا ہے کار برآری تو درکنار اس کی مزاج پرسی کے بھی تم روادار نہیں ہوتے۔ پتھر پڑیں ایسی سمجھ پر۔ فقط

جواب۔ فیض مآب بھائی صاحب نامہ والا نفاذ ہوا میری عزت بڑھائی جو صاحب میرے پاس تشریف لاتے ہیں۔ متلاشی معاش آتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں روزگار عنقا ہے صدہا آدمی پاس شدہ مدارس سرکاری کے تعلیم یافتہ لیاقت نامہ ہاتھ میں لئے بامید نوکری کچہریوں میں خاک چھانتے پھرتے ہیں۔ سرکاری جند متینوں ہی گنتی کی ہیں فرمایئے سرکار کہاں تک نوکری دے میں ہر ایک سے متواضعانہ پیش آتا ہوں اور روزگار کرانے میں اپنی مجبوری کہہ سُناتا ہوں سوا اس کے اور کوئی وجہ نہیں۔ فقط۔

سوال۔ برخوردار قارون منش ہم نے سُنا ہے کہ تم ایسے بخیل و ممسک ہو گئے ہو کہ دینے کے نام کیواڑ دے کر سو جاتے ہو افسوس اسقدر دولت ہوتے ہوئے نہ تم خود کھاتے ہو نہ کسی کو کھلاتے ہو سچ ہے۔ اگر عاقل کو دولت مل جاتی ہے تو وہ اس کے بوجھ سے ایسا جھک جاتا ہے۔ جیسے ثمر سے شجر بلکہ سرور زر حرام سمجھ کر انکساری اور رفاہ عام سے خوش ہوتا ہے۔ بخوف ناعاقبت اندیشوں کے ہاتھ جو دولت آتی ہے تو وہ اس کے نشہ میں چور ہو کر بیجا طور پر خرچ کر ڈالتے ہیں۔ کم نصیب شخصوں کو جو دولت نصیب ہوتی ہے تو وہ کنجوس مکھی چوس نہ خود کھاتے ہیں۔ نہ کسی کو کھلاتے ہیں۔ زمین میں دفن کر دیتے ہیں فی الواقع

دولت اسی کا نام ہے کہ جو رفاہ خلق اللہ اور علمی و عقلی ترقیات میں صرف کی جاوے اے میرے لخت جگر امداد مخلوق و ہمدردی ابنائے جنس میں صرف کرنے کی عادت کر و تاکہ دنیا میں نام اور عقبیٰ میں ثواب ہو۔ بیت

قدر بڑھتی ہے زندگانی میں　　نام رہتا ہے دہر فانی میں

جواب ۔ حضرت ولی نعمی جناب کھوکھا صاحب۔ واقعی دولت خداداد پر بخالت کرنا نہ خود کھانا نہ کسی کو کھلانا دیدہ دانستہ اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالنا ہے۔ لالچ سے زیادہ کوئی فعل ناپسندیدہ نہیں ؎

جو کریں گے جمع یہاں غافل نہیں جائینگے چھوڑ　　ہاں مگر ارمان و حسرت ساتھ لیکے جائیں گے

بس میری نسبت جو عوام کا گمان ہے۔ وہ شخص غلط ہے میں افلاس زدوں کی بھلائی میں تن من دھن سے متوجہ ہوں۔ سو میرا خیال یہ ہے کہ یہ دولت کسی ایسے کار خیر میں صرف کی جاوے کہ جس سے عوام الناس کی بھلائی و عافیت میں اپنی بہترائی متصور ہو یہ امر آپکی تشریف آوری پر منحصر ہے جلد تشریف لائیے صرف کرنے کی تدبیر بتائیے۔ فقط

سوال ۔ جناب چچا صاحب تسلیم۔ فدوی نے جس قدر کمایا تھا دوشنبہ کی شب کو پشت دیوار مکان میں نقب دیکر چور چرا لے گئے ہر چند کے پولیس تفتیش میں مصروف ہے الا مال و ملزم کا کچھ پتہ نہیں۔ دیکھئے ملتا ہے یا نہیں مال بالمسروقہ کے فراہم کرنے میں میں نے کس قدر محنت اٹھائی اور اس کی نگرانی میں مفت اذیت پائی۔ لیکن افسوس نہ میں نے خود کھایا نہ خدا کی راہ پر کسی کو کھلایا چوری ہونے سے کمر ہمت ٹوٹ گئی صبر و استقلال کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی اب حیات و ممات میری دونوں برابر ہیں۔ فقط

جواب ۔ جامہ پوش کنجوسی برخوردار محمد طوسی خط تمہارا آیا چوری ہو جانے سے ہمارے دل کو نہایت صدمہ ہوا۔ افسوس نہ تم نے خود کھایا نہ کسی کو کھلایا۔ مفت برباد کیا جو کوئی مال جمع کرے اور وہ نہ اُسے کھاوے نہ کھلاوے اس کا مال مفت اور کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ شوم نگہبان مال کا ہے نہ کہ مالک اس کا ہر ایک رات یہ ہی ڈر

ڈرتا ہے۔ کہ مبادا کوئی روپیوں کے طمع سے جان سے نہ مار جائے ایسے مال دار سے فقیر ہزار درجہ بہتر ہے کہ جو کچھ تھوڑا بہت اس کے ہاتھ آتا ہے سو بلا تامل خرچ کر کے بے اندیشہ رات کو سوتا ہے۔ پس جو کوئی زر پیدا کرے اسے لازم ہے کہ اس میں سے کچھ کھاوے کچھ رکھے کچھ خدا کی راہ پر دیوے۔ سو تم نے ایسا نہیں کیا اب اس کا افسوس ہی کیا ہے نوشتہ تقدیر یہ ہی تھا۔ فقط

سوال - ولی نعمت ما نیاز مندان جناب چچا صاحب دام اقبالہٗ اکثر میں سُنا کرتا تھا کہ باشندے موضع نگانہ کے عموماً چور ہوتے ہیں مگر آج یہ کیفیت بچشم خود میں نے دیکھی کہ چاندنی چوک کی مسجد کے حجرہ میں موذن صاحب اپنا کمبل رکھ کر کسی ضرورت سے بازار گئے تھے۔ اتنے میں ہمتی۔ انا سکنہ موضع نگانہ اس حجرہ میں گھس کر کمل اٹھا کر چلدیا راستہ میں موذن صاحب نے اپنا کمل پہچان کر اس سے طلب کیا چور مذکور سینہ زوری پر آمادہ ہوگیا۔ اتفاقاً میں وہاں نکلا۔ سمجھا بوجھا کر موذن صاحب کو کمل دلا دیا یہ اس چور کی خوش قسمتی تھی جو میں اس وقت وہاں پہنچ گیا۔ ورنہ جیل خانہ میں جاتا واقعی موضع مذکور کے باشندے کچھ ایسی خو دنہ چور ہیں کہ نامراد ادنیٰ ادنیٰ و قلیل الحیثیت اشیاء حتیٰ کہ ایک پارچہ مستعملہ کی چوری سے بھی باز نہیں آتے کمبخت ذرا نہیں شرماتے نہایت بیباک و سخت بے حیا ہیں۔ فقط

جواب - راحت القلوب برخوردار محمد یعقوب جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے ہم بھی سنتے ہیں۔ کہ آج نگانہ نے کسی کی گائے بھینس چرا لے گئے۔ یا آج کسی کی بھیڑ یا بکری کاٹ کر کھا گئے آج کیا رو ہتک کی پولیس والے ان پر مار دھاڑ پکڑ دھکڑ کر رہے ہیں یا کلانور کے تھانہ والے سونٹھ کاری سے ان کی خبر لے رہے ہیں۔ کسی کی مشکیں بندھ رہی ہیں کسی کا چالان ہو رہا ہے۔ کوئی پٹ رہا ہے کوئی بھاگ گیا غرضکہ ہر روز بلا ناغہ اس گاؤں میں یہ ہی فضیحتا رہتا ہے۔ مگر وہ لوگ بے غیرت و بدنہاد اپنی خوئے بد سے باز نہیں آتے۔ فقط

سوال - مکرم بندہ جناب خالو صاحب مدت گذری کہ نامہ والا صادر نہ ہوا۔ اس سبب سے

طبیعت فدوی کی نہایت پریشان ہے۔ امید کہ حضوری مزاج مبارک سے آگاہی بخشئے یہاں کے چند اشخاص بدکار اس کے بوجہ کدورت باطنی وازراہ بد وضعی میرے چچا غلام حسین خاں صاحب کے دلوں میں انتہا درجہ کی بُرائی پیدا کردی تھی۔ اور براہ عناد ایک فساد بے بنیاد ہمارے باہم فوجداری کرادینے کی غرض سے اپنی طبیعت سے اختراع کرکے وہ طول عمل میں لاتے تھے کہ معاذ اللہ خدا نے عزت رکھی جو آج بافہام تفہیم چند ہوا خواہ صمیم کی رنجش و کدورت مبدل بصلح و صفائی ہوئی واقعی یہاں کی مخلوق یکی دغا باز و دروغ گو بدنہاد و فساد جو ہمہ تن بد باطن نیت و اعمال دونوں خراب گھر میں فاقہ اِلّا باتوں کا وہ تراقا کہ سامع کے ہوش بگڑ جائیں کمبخت فاقہ مست ہر وقت ایک معاملہ سامنے لاتے تھے اب بفضلہٖ تعالیٰ اتفاق باہمی سے ہمارے یہاں اجالا ہوا طالع بالا ہوا دشمنان بدسرشت کا منہ کالا ہوا۔ فقط

جواب۔ سعادت نشان برخوردار عبد الغفور خاں خط تمہارا آیا حقیقت مندرجہ معلوم ہوئی تمہارے اتفاق باہمی کی خوشخبری سُنکر ہمارا دل نہایت خوش ہوا خدا ہمیشہ اتفاق رکھّے۔ مصرعہ :۔ جب تک جہان ہے۔ تم بھی جہان میں رہو۔ عزیز فی الواقع وہاں کے لوگ بڑے بے غیرت و بے تمیز ہیں حالانکہ کئی بار قید و جرمانہ کی سزا پاچکے ہیں پھر بھی اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے ان روسیاہ بدسرشتوں کی دوستی خنجر و نشتر سے بدتر اور ان کے ساتھ ربط و ضبط لائق لعنت ہے جس نے ان کی دوستی کا خیال کیا انہوں نے مکرو دغا کی چھُری سے اس کو حلال کیا جو کوئی ان سے ملا اس کو چندروز میں خاک میں ملایا جس پر احسان کرو وہی درپئے تہذیب و برائی ہو وہاں کی خلقت بیوفا نا آشنا بے اعتبار غرض تک سرو کار مطلب پر غلام پھر نطفہ حرام دغا و فریب بیوفائی و کج ادائی دروغ گوئی و فساد جوئی ان کا شیوہ ہے۔ حرص و طمع ان کے نفس پر غالب ہے معاذ اللہ خدا ان سے محفوظ رکھے حق تو یہ ہے۔ کہ وہ جگہ لائق بود و باش نہیں اب جو ہر دانائی یہ ہی ہے۔ کہ وہاں کے باشندوں سے محترز رہو کسی کو اپنا دوست نہ سمجھو کسی کے کہنے سننے پر عمل نہ کرو۔ آپس میں متفق رہو۔ انجام کار پر نظر رکھ کر اپنے

خدا کے فضل و کرم پر بھروسا رکھو۔ فقط

سوال۔ قبلہ من۔ مدت سے کچھ خبر وہاں کی معلوم نہ ہوئی اس لئے دل نیاز مند متفکر ہے آج کل موضع گروہ میں ایسی ہوا نا اتفاقی کی چل رہی ہے۔ کہ کسی سے اتفاق نہیں فلک کج رفتار نے یہاں کی نسبت ایسی روش اختیار کی ہے۔ کہ کسی انسان میں انسانیت کی بو تک نہیں نہ باپ کو بیٹے کی محبت ہے نہ بیٹے کا ادب منظور حقیقی بھائیوں میں وہ فساد ہو رہا ہے۔ کہ خدا دشمنوں کو بھی نصیب نہ کرے ایک شخص اپنے دوسرے ہم جنس کو آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتا دغا بازی و بے ایمانی کا وہ بازار گرم ہے۔ کہ خدا کی پناہ کسی کو خوف خدا نہیں۔ طمع ایسی غالب ہے۔ کہ خواہ کچھ ہی ہو۔ پیسہ مل جاوے ہر شخص اپنے منہ سے میاں مٹھو بن بیٹھا ہے۔ دوسرے کو خیال میں نہیں لاتا جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھو لڑائی کے سامان نفاق کی تیاریاں ہیں ؎

کیسی ہوا چلی ہے کہ گھر گھر نفاق ہے ۔۔۔ مہر و وفا کا ذکر تو بالائے طاق ہے

جواب۔ ثمرہ زندگانی من۔ عین انتظار میں خط تمہارا پہنچا ہم کو مسرور الوقت کیا دیر رسی خط کی وجہ عدیم الفرصتی ہے۔ موضع گروہ کے باشندوں پر کیا موقوف ہے۔ بلکہ تمام ہند میں اتفاق نہیں خصوصاً قوم مسلمان میں ایک دوسرے کو دیکھ کر جلتا ہے ایک کی آسودگی پر دوسرا حسد کرتا ہے۔ ذرا سی بات پر خواہ مخواہ کی عداوت خرید لیتا ہے۔ فرضی گفتگو پر جہالت کا ایسا عمل درآمد ہوتا ہے کہ خانہ جنگی کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ تمام ضروری کام ہرج ہو جائے جان و مال جائے بلا سے جائے مگر بات رہ جائے عامی تو درکنار، عالموں کا یہ حال ہے کہ فرعی مسئلہ کے اختلاف پر مدت العمر بول چال ملنا و جلنا ترک کر کے ایک دوسرے کی تہذیب کے درپے ہو جاتے ہیں۔ پھر ممکن ہے کہ یہ دشمنی رفع ہو جائے ہرگز نہیں دوسرے ملکوں میں یہ مرض واہیات نام کو نہیں بیٹا کچھ مذہب رکھتا ہے۔ باپ کا کچھ مذہب ہے۔ ایک بھائی ایک شریعت کا پابند ہے۔ دوسرا دوسری ملت کا مقلد لیکن کیا ممکن کہ دلوں میں ذرا فرق ہو وہی ملنساری اٹھنا بیٹھنا اخلاق محبت عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود کا معاملہ ہو رہا ہے۔ فقط

سوال۔ تکیہ گاہ ما فدویان جناب چچا صاحب مدظلہٗ بعد تقدیم مراسم نیازمندی التماس یہ ہے۔ کہ منشی کالکا پرشاد تحصیلدار درجہ اوّل رشوت ستانی سے اس قدر بدنام ہوئے کہ حکام تک ان کی رشوت ستانی کی خبر پہنچ گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے عہدہ سے بھی موقوف اور آئندہ کے لئے بھی مانع روزگار عجب نادان ہیں وہ جو دنیاوی مال کے دیوانے بن کر پروانہ وار شمع پر جان تک بھی دے بیٹھتے ہیں۔ حقیقت میں اس تحصیلدار نے اپنے ماتحت ملازموں اور رعایا کو عموماً ناراض کر رکھا تھا۔ چونکہ فدوی درجہ سوم کا تحصیلدار ہے لہٰذا امیدوار ہے کہ دہلی تشریف لیجا کر کے جناب کمشنر صاحب بہادر سے مل کر ایک درجہ میری ترقی کرا دیجئے۔ فقط

جواب۔ نور نظر میرے ہر شخص کے لئے خواہ وہ کسی حیثیت میں ہو اس کے واسطے دیانت ایک جوہر لطیف ہے۔ خصوصاً ملازم کے واسطے ایسا موزوں ہے جیسا کہ آنکھ کے واسطے نور جس آنکھ میں روشنی نہ ہو۔ وہ کور ہے ایسا ہی جس ملازم میں دیانت نہ ہو۔ ہیچ ہے۔ وہ ہمچشموں میں اس کی عزت و سرکار میں قدر نہ رعایا میں آبرو نہ وہ ترقی کا مستحق گردانا جاتا ہے۔ نہ وہ اپنی حسن کارگزاری کا صلہ پاتا ہے۔ طمع نفسانی جس کا نام رشوت ہے بہت ہی بُری چیز ہے۔ خلاف کارروائیاں کر کے حق کو باطل و باطل کو حق کرے انصاف کا دشمن ظلم کا دوست بنا رہے۔ لیکن رشوت ستانی صرف اسی کو نہیں کہتے کہ کسی مقدمہ والے سے زر نقد لیوے نہیں۔ نہیں کوئی ذی اختیار کہ جس کے ہاتھ سے کسی کی مطلب براری ہو سکتی ہے۔ اگر وہ کسی شخص سے ایک چیلم تمباکو یا کسی قدر شیرینی یا کوئی تحفہ جو وہ بہ نظر خوشامد محض۔ واسطے اپنی حاجت برآری کے دے رہا ہے۔ لے تو وہ بھی رشوت و بد دیانتی میں متصور ہے۔ پس جو ملازم دیانت و امانت کی پوشاک سے آراستہ ہونا چاہتا ہے تو وہ غرض مند کی دی ہوئی چیز سے قطعی انکار رکھے ہندی مثل ہے نہ کھائے نہ آنکھ بچائے لامحالہ پاسداری کرنی پڑے گی۔ پھر وہ امانت و دیانت کا لباس اس کے جسم پر راست نہ آئے گا اہلکاروں کو چاہیے کہ بچیں اور درنمائت کی عادت نہ رکھیں یاد رکھو کہ ہوس کے سین کے دندانے از بجیر کے بُرادے ہیں جنے

اس میں فن دیا اس کے باز بخیر ہوتے ہیں کچھ شبہ ہی نہیں آخر کو کسی نہ کسی روز قلعی کھل جاتی ہے اور تن کے برتن سے آب شرافت کو فوراً بہا دیتی ہے ہم جمعہ کے روز دہلی کو روانہ ہونگے اور جناب کمشنر صاحب بہادر سے ملکر تمہاری ترقی کے بارے میں سفارش کریں گے۔ فقط

سوال - جناب ماموں صاحب اس وقت ایک شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ برادر احمدؐ علی خاں تحصیلدار پر مقدمہ رشوت ستانی قائم ہوا ہے۔ جب سے یہ خبر وحشت سنی ہے ہوش و حواس فدوی کے بجا نہیں ہیں۔ توقع کہ کیفیت مفصل سے آگاہی بخشئے۔ فقط

جواب - برخوردار ستودہ اطوار اطال اللہ عمرہٗ تمہارا خط مرقومہ تیرھویں ربیع الثانی کا ہماری نظر سے گذرا ہم حیرت میں ہیں۔ کہ کس صاحب نے یہ خبر برخلاف تسلیم عقل سلیم تم تک پہنچائی برخوردار احمدؐ علی خاں کی شان ہرگز ایسے امور کی مقتضی نہیں ہو سکتی پس تم آئندہ کو کسی کی لکھی لکھائی دشمنی گستائی بات کا اعتبار نہ کیا کرو۔ فقط

سوال - برخوردار لیاقت شعار تم کو تلاش معاش حیدر آباد جا کر سال بھر ہوا ہنوز کامیابی نہ ہوئی اگر روزگار نہیں ملتا تو بہتر ہے چلے آؤ جائداد موجودہ پر قناعت کر کے گھر بیٹھو کیونکہ دنیا میں قناعت ایک ایسی چیز ہے۔ کہ انسان کی قدر و منزلت کو بڑھاتی ہے قانع سب ہمجنسوں میں سرفراز و ذی عزت متصور کیا جاتا ہے۔ آدمی کی قناعت ایک جوہر ہے۔ اس سبب سے حکماء نے اس کو پسند کیا ہے چنانچہ **بیت**

گنج اختیار لقمان است ہر کہ صبر نیست حکمت نیست

قناعت کے معنے خدا کے دیئے ہوئے پر راضی ہونا اور زیادہ طلبی نہ کرنا قانع سے خدا بھی راضی رہتا ہے۔ طامع کو ہمیشہ بمقابلہ عزت کے ذلت حاصل ہوتی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ شعار طمع کو آب صبر و قناعت سے فرد کرے بہر حال خدا کا شکر بجالاوے ؎

قناعت بہر حال اولیٰ تر است قناعت کند ہر کہ نیک اختر است

زیادہ والدعا۔ فقط

جواب - قبلہ دین و دنیا جناب چچا صاحب واقعی طمع ایسی نابکار چیز ہے کہ بڑے سے بڑے

ہوشیار آدمی کو خطرہ میں ڈال دیتی ہے اور جانوروں کو دام میں پھنسا دیتی ہے۔ بیت
بدوز طمع دیدۂ وہوشمند :. درآرد طمع مرغ و ماہی بہ بند۔ یہ حرص ملعون ہر سود و زیاں پیچ ہے
سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے　　　　کون پھرتا ہے یہ مردار لئے پھرتی ہے
لیکن طمع سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ہوتا وہی ہے جو مقسوم میں مرقوم ہے۔ انشاءاللہ عنقریب
خدمت شریف میں حاضر ہوتا ہوں۔ فقط

سوال ۔ قدردان بیکساں جناب پھوپھا صاحب دام کرمہٗ۔ آج کل قاسم علی خاں کا ایسا
پتلا حال ہو رہا ہے۔ کہ جسکو لوگ دیکھ کر ہمہ تن حیران ہو رہے ہیں افسوس کسی زمانہ
میں ان کے اقبال کی دھوم مچ رہی تھی اب ان کی نسبت کچھ کہا ہی نہیں جاتا سخت
تکلیف میں ہیں یہ تمام چانڈو اور افیون کے استعمال کرنے کا نتیجہ ہے۔ چونکہ ان دنوں وہ
تنگدستی کی وجہ سے نہایت پریشان ہیں۔ اگر آپ کے ذریعہ سے روزگار اُن کا ہو سکے تو بشرط
اجازت خدمت فیض درجت میں روانہ کئے جائیں۔ فقط

جواب ۔ برخوردار نور الابصار تمہارے نامۂ سعادت آگین سے ہم کو تسکین ہوئی حقیقت
ہیں جو کوئی ستیاناسی افیون و کینے چانڈو و مدھک کا استعمال رکھتا ہے وہ کمبخت ہوجاتا
ہے۔ اور اس پر نحوست سایۂ افگن ہوتی ہے۔ کہ چند ہی روز میں دنیا مافیہا کی کچھ
بھی اُسے خبر نہیں رہتی کئی سال ہوئے کہ قاسم علی خاں ہمارے پاس
آئے تھے ایک روز آٹھ بجے شب کو بحالت پینک آرام کرسی پر منہ پھیلائے بڑے تھے
ناگاہ ایک جانب سے گرگٹ کرسی پر چڑھ آیا۔ پھرتا پھرتا ان کے منہ میں داخل ہوگیا
جب ان کو ذرا سرسراہٹ معلوم ہوئی تو کچھ کھانے کی چیز سمجھ کر اُسے نگل گئے اور شب
بھر سوئے رہے کیا خوب ؎

چڑھی جو شیخ کو افیون تو دانہ تسبیح　　　　سمجھ کے لاچی دانہ تمام ٹھونگ گیا

اللہ رے طوفان ہوشیاری جب صبح کو بیدار ہوئے تو درد شکم کی شکایت ہم سے کی
ہم نے ہسپتال بھجوا دیا۔ ڈاکٹر نے ان کے شکم کی عجیب حالت دیکھ کر ایسی سریع
التاثیر دوا دی کہ استفراغ و اسہال شروع ہو گئے۔ کچھ دن چڑھے مرا ہوا

گرگٹ دوسرے راستہ سے نکل گیا - پھر وہ صحیح سلامت چاک و چوبند ویسے کے ویسے ہو گئے بے غیرت زندگی تھی - کہ بچ گئے - توبہ توبہ معاذاللہ بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے میں تو ایسی زیست پر خودکشی کو ترجیح دیتا ہوں جب ان کی ایسی حالت ہے - تو ان سے روزگار کیا خاک ہوگا ان کا یہاں پر آنا کچھ ضروری نہیں -

سوال - کرم فرمائے برحال برادران جناب بھائی صاحب دام افضالہٗ برخوردار عبدالمجید خاں بوجہ فہمید طبعی و زور بلوغت اپنی کے میرے کہنے پر باوصف فہمائش مناسب کچھ خیال نہیں کرتا بلکہ گفتگو مخالفانہ و کلمات گستاخانہ سے پیش آتا ہے - لہذا بحالت مجبوری ملتمس ہوں کہ آپ بذریعہ تحریر اس کو ایسی تنبیہہ فرمائیں کہ آئندہ کو فدوی کا کہنا سُنے اور کسی معاملہ میں خلل انداز نہ ہو - فقط

جواب - عقل کے دشمن برادر دہومن - خط تمہارا آیا مضمون اس کا معلوم ہوا گو لکھنا تمہارا کسی قدر صحیح ہو - لیکن جب غور کیا جاتا ہے - تو ہر ایک کے حق میں چراغ کے نیچے اندھیرے کا مضمون تمہارے ہی اوپر صادق آتا ہے - دوسروں کو پند و وعظ کر دینے میں کچھ ہینگ پھٹکری نہیں لگتی مگر اپنے نفس پر بھی تو ان کو عمل کرنا چاہئے نہ یہ کہ خود فضیحت دوسروں کو نصیحت کچھ تم بچہ تو ہو ہی نہیں کہ جو نیک و بد میں تمیز نہ کر سکو - اب زیادہ تمہارے حقیقت کے لکھنے سے قلم مارے شرم کے رُک گیا - پس عبدالمجید خاں کی کچھ خطا نہیں سراسر تمہاری ہی نافہمی و کوتاہ اندیشی کا سبب ہے - بشر وہ ہے جو شرنیز بُرے کاموں سے بچے حالانکہ کئی بار سمجھا چکا ہوں اِلّا ہماری تحریر تمہارے سامنے ایسی ہے جیسے اندھے کو آئینہ - فقط -

سوال - قدر افزائے برادران سلمہ الرحمٰن وزیر خاں کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب بھائی صوبہ دار خاں اکثر اوقات الفاظ نامناسب میری شان میں فرمایا کرتے ہیں کیوں صاحب مجھ سے ایسی کونسی خطا ہوئی کہ جناب موصوف کلمات نالائم سے میرا ذکر کیا کرتے ہیں - جیسے ہم چھوٹے بھائیوں کی انہوں نے پرستی کی وہ تو ظاہر ہے اس پر طرہ یہ کناس و نارہ نالا گو وگدھا مجھ کو بناتے ہیں اس کا کیا سبب ہے ایما فرمائیے - فقط

جواب - عزیز از جان برادر واحد علی خاں۔ تم نے اپنے خط میں بلا تحقیق جو مضمون بھائی صوبہ دار خاں صاحب کی شان میں لکھا ہے۔ اس کے پڑھنے سے ہم کو سخت افسوس ہوا آئندہ کو بلا اطمینان صحت اس قسم کی باتیں تحریر نہ کیا کرو کیونکہ وزیر خاں اپنے خطوں میں اس طرح کے مضمون لکھ کر تم کو لڑوا کر تماشا دیکھنا چاہتا ہے۔ بھائی صاحب موصوف کی نسبت جو خلاف تہذیب گفتگو کرنے کا حال لکھا ہے۔ محض غلط ہے کیا صاحب ممدوح بچے ہیں جو ان کو کسی کے حفظ مراتب کا خیال نہیں تم کبھی ان کی زبان سے الفاظ ناشائستہ کے نکلنے کا گمان نہ کرنا۔ فقط

سوال - بھائی صاحب مکرم بندہ۔ جناب ماموں حاکم علی خاں صاحب نے فدوی کو طلب فرمایا ہے۔ مگر بدون خرچ جا نہیں سکتا اگر آپ مبلغ پچاس روپیہ مرحمت فرما دیں تو بندہ پارچہ وغیرہ سے اپنی حیثیت درست کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہو۔ فقط

جواب - اے دروغ گو دزد خو ہم نے تمہاری عادت کبھی لائق ستائش نہ دیکھی نہ سنی یہ تو ہم پہلے سے ہی جانتے ہیں۔ کہ تم اکثر گھر کی چیزیں بچا بغل میں دبا اونے پونے بیچ کر کبوتر بازی میں صرف کر ڈالتے ہو۔ اب تم نے جھوٹ بولنا بھی اختیار کیا کیوں کہ ماموں حاکم علی خاں صاحب کو تھوڑی طلبی سے صاف انکار ہے۔ چنانچہ ان کا خط بجنسہ ارسال ہے۔ اے عزیز جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے۔ آدمی کو بے اعتبار و بے وقار کر دیتا ہے۔ اگر انسان کی بات ایک بھی جھوٹ ثابت ہو جاتی ہے پھر وہ سچ بھی کہے تو بھی اسے سب جھوٹ سمجھ کر یقین نہیں لاتے اور چوری کی عادت قطع نظر گناہ عظیم کے خلق میں بے آبرو و ذلیل و خوار کر دیتی ہے۔ اب تم ہمارے پاس چلے آؤ علم جو ایک عمدہ وسیلہ عزت و ترقی کا ہے۔ حاصل کرو تا وقتیکہ تمہاری مزاج کی صلاحیت نہ ہوگی تب تک خیالات واہیات تمہاری طبیعت سے دور نہ ہوں گے جب تم علم سیکھ لو گے تو نیک و بد کی تمیز ہو جائے گی۔ فقط

سوال - بھائیوں کے مددگار بھائی صاحب صوبہ دار سلمہ الغفار بعد تسلیم بصد تعظیم ملتمس ہے ان دنوں برادر واحد علی خاں ایسی ایسی بلاؤں میں گرفتار ہو گیا ہے کہ

جس کا انجام سوائے مفلسی و تباہی کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا حالانکہ میں نے ہر چند نصیحت کی مگر بجز امور واہیات کے کبھی شائستہ کام کی طرف خیال نہیں کرتا شاید آپ کے لکھنے حرکات لایعنی سے باز آکر نیک روشنی اختیار کرے۔ فقط

جواب - ذی شعور برادر عبد الغفور خط تمہارا آیا موجب کیفیت کا ہوا۔ جب تمہاری نصیحت کا اثر واحد علی خاں کی طبیعت نا تربیت پر کچھ اثر نہ ہوا۔ تو ممکن نہیں کہ ہمارے لکھنے پر وہ حیوان پیرایہ انسانیت میں ہو کر مہذب ہو جائے۔ ع

تربیت نا اہل را چو گردگاں بر گنبد است :. درحالیکہ وہ اپنی بھلائی برائی کی خود تمیز نہیں کر سکتا تو کہنا فضول ہے دوشنبہ کے روز شیخ الاسلام کو سرسام ہوا ادھر ادھر حکیم کی تلاش ہوئی حکیم کا وجود تو غیر موجود تھا لیکن ایک پنڈت جی خبر سنکر نعلین جو جی پر کھٹ کھٹ کرتے ہوئے آپہنچے نبض دیکھ کر کہا کہ سیت یارت ہے۔ اسی وقت مریض کو سونٹھ وپیپل اجوائن پلا کر اس پر ایک بھاری لحاف ڈال کر دو تین آدمی سے کہا کہ اس کو خوب دباؤ تاکہ ہوا نہ جائے۔ تھوڑی دیر میں جو کھولا تو دیکھتے ہیں کہ طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ یہ حال دیکھ کر وارث اس کے رونے لگے پنڈت جی دھوتی کھجلاتے رام رام کرتے چلے۔ لوگوں نے کہا کہ کیوں جی یہ کیا ہوا۔ اس وقت پنڈت جی نے فرمایا کہ السہین ہوت ہے۔ یا ایہہ کھیت یا اوہ کھیت یعنے اس طرف یا اُس طرف وہ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ چند پنڈتوں نا تجربہ کاروں کے علاج سے اپنی جان عزیز کو ضائع کرتے ہیں۔ جس بیمار کو اپنی زندگی عزیز و تندرستی منظور ہو۔ وہ ہرگز ان سے علاج نہ کرائے۔ فقط

سوال - جان پدر عرصہ سے تمہارا خط نہیں آیا اس کا کیا سبب ہے۔ لازم ہے کہ اپنی خیریت و نیز دیگر کیفیت سے جلد مطلع کرو۔ پرسوں شب کو حسب معمول ہم کمرہ میں سوئے ہوئے تھے یکایک اس میں آگ لگ گئی۔ لیکن خوش قسمتی سے بہت جلد آگ کا لگنا ظاہر ہو گیا۔ شعلے بجھا دیئے گئے خدا کے فضل سے کچھ نقصان نہ ہوا۔ فقط

جواب - قبلہ کونین دام مجدکم مفخر نامہ صادر ہوا۔ سرفراز فرمایا۔ حق سبحانہٗ تعالےٰ ذات بابرکات کو ہمیشہ صحیح و سالم رکھے یہاں خدا کے فضل و کرم سے ہر طرح امن و امان ہے مگر اطراف دیہات میں اکثر جگہ ہیضہ نمودار ہے جس کے باعث ہزاروں آدمی ضائع ہوئے بہت سے گھر بے چراغ ہو گئے فدوی بھی عارضہ بخار میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اب تین چار روز سے کسی قدر افاقہ ہے۔ لیکن تھیدستی کی وجہ سے گھر میں فاقہ ہے۔ فقط

سوال - فیض اکتساب جناب ماموں ہمیسر خاں صاحب افواہاً سُنا گیا ہے کہ جناب ماموں حاکم علی خاں صاحب کے دشمنوں کا مزاج چندروز سے ازحد ناساز ہے اس خبر کے سننے سے فدوی و جناب ممدوح کے احباب نہایت مضطر و الم ناک ہیں۔ الّا جائے تعجب ہے کہ آپ نے باوصف قیام فاصلہ چالیس کوس کے ان کی کچھ کیفیت ارقام نہ فرمائی امید کہ جلد آگاہی بخشیئے شافی حقیقی جناب معظم الیہ کو شفا عطا فرما کے ہم وابستگان دولت کو خوشی نصیب کرے آمین۔ فقط

جواب - برخوردار ستودہ افعال جیتے رہو۔ تمہارے خط کے پہنچتے ہی میں بازیورہ گیا بھائی حاکم علی خاں صاحب کو صحیح و تندرست پایا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ ان دنوں وہ کسی بیماری میں مبتلا نہیں ہوئے یہ افواہ محض غلط ہے۔ شاید صاحب موصوف کی کسی حاسد نے یہ جھوٹی خبر اڑائی ہے۔ خدا اُن کے خیرخواہوں کا بول بالا و بدخواہوں کا منہ کالا کرے۔ تم اس خط کا مضمون صاحب محتشم الیہ کے دوستوں کو سُنا کر تسلی دو۔ فقط

سوال - خالو صاحب امید گاہ بیکساں فدوی دس بارہ روز سے سوزش معدہ کی بیماری میں مبتلا ہے ہر چند علاج یونانی کیا لیکن صورت صحت رونما نہ ہوئی بلکہ ترقی ہے۔ دو روز سے اسہال خونی و قے جاری ہے اب میں یہاں کے طبیبوں سے مایوس العلاج ہو کے ملتمس ہوں کہ اگر وہاں پر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہوشیار و تجربہ کار ہو تو اُس کو اپنے ہمراہ لے کر جلد تشریف لائیے۔ فقط

جواب - برخوردار نیک اطوار زاد اللہ عمرہٗ بعد دعائے صحت جسمی واضح ہو میں تمہاری

بیماری کی خبر سُنکر گیا۔ میرے دوست حکیم امین اللہ صاحب جو علاج یونانی وفن ڈاکٹری میں عدیم المثال ہیں حتی المقدور تمہارے مرض کے علاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے گو تقدیر کے آگے تدبیر پیش نہیں جاتی مگر شافی مطلق کے فضل وکرم سے امید قوی ہے۔ کہ ان کے علاج مسیحائی سے تم کو صحت کلی ہو جائے گی انشاء اللہ اُن کو اپنے ہمراہ لیکر جمعہ کے روز تمہارے پاس پہنچوں گا۔ اطمینان رکھو۔ فقط

سوال - برخوردار سعادت توام خوش رہو۔ تمہارے خط کے نہ آنے سے رات دن ہم کو فکر رہتا ہے۔ بمقتضائے دانشمندی یہ ہے۔ کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ اپنی خیر وعافیت سے ہمارے دل کو تسکین دیتے رہو۔ ان دنوں بیماری تپ ولرزہ کا یہاں بڑا زور وشور ہے کوئی گھر بیماری سے خالی نہیں۔ جس شخص کو بخار چڑھتا ہے۔ پھر اترنے کا نام نہیں لیتا جس کے صدمہ سے ہر روز دو تین واقع ضرور ہو جاتے ہیں۔ طبیبوں وعطاروں کی خوب چاندی ہو رہی ہے۔ ان کو اپنے مطلب سے غرض ہے۔ دوائیں ایسی کہنہ سڑی ہوئی کہ جن سے بجائے فائدے کے ضرر ہوتا ہے۔ جس قسم کا شربت یا عرق چاہو۔ ایک ہی بوتل وشیشہ سے یہ بے رحم لوگ الٹ دیتے ہیں۔ خدا ہی اپنا فضل کرے تو کرے ورنہ طبیب وعطار تو بے طرح ہاتھ دھو کر درپئے بربادی بیماری کے ہوئے ہیں۔ فقط۔

جواب - قبلۂ من دام افضالہٗ۔ یہ کمترین حمید پور گیا تھا۔ کل واپس آیا ہے اس وجہ سے مرسولی عرائض میں توقف ہوا۔ خدا کے فضل وکرم سے امسال ضلع ہذا میں بیماری کی طرف سے اس وقت تک امن وامان ہے۔ فصل موجودہ کی حالت اچھی ہے۔ باجرہ کے جلد ہو جانے سے غربا کا کام چل پڑا ہے عنقریب اور غلہ بھی تیار ہو کے درو ہونے والا ہے۔ گرانی کسی قدر مبدل بہ ارزانی ہو گئی ہے۔ فقط

سوال - مکرم معظم بندہ جناب چچا صاحب میں دو برس سے عارضہ برص میں مبتلا ہوں ابتدائے مرض سے اس وقت تک اس قدر ادویات مناسبہ کا استعمال کیا کہ جسکا درج

ہونا سطح کا ہر گنجائش نہیں رکھتا الا کچھ فائدہ نہ ہوا چونکہ زندگی زندگی کا لطف تندرستی پر موقوف
ہے۔ اس لئے بوجہ عارضہ لاحقہ اس وقت زیست اپنی مجھ کو نہایت تلخ معلوم ہوتی ہے
اگر وہاں پر کوئی ڈاکٹر یا طبیب اس مرض خبیثہ کا علاج کر سکتا ہو تو آگاہی بخشئے۔

جواب۔ نور نظر لخت جگر زاد اللہ عمرہٗ خط تمہارا آیا۔ تمہاری بیماری کی خبر نے ہمارے
دل کو دردناک کیا۔ واقعی جب انسان کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو اس وقت کی
زندگی اسے تلخ معلوم ہوتی ہے لاکن اللہ جل شانہٗ نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان
کی ہر بیماری کے دفعیہ کے واسطے ادویات پیدا کی ہیں۔ اگر انسان اپنی حالت پر نظر
رکھ کے ان کے استعمال سے بیماری کا دفعیہ کرتا ہے تو ممکن ہے کہ اپنی زندگی کا بہت سا
حصہ و تندرستی میں بسر کرے سو میرے عنایت فرما حکیم فتح الرحمن صاحب کہ انکے پاس
ہر مرض کی عمدہ سے عمدہ دوائیاں موجود ہیں بمبئی و مدراس و دیگر ممالک میں قبیح و خوفناک
مرضوں کا علاج کر کے بہت سے سرٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں۔ یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ میں امید کرتا
ہوں کہ ان کے ایک دو نسخہ مجرب سریع التاثیر سے عارضہ برص خواہ کئی برس کا ہو دفع ہو جائے
گا تم یہاں آ کر علاج کرواؤ۔ فقط

سوال۔ ذخیرۂ سعادت و اقبال نبیرہ محمد کمال خوشحال رہو آج زبانی سبحانی معلوم
ہوا کہ تم بعارضہ بخار بیمار رہو اس خبر کے سننے سے یہاں سب صغار و کبار مبتلائے پریشانی
ہیں، ہر چند چاہا کہ وہاں پہنچ کر تم کو دیکھوں، لیکن ضعیفی مانع ہوئی۔ تمہارے دیدار کی
امید میں نیم جان باقی ہے۔ تم اپنی طبیعت کا حال جلد لکھو۔ چونکہ بیماری میں آب ہوا
تبدیل ہونا نہایت مناسب ہے۔ جس طرح ممکن ہو رخصت لے کر آؤ قطع نظر تبدیل آب و
ہوا کے بفضل باری علاج بیماری یہاں خاطر خواہ ہو گا۔ خط ٹکٹی و پوسٹ کارڈ کے تلف
ہونے کا احتمال ہے۔ اس لئے ہمارا یہ خیال ہے کہ خط بیرنگ بھیجو۔ فقط۔

جواب۔ قبلہ مرادات دو جہانی جناب دادا صاحب مدظلہ العالی۔ بعد تقدیم مراتب عرض
پرداز ہے۔ کہ واقعی کمترین عارضہ بخار میں ایسا بیمار ہوا تھا۔ کہ طاقت ایک قلم نہ
رہی تھی۔ مگر اب خدا کے فضل سے تندرست و توانا ہے۔ اپنا حال محض اس

اس خیال سے نہیں لکھا تھا۔ کہ آپ کو تشویش ہوگی۔ فی الحال یہاں کا یہ حال ہے کہ جب
تحصیلدار کی جگہ فدوی قائم مقام تھا ان کا انتقال ہو گیا حاکم ضلع نے بندہ کی مستقلی
کے واسطے صدر میں رپورٹ بھیجی تھی وہاں سے ایک اور شخص مقرر ہو کے تحصیلداری پر
آ گئے ہیں۔ بدولت ترقی سے محروم رہا۔ فقط

سوال۔ فیض رسا در ماندگان جناب بھیا صاحب دام فیضہٗ بعد عجز و انکسار عرض
رساں ہے۔ کہ مدت سے کچھ خبر مزاج اقدس کی معلوم نہ ہوئی اُمید کہ آگاہی بخشیں تاکہ
رفع تردد ہو میں اپنی کیفیت کیا عرض کروں چھ مہینے سے خراب خستہ ہو رہا ہوں اس
امیدواری نے مجھ کو ایسا پریشان کر رکھا ہے۔ کہ کھانا پینا اچھا نہیں لگتا دس روز
ہوئے کہ بندہ نے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع سے اپنے روزگار کے واسطے
مکرر عرض کیا تھا۔ صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہم کو تمہارا خیال ہے۔ اطمینان رکھو
چونکہ مجھ کو امید کامیابی کی نظر نہیں آتی۔ اس لئے از بس انتشار ہے۔ آپ کی رائے کا
انتظار ہے۔ فقط۔

جواب۔ سرمایۂ سعادت عین انتظار میں خط تمہارا پہنچا حال معلوم ہوا۔ انگریزوں
کی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔ جس سے جو وعدہ کر لیتے ہیں۔ عند الموقع اس کو ضرور پورا
کرتے ہیں ہمارے نزدیک تمہارا وہاں پر رہنا فائدہ سے خالی نہیں۔ اَلرَّحمُ الرّاحمین
فضل کرے گا مستقل مزاجی سے امیدواری کرو۔ اس کی رحمت کے امیدوار رہو
وہ خود فرماتا ہے۔ لَا تَقنَطُوا مِن رَّحمَۃِ اللہِ۔ پھر گھبرانا کیا ہے۔ مشکلے نیست کہ آساں
نشود: مرد باید کہ ہراساں نشود۔ ان دنوں یہاں ہیضہ کے ہاتھ سے صدہا آدمی
ہلاک ہو کر زیر خاک ہو گئے۔ اور ہوتے جاتے ہیں۔ صبح سے شام و شام سے صبح تک رام
رام ست ہی غوغا کلمہ کی صدا ہے۔ خدا اپنی رحمت سے یہ زحمت جلد دور کرے
آمین۔ فقط

سوال۔ فیض بخشائے مستمندان جناب ماموں صاحب دام نوالہٗ مراسم اطاعت
بجا لا کر ملتمس ہے۔ یہ احقر عرصہ چار مہینے سے جناب صاحب مجسٹریٹ

بہادر ضلع کے دفتر میں بمدّ امیدواری کام کرتا ہے الّا شومی طالع مستقل تو درکنار کبھی قایم مقامی بھی نصیب نہ ہوئی وجہ اس کی یہ ہے کہ بڑے بڑے دیسی عہدہ دار جو جگہ خالی ہوتی ہے اپنے عزیز و اقارب کو مقرر کرا دیتے ہیں میں منہ دیکھتا رہ جاتا ہوں حالانکہ ان میں لیاقت خاک نہیں اور نہ گفتگو کرنے کا سلیقہ لیکن مربی بسیار و مربہ بجو رکا مضمون صادق آرہا ہے لیاقت کو کون پوچھتا ہے زر ہو یا وسیلہ اگر براہ کرم بذریعہ تحریر جناب صاحب مجسٹریٹ ضلع ہذا سے میرے بارہ میں سفارش فرما دیں تو بندہ کو اپنی کامیابی کی نسبت پوری پوری امید ہو جائے۔ فقط۔

جواب۔ برخوردار سعادت نشان۔ خط تمہارا آیا۔ بدریافت تمہارے خیر و عافیت کے ہمارے دل کو تسلی ہوئی۔ جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کی خدمت میں تمہارے روزگار کے واسطے ہم نے تحریری سفارش کر دی ہے۔ ان کی قدردانی سے امید قوی ہے کہ تمہاری لیاقت کے موافق ضرور کامیاب کریں گے تم بعد نماز پنجگانہ بدرگاہ مجیب الدعوات یہ ابیات بھی ضرور پڑھا کرو۔

یارب تری جناب میں ہرگز کمی نہیں	تجھ سا جہان کے بیچ تو کوئی غنی نہیں
جو کچھ کہ خوبیاں ہیں تری ذات پاک میں	تیرے سوائے اور تو کوئی ولی نہیں
عاصی کی عرض تجھ سے ہے تو سُن ولی الغنی	اپنے فضل کے گنج سے تو کر مجھے غنی

سوال۔ قبلہ کونین مدظلہ العالی بعد ادائے مراسم نیاز عرض پرداز ہے کہ ان دنوں میں ... روپیہ ماہواری کی ایک جگہ اہلمدی خالی ہوئی تھی سو اس پر سررشتہ دار نے اپنے رشتہ دار کو مقرر کرا دیا۔ کمترین نے قطعہ درخواست اس مضمون کی حضور جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر میں گزرانی کہ حسب الارشاد یہ خاکسار سال بھر سے ملازموں کی مانند باُمید پرورش اس کچہری میں کام کرتا ہے۔ برسوں کے جائے خالی شدہ پر ایک شخص اجنبی کو جس نے کبھی اس عدالت میں امیدواری نہیں کی مقرر ہو گیا اور یہ غلام ارض محروم رہا چنانچہ مجسٹریٹ بہادر دام اقبالہٗ نے اسکو موقوف کر کے بندہ کی پرورش فرمائی

ہر چند سررشتہ وار وغیرہ نے اس کی بحالی کے واسطے دوا دوش کی الا کچھ شنوائی نہ ہوئی آخر مجبور ہو کر خاموش ہو رہے۔ سچ ہے جب خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔

کیا اصل ہے بندہ کی جو روزی دے گا   رازق ہے کوئی اور ہے دینے والا

جواب۔ جان پدر ستودہ سیر ساعت سعید میں تمہارا خط پہنچا بر سر روزگار ہونے کی خبر شنکر از حد دل کو بشاشت ہوئی۔ سبحان اللہ والحمد للہ عجب شان کبریائی ہے ہم شکریہ اس کا تہ دل سے ادا کرتے ہیں۔ اور اس صاحب مجسٹریٹ بہادر کی ہر روز ترقی کی دعا کرتے ہیں۔ کہ جنھوں نے خدمت اہلمدی پر تم کو مقرر کیا۔ اللہ تعالیٰ یوماً فیوماً تمہاری ترقی کرتا رہے اور جہاں تم کو رکھے با عزو وقار رکھے۔ سُنو تم اپنی کارگزاری سے اپنے حاکم کو خوش رکھنا اگرچہ وہ کتنا ہی منہ لگا دے۔ مگر اپنی حد سے آگے قدم نہ بڑھانا ہمیشہ اپنے کو نت نیا نوکر جاننا اس کے حکم کو ماننا اس کی مرضی کے تابع رہنا اپنی قدر کے موافق بات کرنا۔ بے پوچھے و بے محل دم نہ مارنا۔ فقط

سوال۔ اخی صاحب قبلۂ فدوی عرصہ سے متلاشی روزگار ہے اور چاہتا ہے کہ قریب کے اضلاع میں دستیاب ہو جائے لیکن یہاں اپنا ایسا ذریعہ نہیں کہ جس سے امید کامیابی کی ہو۔ آج بھائی ظفر علی خان صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب مسٹر یوس صاحب لفٹنٹ گورنر سابق کے بیٹے خدمت اجنٹی پر متعین ہو کر اندور تشریف لائے ہیں۔ گو ان کی ذات سے کامیابی کی امید قوی ہے لیکن دور دراز کے فاصلہ کی وجہ سے اس طرف کی جادہ پیمائی کو میری ہمت نہیں پڑتی وسیلہ جمیلہ بھی ملا تو تقادیر سے دور ملا۔ فقط

جواب۔ اے میرے پیارے بھائی۔ جو کوئی ہمت کے برق یا گھوڑے پر سوار ہووے پھر بھلا اس کو نزدیک اور دور کیا ڈر ہے۔ اور جس نے چارپائی پشت حوصلگی پر پشت لگا تکیہ بے ہمتی کا نیچے سر کے رکھا اس سے کیا ہوتا ہے۔ یعنی جو شخص صفت ہمت و حوصلہ و استقلال سے موصوف ہوتا ہے۔ وہ اپنے ہر ایک خیال وارادیان بالعموم کامیاب ہو نکلتا ہے۔ اور جو ہمت وحوصلہ

میں کم ہوتا ہے۔ وہ اپنے مطلب سے محروم رہ جاتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ جب
کسی کام کو شروع کرے تو اخیر درجہ تک ہمت و حوصلہ کو نہ ہارے جہاں تک ہو
اپنے عزم کو محکم بناتا جائے جس آدمی کا وقت مضبوط ہے اس کے کام بھی بڑی استواری
سے انجام پذیر ہوتے ہیں سچ ہے ؎

طے ہی ہو جاتا ہے کیسا مرحلہ دشوار ہو   چلتے چلتے ہوتی ہے نزدیک منزل دور کی

اب تم اندور جاؤ نزدیک دور کا خیال نہ کرو۔ فقط

سوال۔ برخوردار محمود ہم نے اس معاملہ کی تحریر سے اپنے قلم کو روکنا چاہا۔ مگر بجوش
ہمدردی اس وجہ سے رک نہ سکا کہ خدا کے فضل و کرم سے تم سیاق و سباق خوب
جانتے ہو۔ مگر حیرت اس بات کی ہے۔ کہ تم چست و چالاک ہوشیار دور اندیش کیوں نہیں
تم کو خبر نہیں کہ معاش کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ آسودگی کے سامان کیوں کر میسر آتے
ہیں۔ گھر بیٹھے آسودگی سے ہو تمہارا تو یہ اصول ہے بلاؤ نہ چلاؤ مجھے بیٹھے کھلاؤ۔ یہ بالکل
بے ہمتی ہے۔ افسوس تم اپنی عمر ناحق برباد کرتے ہو۔ اگر عقل رکھتے ہو۔ تدبیر
کے زور سے حسن معاش کا سلسلہ نکالو۔ بہبودی و برتری کی فکر کرو نہ یہ کہ کاہل و
سست بن کر چارپائی پر پڑے ہوئے جھولہ کی طرف ٹکٹکی لگائے روٹیوں
کی آس کیا کرو۔ اس کو تو کوئی بھی پسند نہ کرے گا۔ اب تم گھر سے باہر نکلو روزگار
کرو تاکہ تمہاری زندگی کے دن چین و اطمینان سے بسر ہوں اور افلاسگی دور
کرو۔ تمہارے دامن سے جھڑ جائے۔ فقط

جواب۔ عموی قبلہ صاحب ویسے تو کیفیت ہے۔ مرتبہ ہر ایک شخص کا جدا جدا قسمت
جدا جدا ہے نصیبا جدا جدا اگرچہ میں اپنے آسودہ ہو جانے کے ڈھنگ و روزگار پیدا
کرنے کی پوری لیاقت رکھتا ہوں۔ الا خالی ہاتھ کیا کروں کدھر جاؤں ایسی حالت
میں گھر سے باہر جا کے بھیک مانگوں۔ ہاں پارچہ وغیرہ سے میری حیثیت سے درست
کر دیجئے و خرچ کرنے کو دو سو روپیہ دیجئے تو البتہ اس وقت بندہ کی اولوالعزمی
و ہوشیاری دیکھ لیجئے زیادہ حد ادب۔ فقط

سوال۔ چچا صاحب امیدگاہ دوجہاں دام افضالکم۔ جناب مسٹر کیڈل صاحب بہادر کمشنر نے عہدۂ نائب تحصیلداری پر اس وعدہ کے ساتھ تقرر فرمایا تھا کہ تم جلد تحصیلدار کیا جائے گا۔ چنانچہ فدوی کو نائب تحصیلدار ہو کر چھ مہینے ہوئے ہنوز صورت ترقی رونما نہ ہوئی اس لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ روزگار حاصلہ کو ترک کر کے حیدرآباد دکن چلا جاؤں غالباً وہاں بمقابلہ اس روزگار کے جو سردست مجھ کو حاصل ہے بدرجہا بہتر دستیاب ہو جائے گا۔ فقط

جواب۔ میری جان سنو انسان کے دن برے آتے ہیں۔ تو وہ نکمی بات سوچا کرتا ہے۔ دیکھو صدہا آدمی سیاق و سباق میں ہوشیار بتلاش روزگار جوتیاں چٹخاتے خاک پھانکتے پھرتے ہیں مڈل پاس والے کو کوئی پاس بھی نہیں آنے دیتا بطفیل مسٹر کیڈل بلا پاس عہدۂ نائب تحصیلداری تم کو مل گیا۔ تمہارے نزدیک روزگار ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے ساون کے اندھے کو سبزی تمہارا اکدھر خیال ہے۔ اس زمانہ میں پانچ روپیہ کا روزگار ملنا محال ہے۔ پھر کون پرسان حال ہے۔ انسان کو بعد ترک روزگار افسوس آتا ہے۔ ہائے میں نے کیا کیا سچ ہے کہ قدر نعمت بعد زوال ہے۔ پہلے پہل میں آٹھ روپیہ ماہوار کا نوکر ہوا تھا۔ اب بفضلہ تعالیٰ درجہ اعلیٰ کا صدر اعلیٰ ہوں زینہ بزینہ آدمی بام مراد پر بآسانی چڑھ سکتا ہے پروردگار عالم نے گوش ہوش و عقل تیز تم کو عطا کیا ہے۔ پس مقتضائے دانائی یہی ہے۔ کہ ہرگز اپنی جگہ جنبش نہ کرو نیک چلنی کے ساتھ کارگذار بنو تحصیلداری کا امتحان دو یاد رکھو۔ کہ جو کچھ کاتب مقسوم نے صفحۂ تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ اس میں کمی و بیشی کم ممکن نہیں۔ دنیا میں کوئی کسی کا درست نہیں ہوتا ہر وقت ہماری یہ دعا ہے کہ خدا سوا اپنے تم کو کسی کا محتاج نہ کرے۔ فقط

سوال۔ قبلہ من ہمارے خداوندنعمت مہربان حاکم جناب محمد علی بخش خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع ہذا سے باندہ کو تبدیل ہو گئے۔ اُن کی تبدیلی سے ہر ایک خاص و عام کو سخت رنج ہے حقیقت میں ایسے حاکم غریب پرور عادل و خلیق متحمل و فہیم بہمہ صفت موصوف

کا بدل جانا اس ضلع کے باشندوں کی بد نصیبی پر دال ہے۔ زہے نصیب اس ضلع کی رعیت کے کہ جن کے سر پر ایسے نیک نیت و رحیم المزاج منصف افسر کا دست شفقت ہوا اطلاعاً عرض کیا۔ فقط

جواب - فرزند نیکوکار۔ عرصہ کے بعد خط تمہارا پہنچا اپنے ضلع سے جناب محمد علی خاں صاحب کا تبدیل ہو جانا موجب کمال ملال کا ہوا۔ واقعی ایسے آدمی دنیا میں کہاں ہیں۔ چھوٹے بڑے ان کے ثنا خواں ہیں۔ سچ ہے حاکم منصف بھی خداوند کریم کی ایک بڑی عطا ہے۔ جس جگہ حاکم منصف و رعایا پرور ہو۔ وہاں کی رعایا کیوں نہ خوش و فرخندہ بخت ہو۔ حاکم جملہ رعایا کا نگراں ہوتا ہے۔ جب رعیت پر حاکم کی نگرانی و مہربانی ہو گی تو کوئی موذی یا مردم آزار رعایا کی طرف چشم بد سے نہ دیکھ سکے گا رعایا ایسے حاکم کے سایہ میں امن وامان سے رہ کر دعائے نیک دے گی جناب ممدوح کی جگہ کون صاحب کہاں سے تبدیل ہو کر آتے ہیں۔ اطلاع دو۔ فقط

سوال - مکرم بندہ جناب خالو صاحب رحیم بخش خاں تھانہ دار کو ایک لاوارث لڑکے کی ماں کا پتہ چلانے میں کہ بر سر راہ پڑا ہوا تھا حکم ہوا۔ حضرت پولیس کی چالاکیاں یا اللہ پناہ کہ اپنی سرخروئی و نیک نامی کے لئے ایک عورت کو جھوٹ موٹ تعلیم دے دلوا کر صاحب مجسٹریٹ کے روبرو پیش کر دیا۔ اس نے اس کی ماں ہونے کا اقبال کر لیا لیکن اس کے شرح کلام سے جھوٹا اقبال کرنا پایا گیا۔ اسی علت میں بیچاری مصیبت ماری گرفتار ہو گئی۔ جیل خانہ میں جاتے ہی عورت نے کل ماجرا سپرنٹنڈنٹ جیل سے بیان کیا۔ اس نے حاکم مجوزہ کو چٹھی لکھی اس پر از سر نو تحقیقات شروع ہوئی۔ عورت رہا کر دی گئی الا تھانہ دار کو لینے کے دینے پڑ گئے سچ ہے سہ

دغا جور و فریب و مکر افعال زوالت ہیں	یہ سب سے بدترین اطوار ذلت ہیں ضلالت ہیں
شرافت کو بشر کے سب یہ سامان لٹا ہیں۔	چہ دنیا چہ عقبیٰ ہر جگہ وجہ ملالت ہیں

جواب - برخوردار سعادت نشان تمہارے خط کے آنے سے رحیم بخش خاں تھانہ دار کا حال معلوم ہوا گو پہلے افعال بد کی چاشنی شیریں معلوم ہوتی ہے۔ مگر پیچھے تو زہر سے بھی زیادہ کڑوی

لگتی ہے. جو دغا فریب کے دام اوروں کے واسطے بچھاتے ہیں آخر خود ہی اس میں پھنس جاتے ہیں ؎

دغا مکر و فریب جو دنیا میں کرتے ہیں　　بڑا انجام ہوتا ہے بڑی حالت میں مرتے ہیں
ہزار افسوس خود بار گناہ سر پر جو دھرتے ہیں　　خدا سے کیوں نہیں پہلے ہی یہ کمبخت ڈرتے ہیں

سوال - میرے مخدوم جناب پھوپھا صاحب ہمیشہ ہو جیو بزرگی آپ کی فدوی تین برس سے محکمہ پولیس میں کام کرتا ہے. اس محکمہ کی نوکری پر نفرین ہے کیوں کہ اس کا ملازم بجز امور واہیات کبھی شائستہ کام کی طرف خیال نہیں کرتا نہ دنیا میں نیک نام نہ عاقبت میں سرخرو جو ہیں سو اس کے دشمن ہیں. دوست اس کا کوئی نہیں اس لئے میں اس نوکری سے علیحدہ ہونا چاہتا ہوں بشرطیکہ آپ کے توسل سے خدمت مالی مل جائے. فقط

جواب - برخوردار شائستہ افعال مجھکو اس میں خامہ فرسائی کرنا چنداں ضرور نہیں کیونکہ یہ بات بخوبی اظہر من الشمس ہے کہ محکمہ پولیس ایک ایسا محکمہ ہے. کہ اس کے ملازمین سے ہر کوئی خواہ مخواہ خصومت رکھتا ہے و پولیس کا کام حسب دفعہ ۲۳ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء یہ قرار دیا گیا ہے. کہ مخلوق کے جان و مال کی حفاظت کرے. ملزمان کو ماخوذ کر کے عدالت میں لے جا کر اخیر حکم تک پیروی مقدمہ کی بطور مدعی کرتا رہے بھلا جس کو اہالیان پولیس کی علت یا جرم میں گرفتار کریں گے وہ کب ملازم پولیس کا دوست ہوگا. اگر شخص ملزم قید ہوا. تو اس کے لواحق اس ماخوذ کنندہ کے ناحق خون کے پیاسے ہوں گے. اور ہمیشہ اس تاک میں لگے رہیں گے کہ کسی نہ کسی سبب سے اس کو آفت میں ڈالیں. بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے. کہ عند الموقع تہمت لگا کے عدالت تک بدنام کر دیتے ہیں. خواہ وہ ملازم کیسا ہی دیانتدار و نیک کردار کیوں نہ ہو میرا مطلب یہ نہیں ہے. کہ کل ملازمان پولیس ایماندار و نیک بخت نہیں البتہ سنگ دل حرام خور اور بدذات ضرور ہیں سر دست بیس روپیہ ماہوار کی خدمت الہمدی خالی ہے. اگر منظور ہو. جلد آؤ. ورنہ عدم منظوری سے بواپسی ڈاک اطلاع دو. فقط

سوال - ہم چھوٹوں کے سردار جناب بھائی محمد عنایت علی خان صاحب دام اقبالہ

نحیف خدمت شریف سے علیحدہ ہو کر تاریخ پندرہ دسمبر کو بریلی پہنچا اور جناب مسٹر کیڈل صاحب بہادر کمشنر سے ملا۔ مہربانی و اخلاق سے پیش آئے واقعی صاحب بہادر ممدوح خلق و مروت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے جس قدر اُن کی صفت ثنا کی جاوے تھوڑی ہے بہ نظر پرورش بندہ سے یہ فرمایا کہ تمہارے واسطے عہدہ تھانہ داری تجویز کیا جائے گا اب اس میں جیسا آپ کا ارشاد ہو عمل کیا جائے۔ فقط

جواب۔ سنو پیارے بھائی یہ تم کو معلوم ہے کہ میں ضلع جون پور میں تھانہ دار از روئے بیزاری عہدہ تھانہ داری سے دست برداری حاصل کی سو با اعتبار اپنے تجربہ کے بلا تامل یہ لکھتا ہوں۔ کہ تھانہ داری کا عہدہ نہایت بیہودہ ہے جور و ظلم اس کا شیوہ ہے۔ اہل کار پولیس بے رحم ستم کوش کی دوستی لائق اعتبار نہیں اس کی آؤ بھگت خاطر تواضع دام تزویر ہے۔ اس کا مشیر مخلوق کے نزدیک شریر و بے توقیر ہے۔ دوست اس کا تھوڑے ہی دن میں پا بہ زنجیر ہے۔ جرمانہ جیل خانہ قطع نظر اس کے اگر کوئی واردات سنگین اُس کے علاقہ میں ہو جائے۔ تو اپنے روزگار بچانے دنیز اپنے کو کار گذار ظاہر کرنے کے خیال سے خواہ مخواہ کسی بیچارہ ناکردہ گناہ کو تہمت لگا کے مجرم بنا کے جال وبال میں ایسا پھنساتا ہے کہ چھوٹنا محال ہو جاتا ہے ایسی ناجائز کارروائی سے اپنی کارگزاری نمایاں کرتا ہے۔ بمقابلہ اپنی طمع نفسانی کے کسی کی آبرو کی کچھ حقیقت ہی نہیں سمجھتا۔ پس عقلاً و شرفاً کے نزدیک بھوکا ننگا رہنا بھیک مانگنا پولیس کی نوکری سے بدرجہا بہتر ہے۔ انسان کو وہ روزگار کرنا چاہیئے۔ کہ جس میں نیک نامی کے ساتھ مشہور ہو۔ حاکم راضی و رعیت مشکور ہو۔ تم پولیس کی نوکری ہرگز قبول نہ کرنا ہاں اگر محکمہ مال یا دیوانی میں روزگار ملنے کی اُمید ہے تو وہاں قیام کرو۔ ورنہ چلے آؤ۔ کیوں کہ قیام بے سبب باعث زیر باری ہے۔ فقط

سوال۔ قبلہ فیض رسان جناب بھوپھا صاحب دام فیضہٗ کریم بخش خاں نے از راہ عداوت دو سو روپیہ کی جھوٹی نالش مجھ پر کی ہے۔ عدالت سے اطلاع نامہ میرے نام آیا ہے تاریخ

۲۷ ماہ نومبر سنہ رواں مقرر ہے۔ چونکہ کمتر ین کارروائی عدالت سے محض ناواقف اس لئے اس نالش کے دائرے سے نہایت پریشان ہے۔ آپ جلد تشریف لائیے تامل نہ فرمائیے۔ فقط

جواب۔ نور الابصار خط تمہارا آیا حقیقت مندرجہ معلوم ہوئی۔ اگر کسی کو کوئی واقع پیش آوے اور وہ اس کی وجہ سے پریشان و مغموم ہووے تو وہ لوگ اس کو مرد نہیں کہتے بلکہ بزدلہ مشہور کرتے ہیں۔ مرد وہی ہے۔ کہ جو حادثہ اس پہ پڑے ہرگز نہ گھبراوے دل اپنا مضبوط رکھے اور ایسی بات کا سوچ بچار کرے کہ جس سے اپنا کام سرانجام ہو۔ تم اس نالش ہونے کا کچھ فکر نہ کرو انشاء اللہ تاریخ مُعیّنہ سے پہلے ہی تمہارے پاس پہنچوں گا۔ فقط

سوال۔ بزرگ بندہ عرصہ سے نامہ والا صادر نہ ہوا۔ اس سبب سے طبیعت فدوی کی ازحد پریشان ہے۔ اُمید ہے کہ صحت وری مزاج مبارک سے مجھ کو اطلاع دیگر آگاہی بخشئے۔ ان دنوں یہاں گرمی کا وہ زور ہے۔ کہ الامان مخلوق خدا بارے گرمی کے گریبان کھولے ننگے سر ہاتھ میں پنکھا اُف اُف کرتی بیتاب پھرتی ہے۔ مگر قدرت خدا کہ باینہمہ رات کو پچھلے وقت وہ خنکی پڑتی ہے۔ کہ بے رضائی نیند نہیں آتی۔ فقط

جواب۔ برخوردار پسندیدہ اطوار عین انتظار میں تمہارے خط نے ہم کو خوش کیا یہاں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ لیکن گرمی کا زور شور دن بدن اور دم بدم ترقی پر ہے پھر اس آندھی و گرد و غبار کی مصیبت اگر باہر نکلو۔ خاک و دھول سے لت پت اور آنکھیں اندھی ہو جائیں۔ اندر بیٹھو۔ تو حبس سے دم فنا ہو خدا اس معیت کو دیکھو کب دور کرتا ہے سہ

دھوپ کی تپش رات کی گرمی ۔۔۔ کھا ڑیں جائیں ایسے لیل و نہار

سوال۔ خداوند نعمت جناب چچا صاحب دام افضالہٗ۔ اس سے پیشتر۔ قطعہ عریضہ خدمت شریف میں ارسال کیا تھا۔ اغلب کہ ملاحظہ قدس میں گذران ہو لیکن باوصف انتظار ہنوز جواب سے سرفراز نہ ہوا۔ امید کہ معافی بخشی جائے جمعہ کی شب سے لے کر چہار شنبہ کی صبح تک علاقہ ہذا میں اس کثرت سے بارش ہوئی۔ کہ تمام تختہ زمین پر پانی نظر آرہا ہے

مکان مسمار ہو گئے اپنا مکان سرق رویہ بھی منہدم ہو گیا اب اسکی مرمت میں آپکی توجہ درکار ہے۔ فقط

جواب۔ نور نظر پرکالہ جگر۔ واقعی تمہارا خط ہمارے پاس پہنچا تھا۔ لیکن بوجہ انکساری طبیعت اپنی کے جواب لکھنے سے مجبور رہا۔ اب بالفضلہ صحت کلی حاصل ہوئی سردست تین سو روپیہ بغرض مرمت مکان بذریعہ منی آرڈر مرسل ہیں ڈاک خانہ سے وصول کرکے رسید بھیجو اور جس قدر روپیہ کی ضرورت پڑے اطلاع دو پہلے اس دیار میں تمازت آفتاب کے زور سے اس قدر گرمی پڑتی تھی۔ کہ بندگان خدا توبہ توبہ کر اُٹھے تھے نہ دن آرام تھا نہ رات کو چین دوشنبہ کی شب کو بارش شروع ہوئی اس کے بعد کو اولے بقدر ایک ایک چھٹانک کے پڑے کہ جس سے خرمن ہائے فصل ربیع و بہاراںہ کو سخت نقصان پہنچا باقی خیریت ہے۔ فقط

سوال۔ ہمشیرہ زادہ بلند اقبال زاد اللہ قدرہٗ ایک مہینہ سے خط تمہارا نہیں آیا موجب تعویق کیا ہے۔ حیدرآباد کی آب و ہوا وغیرہ کیسی ہے مفصل اطلاع دو۔ یہاں چہارشنبہ کے روز پانچ بجے شام پہلے بڑے زور سے آندھی آئی پھر بارش کے ساتھ اولے پڑنے شروع ہوئے۔ جس سے ہزارہا جانور مر گئے۔ بازاروں میں پانی اس طرح جاری تھا۔ جیسے سیلاب۔ زراعت پختہ کا بڑا نقصان ہوا۔ کئی گاؤں کی زراعت تباہ ہو گئی۔ فقط

جواب۔ ملجائے ماندویان جناب ماموں صاحب حاکم علی خاں دام ظلکم۔ نامہ والا کے صادر ہونے سے بندہ کی عزت بڑھی۔ دیر رسی عرائض کی وجہ عدیم الفرصتی ہے حیدرآباد دکن کی زمین پہاڑی ہے۔ موسم معتدل نہ گرمی میں گرمی ہوتی ہے نہ سردی میں سردی شروع میں اساڑھ سے اخیر کاتک تک مختلف وقتوں پر بارش ہوتی ہے آب ہوا درجہ اوسط میں ہے اسباب معیشت سب اس جگہ موجود مگر گراں اب مجھے ہر مہینہ کی پہلی و پندرہ کو خط لکھا کریں میں انھیں تاریخوں کو آپ کی خدمت میں خط بھیجا کروں گا۔ فقط

سوال۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب اس دیار میں قحط کے آثار نمایاں ہو چکے تھے گرد دوڑتی تھی۔ ہوا تند چلتی تھی۔ بادل آتے تھے۔ ہوا کے مارے اُڑ جاتے تھے۔ جن لوگوں نے تخم ریزی اُمید موہوم پر کر دی تھی۔ وہ کھیتی ان کی جلی جاتی تھی۔ ہر شخص کے

دل میں ہراس تھا۔ زندگی سے ہر ایک بے آس تھا مہاجن لوگ جن کے یہاں غلہ بھرا ہوا تھا۔ بغلیں بجاتے تھے غربا ومسکین بیچارے خشکی دہور کے مارے مرے جاتے یکایک خدا نے فضل کیا کہ چہار شنبہ کی رات سے لیکر جمعہ کی شام تک ایسا لگاتار موسلا دھار مینہ برسا کہ جل تھل ایک ہو گیا۔ لوگ گھبرا اٹھے۔ دیکھئے آدمیوں کا بھی عجب حال ہے۔ ابھی تو کہہ رہے تھے۔ کہ ہائے بارش نہیں ہوتی۔ اتنے میں پکار اٹھے کہ خدایا بس کر جس قدر کھیتیاں پژمردہ ہو گئی تھیں وہ سب سرسبز ہو گئیں۔ مخلوق خدا کو از سر نو زندگی حاصل ہوئی ہے

ظفر احوال عالم کا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے
کہ کیا کیا رنگ اب یہاں ہیں کیا کیا پیشتر یہاں تھے

جواب۔ سرمایۂ سعادت مندی جیتے رہو۔ نامہ مسرت افزا پہنچا دل جمعی ہوئی اس دیار میں بھی ایسی بارش ہوئی کہ ہفتہ میں ایک وقت بھی آفتاب نے منہ سے نقاب برنہ اٹھایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کثرت بارش سے قصبہ ہذا ونیز چند دیہات کی زراعت بالکل غرق آب ہو گئی ہے۔ اکثر مکانات مسمار ہو گئے الا شکر ہے کہ جان کا زیان نہ ہوا ہفتہ کے بعد بارش موقوف ہوئی ورنہ بجائے رحمت کے زحمت ہو جاتی۔

سوال۔ مکرم معظم بندہ جناب چچا صاحب۔ ایام سراسر بہ پہنچے۔ ہنوز پارچہ سرمائی مرحمت نہ ہوا منگل کے روز دوپہر کو یکایک ابر سا ہو کر اندھیرا ہو گیا۔ اور اس بلا کی آندھی آئی کہ الٰہی توبہ اس وقت کی تاریکی میں رات دن کی تمیز نہ ہو سکتی تھی جب خاک وخاشاک آسمان پر چڑھ کر اندھیرا گھپ ہو گیا۔ فوراً بارش ہوئی شروع ہو گئی تین گھنٹہ تک خوب پانی برسا اس بے موقعہ طوفان آندھی وبارش سے غلہ وچارہ کا بہت نقصان ہوا۔ فقط

جواب۔ سراپا تمیز برخوردار عبد العزیز خط تمہارا پہنچکر منکشف کیفیت کا ہوا پارچہ سرمائی معرفت شیخ نگاہی بھیجتا ہوں۔ از روئے حرمت مرسولہ وصول کر کے رسید بھیجو تم حتی الامکان

صاف و نفیس پوشاک کے پہننے کی عادت رکھو۔ بود ارد میلے کپڑے کے پہننے سے محفوظ رہو۔ کیوں کہ اس سبب سے طبیعت مکدر ہو جاتی ہے۔ دماغ پریشان ہوتا ہے قسم قسم کی بیماریاں عود کرتی ہیں۔ صاف و سفید کپڑے کے پہننے سے عقل کو تیزی ذہن کو رسائی طبیعت کو تندرستی ہوتی ہے۔ مزاج میں نفاستِ آجاتی ہے طبیعت اعتدال کے ساتھ رہتی ہے۔ یکایک بیماری دامن گیر صحت ہونے نہیں پاتی۔ علاوہ اس کے خوش لباس آدمی مخلوق کی نگاہ میں معزز سمجھا جاتا ہے۔ فقط

سوال۔ امیدگاہ برادران جناب بھائی محمد عنایت علی خاں صاحب۔ دام ظلہ پندرہ ربیع الاول کو اس دیار میں خوب بارش ہوئی یہ یقین ہے۔ کہ جہاں سے اٹھارہ من غلہ پیدا ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ اب وہاں سے اکیس بائیس من غلہ بر آمد ہوگا۔ غلہ کا نرخ بھی بارہ سیر سے ساڑھے چودہ سیر تک ہوگیا ہے اگر باہر سے کوئی خریداری نہ آپڑی تو فصل کے ورود ہونے تک یقیناً بیس سیر ہو جائے گا۔ چونکہ آپ کو تشریف لے گئے ایک سال سے زیادہ ہوا۔ امید کہ تین چار مہینے کی رخصت لیکر آئیے۔ اور ایک جوڑی کرڑے اور ایک مہنسلی طلائی و کچھ پارچۂ سرمائی برخوردار الطاف علی خاں کے واسطے ضرور لائیے۔ فقط

جواب۔ عزیز از جان برادر کرامت علی خاں۔ خط تمہارا آیا۔ مندرجہ بالا حال معلوم ہوا۔ تم لوگ بچوں کو زیور پہنانے کے بڑے شایق ہو۔ اور اس کے ثبوت میں دلیل پیش کرتے ہو۔ کہ زیور ان کو زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے۔ سُنو آدمی کی خوبصورتی اس کی صفائی پوشاک جسم سے سمجھی جاتی ہے۔ کہ جس کے پہننے سے عقل و فہم روز بروز تیز ہو تندرستی بھی حاصل رہے۔ نہ کہ زیور پہنانا پوشاک غلیظ رکھنا۔ اس کو تو کوئی پسند نہ کریگا۔ بلکہ بڑی کم فہمی ہے۔ جو بچوں کو زیور پہنا کر ان کی جان گنواتے ہیں ہم کئی بار یہ سُن چکے ہیں کہ فلاں شہر میں طفل زیور کی بدولت ہلاک ہوا یا فلاں جگہ فلاں کا لڑکا مع زیور گم ہوگیا۔ مگر پھر بھی اپنی اولاد کے دشمن خواب خرگوش سے بیدار ہو کر زیور پہنانے سے باز نہیں آتے ان کی عقل پر ایسا پردہ غفلت کا پڑا ہوا ہے کہ باوجود سُننے ایسے واقعوں کے ہوشیار نہیں ہوتے چونکہ اولاد کی جان بچانے کا نہایت ہوشیاری سے

بندوبست کرنا واجب ہے۔ لہذا ہم کوئی چیز از قسم زیور نہ لادیں گے پارچہ ہر قسم کا لادیں گے انشاءاللہ اگلے مہینے رخصت لیکر ضرور آویں گے فقط

سوال۔ قبلہ عالم دام ظلہٗ دس روز تک اس دیار میں وہ بارش ہوئی قدیم قدیم لوگ چالیس برس سے اُدھر ایسی بارش کا ہونا بیان نہیں کرتے۔ جمعہ کے روز یہ حال ہوا کہ جو طرف مکانوں کے گرنے کی آوازیں دھڑا دھڑ چلی آرہی تھیں۔ ہر شخص مضطرِ پریشان خدا کی طرف لو لگائے بیٹھے تھے۔ اس بارش سے بہت سے تالاب ٹوٹ گئے ہزاروں مکان گر کے آب برد ہو گئے جدھر دیکھئے اُدھر پانی پانی ہے۔ جس سے سنو خانہ بربادی کی کہانی ہے۔ چنانچہ اپنی حویلی کی دیوار مغرب رویہ بھی مسمار ہو گئی اطلاعاً گذارش ہے۔ فقط

جواب۔ سعادت مند بخت بلند کے فضل و کرم سے خوب ہی بارش ہوئی مگر یہاں تو امسال بارش کا خاتمہ معلوم ہو رہا ہے۔ مطلع بالکل صاف رہتا ہے۔ رات کو کسی قدر سردی ہو جاتی ہے۔ تبدیل موسم کی وجہ سے آب و ہوا میں بہت فتور پایا جاتا ہے شہر میں بخار کا دور دورہ ہے۔ دیہات میں کہیں ہیضہ خاں صاحب کا سکہ چل رہا ہے ہسپتال مالا مال ہے۔ ہم کو بھی ایسا بخار آیا تھا۔ کہ خدا کی پناہ درد وہ تھا۔ کہ الٰہی توبہ مگر اب بفضلہٖ صحت۔ بذریعہ منی آرڈر دو سو روپیہ بھیجتا ہوں ڈاکخانہ کلانور سے وصول کر کے رسید بھیجو۔ فقط

سوال۔ فرزند اقبال مند خوش رہو۔ شیخ سبحانی کے گھر میں کہیں مٹی کا تیل رکھا ہوا تھا کل شام کو ان کے دو بچوں نے کھیلتے کھیلتے اس میں دیا سلائی کی ایک تیلی جلا کر ڈال دی۔ پس تیلی کا قریب پہنچنا تھا۔ کہ قیامت برپا ہو گئی۔ تمام تیل دفعتہً بھبوکا ہو کر آسمان کو چڑھ گیا۔ ایک بچہ عمری پانچ سال تو وہیں جل کر مردہ ہی نکلا۔ دوسرا دو گھنٹہ تک تڑپ کر مر گیا۔ یہ نامراد مٹی کا تیل بڑا سخت ہیبت ناک ثابت ہوا ہے۔ تم قطعاً اس کا استعمال نہ کرو۔ کیونکہ بال بچوں والے گھر میں ہرگز اسے رکھنا نہیں چاہئے۔ امسال فصلِ ربیع کیسی ہے اطلاع دو۔ فقط

جواب۔ قبلہ گاہا۔ حسب الارشاد آپ کے مٹی کے تیل کا استعمال موقوف کر دیا اس نواح میں ہنوز فضل الہی ہے۔ فصل ربیع کا دور شروع ہو گیا ہے۔ حالت فصل کی خاطر خواہ ہے لیکن غلّہ گندم کا نرخ باوجود آمد کثیر غلّہ جدید کے وہی ڈھاک کے تین پات جب پوچھو وہی کے وہی ہیں سرا انگریزی عملداری تقرری نرخ میں تو گویا غلّہ فروش کامل الاختیار سمجھے گئے ہیں جس طرح چاہیں نرخ مقرر کریں۔ اور مختار ہیں کہ دن میں چار چار مرتبے نرخ کو بدلیں کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ لالہ صاحب اس اندھیر کی وجہ کیا ہے۔ فقط

سوال۔ حضرت ولی نعمی جناب خالو صاحب مدظلہ سعدی خاں صاحب نے اپنے لڑکے کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی اور رسم بھاجی و دعوت برادری اس دریا دلی و فروغ حوصلگی سے انصرام پہنچائی۔ کہ تمام قصبہ میں اس کی دھوم مچ گئی۔ جلسہ دعوتی محافل رقص و سرود کئی دن تک برابر رہا سامان آرائش و زیبائش اس حسن و خوبی سے سرانجام کیا گیا تھا۔ کہ جس کی تصریح ایک علیحدہ دفتر کی خواستگار ہے۔ الغرض اس عظمت و شان سے شادی کی۔ کہ تمام لوگ ان کی فیاضی پر عش عش کر رہے ہیں حقیقت میں اُنہوں نے اپنی برادری میں یہ کام سب سے بڑھ کر کیا۔ فقط

جواب۔ برخوردار سعادت آثار۔ سعدی خاں صاحب کو اس شادی میمنت آبادی کی ہماری طرف سے مبارکبادی پہونچا دینا۔ ان دنوں یہاں سخت گرمی پڑتی ہے آسمان سے آگ برستی ہے۔ ہوا تند چلتی ہے۔ نار جہنم سے شعلہ ہائے آتشیں لاتی ہے۔ غرض کہ ایسی تکلیف ہے۔ کہ زندگی بے حیا ہے۔ یہ جو جیتے ہیں۔ نہ خس کی ٹٹی سے آرام ہے نہ پنکھے سے سرد ہوا آتی ہے نہ برف سے تسکین ہوتی ہے بلکہ اس سے اور بھی قلب پر حدت پہنچتی ہے اگر چند روز گرمی کا یہ ہی حال رہا۔ تو جینا محال ہوگا۔ خدا جانے چرند پرند کا کیا حال ہوگا۔ فقط

سوال۔ بھائی صاحب مربی بندہ۔ تاریخ شادی برادرم امداد علی خاں ستائیس ماہ حال قرار پائی ہے اس شادی میں لوگوں کا ارادہ بھاجی دینے کا ہے اگر بھاجی نہ دی گئی تو آدمیوں

نام اپنی برادری میں ہم سے بڑھ جائے گا۔ جب انہوں نے اپنے لڑکے کی شادی میں تمام برادری کو بھاجی دی اور دو دو سو روپیہ کی آتشبازی جلائی اور چار چار رنڈیوں کا ناچ کرایا تو ہم ان سے کیسے کم رہیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو لوگ ہم کو کم ہمت و بے حوصلہ و کنجوس خیال کریں گے۔ برادری میں ناک کٹ جائیگی خاندان کا نام بدنام ہو جائے گا۔ اگر آپ کا ارشاد ہو تو دو ہزار روپیہ قرض لیکر شادی مذکور میں صرف کیا جائے۔ فقط

جواب۔ قوت بازو میرے۔ خط تمہارا پہنچا۔ اس کے مضمون ناپسند نے ہم کو ناراض کیا ارے عقل کے دشمنوں اس وقت تو قرض لے کر برادری کو بھاجی دیکر آتش بازی جلا کر رنڈی نچاکر نام پیدا کر لوگے۔ مگر جب ساہوکار جی نے نالش کر کے دستک جاری کرادی اور دروازہ پر حاضری کا سمن چسپاں ہوا۔ اور عدالت سے اصل و سود و خرچہ کی ڈگری ہو کے گھربار کی قرقی و نیلامی کا ڈبل حکم آگیا۔ تو وہ ناموری اور اس وقت کا حمق کیا ساتھ دیگا۔ بڑی جہالت کی بات ہے۔ کہ لوگ اپنی حیثیتوں و حالتوں کو تو دیکھتے نہیں اندھا دھند ہم جنسوں کی تقلید اور خوف و شرم سے اتنے مصارف بیجا کے متحمل ہو کے بحر افلاس میں ڈوبتے جاتے ہیں۔ پس مبلغ پانچسو روپیہ بھیجتا ہوں ڈاک خانہ سے وصول کر کے اور برانے خیالوں کو چھوڑ کے اپنی حیثیت کے موافق کام کرو کوئی امر خلاف شرع نہ ہونے پاوے ناچ تماشے کا کوئی شخص رنگ نہ جماوے۔ بہر کیف بموجب شرع شادی ہو نہ کہ خانہ بربادی۔ فقط

سوال۔ نور نظر محمد اکبر ہم نے اپنے کارندہ کی نسبت بہت کچھ شکایت غبن و تصرف کی سنی ہے۔ مگر ہم کو کار متعلقہ سے اس قدر فرصت نہیں کہ علاقہ پر پہنچ کر اس کے کام کی تنقیح کریں۔ اب تم ایک مہینہ سے علاقہ پر مقیم ہو۔ یقین ہے کہ اس عرصہ میں حسن انتظامی یا بد انتظامی سے پورے طور پر تم کو واقفیت ہو گئی ہو۔ لازم ہے کہ کیفیت مفصل سے اطلاع دو۔ فقط

جواب۔ جناب خالو صاحب پشت میرے درحقیقت ایک مہینہ سے فدوی آپ کے علاقہ پر مقیم ہے۔ لیکن یہاں کے مداخل و مخارج پر سر دست اسلئے بحث نہیں کر سکتا

کہ مجھے اس کی حقیقت معلوم نہیں۔ جب تک پوری پوری کیفیت معلوم نہ ہو تو پچھلے انتظام کے حسن و قبح کا دروازہ کیسے کر سکتا ہوں۔ ہاں البتہ حال کے انتظام پر بحث کر سکتا ہوں اور یہ کہہ سکتا ہوں کہ واقعی بمقابلہ آمدنی اس قدر خرچ کا ہونا بالکل فضول ہے اور بے خبر بربادی نظر نہیں آتی۔ فقط

سوال۔ برادر عزیز سراپا تمیز امسال ارادہ ہمارا حج کرنے کا ہے اور علاقہ کا کام کسی عزیز کے سپرد کر دینے میں اس وجہ سے ہم کو تامل ہے۔ کہ وہ اپنا ہی جان کر بخوف و خطر اڑائے گنوائے گا اور کہے گا کہ میرا کیا کریں گے اور مجھ سے کیا لیویں گے فرض کرو کہ اگر اس سے حساب کتاب طلب کیا جائے۔ تو تمام خلقت اپنے ہی کو برا کہے گی کہ وہ اپنوں سے خوب سلوک کیا ہو۔ بلحاظ ان قباحتوں کے کسی غیر شخص معتبر کو کہ جس میں علم و حلم بے طمعی و صلاحیت و خلق و دانائی و رسائی و ایمانداری و وفاداری ہو کارندہ گری تفویض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر کوئی آدمی ان صفتوں کے ساتھ وہاں پایا جائے تو تیس۳۰ روپیہ ماہوار علاوہ خوراک و سواری مقرر کر کے اس طرف روانہ کرو اور تم بھی رخصت لیکر آؤ۔ فقط

جواب۔ بھائی صاحب فیاض زماں دام فیضہ میں انتظار میں نامہ والا نے بندہ کو سرفراز فرمایا حقیقت میں اس قسم کے کاموں میں کسی عزیز و رشتہ دار کو پورا پورا دخل دینا قطع نظر اور قباحتوں کے ایسا زبون ہے کہ آستین میں سانپ کا پالنا اور اپنے حق میں ہوں کا کانٹا بوتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حسب منشاء والا ایسا شخص کہ جو بہمہ صفت موصوف ہو تجویز کر کے اپنے ہمراہ لیکے عنقریب خدمت شریف میں حاضر ہوتا ہوں۔

سوال۔ جناب عالی فدوی بحصول رخصت دو ماہ علاقہ پر آیا۔ آپ کے کارندہ کی جرأت بہت بڑی ہے۔ یعنی اپنے فائدہ کی طرف اٹھانے کی غرض سے رعایا کو از حد ستاتا ہے اور کھلم کھلا دونوں ہاتھوں سے لوٹتا ہے۔ اے حضرت یہ امر بالکل خلاف مصلحت علاقہ داری ہے غیر منتظم بداخل و مخارج کی وجہ سے اکثر ریاستیں برباد ہو گئی ہیں۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ اس کے ظلم کی خبر آپ تک نہیں پہنچی ورنہ اس کے بند و بست کی ضرور آپ خیال فرماتے اب توجہ فرمائیے

کی غرض سے عرض کیا۔ فقط

جواب ۔سرمایۂ سعادت۔خط تمہارا آیا۔حال معلوم ہوا۔فی الحقیقت اس کارندہ کی حرکتوں نے دل میں نہایت درد پیدا کیا ہے۔ہم اس سے ازحد ناراض ہیں مگر پرورشی فرمائی ہے۔بعید سمجھ کر ایک قلم موقوف کرنا اس کا اس وجہ سے مناسب نہیں جانتے تھے کہ وہ روٹی سے بالکل جاتا ہے فارغ البالی کیوں کر ہوگی لہٰذا اس کو موقوف کر کے تم کو لگار ہوتا ہے۔کہ تم ایسا شخص تجویز کر کے ہم کو اطلاع دو۔کہ جو نہایت ایمانداری سے اپنے کار متعلقہ کو انجام دے اور حسن سلوک سے زر مالگذاری رعایا وصول کرتا رہے۔فقط

سوال ۔قبلہ بندہ جناب چچا صاحب۔نامہ فیض شمار صادر ہوا کارندہ کے موقوف ہونے سے تمام رعایا آپ کے علاقہ کی دل وجان سے شکرگذار ہوئی۔چچا نبی بخش خاں صاحب مرحوم نے آپ کی ریاست میں اس اعلےٰ درجہ کی کارندہ گری کی کہ ذرا ذرا سے لڑکے اُن کی نیکیوں کے اب تک گیت گا رہے ہیں۔واقعی ان کی حیات تک اس علاقہ کی رعایا بڑی خوش قسمت تھی۔اس زمانہ میں بنارس کے مقدمہ کا آپ کو شوق بڑھا ہوا تھا۔ان کے واسطے نہایت نازک وقت تھا۔لیکن انہوں نے اس مشکل میں علاقہ کا ایسی کامیابی سے انتظام کیا۔کہ ایک پیسہ قرض نہ ہونے دیا بلکہ بہت طرح کی اصلاحیں کیں۔کہ جس سے مال گذاری کے وصول کرنے کے طریقہ میں ترقی ہوئی۔اگر اس وقت زندہ رہتے بہت کچھ اپنے تجربہ و خیرخواہی سے آپ کو نفع پہنچاتے۔لیکن جناب باری کی مرضی اور طرح ہوئی۔اب خدا کے فضل سے برادر عبداللہ خاں لکھ پڑھ کر سیاق و سباق میں بہت ہوشیار رہے اگر خدمت کارندہ گری اس کے سپرد کی جا دے۔تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ اپنے والد صاحب مرحوم کے قدم بہ قدم رہے گا۔اور حتی الوسع ان کے خیال کی پیروی کرے گا۔فقط

جواب ۔قوت دل مدعمرہٗ۔حقیقت میں برادر نبی بخش خاں نے اپنے کار منصبی کو اس عمدگی سے ادا کیا۔کہ علاوہ خوش حالی رعایا کی مالگذاری میں بہت بڑی ترقی ہوئی

ان کی زندگی تک قرب و جوار کی ریاستوں میں ہماری ریاست کے حسن انتظام کی تعریف ہوتی تھی۔ علاقہ غیر کی رعایا آکر آباد ہوتی تھی۔ یہ سب بہبودی ان کی دانائی سے متعلق تھی مگر قادر مطلق نے ایسے وقت میں مجھ سے جدا کر لیا۔ کہ اکثر امور میں ان کی مدد کی حاجت پڑتی ان کے نہ ہونے سے میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہو گیا۔ خیر مرضی مولا۔ اسی طرح تھی۔ برخوردار عبداللہ خاں کی نسبت جو تم نے تحریر کیا ہے۔ اگرچہ اس کے جوان سال ہونے کی وجہ سے اس کا تقرر کارندہ گری پر کسی قدر قابل تامل تھا۔ لیکن بایں ہمہ ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ از راہ سعادت مندی منصفانہ جمعبندی سے ہم کو اور ہماری رعایا کو خوش رکھے گا۔ فقط

سوال۔ عزیز از جان برادر عبداللہ خان بعافیت رہو۔ بعد دعائے ترقی مراتب خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جناب چچا علی بخش خاں دام اقبالہٗ نے بد دیانتی کی علت میں اپنے کارندہ کو موقوف کر کے بجائے اس کے تم کو تعینات فرمایا ہے۔ تم جلد یہاں آکر جمع و خرچ کا انتظام بہت اچھا کرو۔ رعیت سے حق و انصاف کے موافق مال گذاری و حق زمینداری لو۔ میں نہایت شوق و انتظار سے تمہارے انتظام کا حال دریافت کرتا رہوں گا۔ ایسا نہ ہو کہ تم جناب ممدوح کی امید کے خلاف کوئی کام کرو۔ اور ان کو اپنی امیدیں تمہاری طرف سے کسی طرح کی مایوسی ہو۔ مجھے ہمیشہ تمہاری طرف تعلق خاطر رہے گا۔ تم انصاف و حق رسائی کے باب میں ایسے شہرۂ آفاق ہو کہ جی ہمارا خوش ہو جائے۔ فقط

جواب۔ پشت پناہ برادران نہایت درجہ مہربانی آپ نے فرمائی جو خدمت کارندگی بندہ کو دلائی۔ فدوی کو اپنے حال پر آپ کی ذاتی توجہ بخوبی معلوم ہو چکی ہے تا زیست اسے نہ بھولے گا۔ یہ عنایت فرمائی ہر بیانہ محبت آمیز مناسبات کی علامت ہے۔ اس آپ کی شفقت نے اس قدر اثر کیا ہے۔ کہ جس کا شکریہ ہر وقت تہ دل سے ادا ہوتا ہے۔ نصیحت آپ نے ارقام فرمائی ہے۔ اسے نہایت صمیمانہ باطنی سے قبول کر کے آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ تاریخ بارہ ماہ اپریل کو

خدمت فیض درجت میں حاضر ہوں گا۔ فقط

سوال۔ جناب خالو صاحب فیض بخش دام افضالہٗ۔ آپ نے جو پھر ارقام فرمایا ہے کہ تم کو ہمارے علاقہ کی کارندہ گری منظور ہے یا نہیں۔ اس میں فدوی کی یہ التماس ہے کہ حتی الامکان انسان اپنے کار متعلقہ میں ایسی کوشش کرے کہ جس کا انجام اچھا رہے۔ کیونکہ جو شخص دیکھتا ہے انجام کو دیکھتا ہے۔ اگر کوئی کام بگڑ جاوے۔ گو اتفاق ہی سے بگڑ گیا ہو۔ اس وقت یہ سمجھا جاوے گا۔ کہ اس کام کے سرانجام کی بالکل کوشش نہیں کی گئی۔ اور جو کام اچھا ہو۔ گو اتفاق ہی سے ہو گیا ہو تو اس میں یہ خیال کیا جاوے کہ اس میں بڑی محنت و جانفشانی ہوئی ہے۔ پس گویا کوشش و محنتوں کا شاہد انجام ہی ٹھہرا۔ علاقہ داری میں بیسیوں طرح کے جھگڑے ہوتے ہیں۔ بعض میں کامیابی اور بعض میں ناکامیابی ہوتی ہے۔ اس غرض سے یہ غرض ہے۔ کہ ہر کام بدل و جان بلیغ کروں گا۔ لیکن یہ قباحت درمیان سے نکال دی جاوے کہ جس کام کا انجام اچھا ہو۔ اسمیں سمجھیں کہ محنت کی گئی۔ اور جس کام کا انجام اچھا نہ ہو۔ اس میں بندہ نالایق تصور کیا جاوے۔ فقط

جواب۔ نور دیدہ میرے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ جس کام میں محنت و کوشش کی جاوے۔ انجام اس کا بُرا رہے۔ اور جس میں محنت و کوشش نہ کی جاوے اس کا انجام اچھا رہے ہاں جو کام بے سمجھے بوجھے کم توجہی سے کیا جائے گا نتیجہ اس کا خراب ہوگا۔ اور جو انجام دینے سے پہلے اسباب کامیابی کے سوچکر توجہ کامل سے کیا جاوے گا نتیجہ اس کا بہتر ہوگا۔ اب ہم کارندہ گری کا منظور کرنا یا نہ کرنا تمہاری منشاء پر چھوڑ کر اس خط کے جواب کے منتظر ہیں۔ فقط

سوال۔ برخوردار لیاقت آثار ہم نے حرف الطاف مرببانہ سے محبوب خاں کو اپنے علاقہ پر تعینات کیا تھا۔ لیکن اس نے ہماری ریاست کو خراب اور ہمارے عزیز دل میں فتور پیدا کر دیا۔ حالانکہ اس حیرت انگیز خبر نے اس بات پر ہمکو آمادہ کیا کہ ہم اسکو اپنے علاقہ سے علیحدہ کر دیں۔ بلا دریافت کامل موقوف کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اب تم رخصت لیکر گھر آ کے ہو

امر واقعی سے اطلاع دو۔ فقط

جواب۔ اے قبلۂ عالم آپ شکایت محبوب خاں کی نسبت جو تحریر فرماتے ہیں بجا و درست ہے
مگر جو شک انکے متعلق معلوم کیا جاتا ہے۔ وہ محض بے قصور ہیں۔ انکو حق و ناحق کی تمیز کہاں انمیں
ایسی روبہ بازی و رنگ سازی کجا۔ بیچارے سیدھے سادھے مسلمان جن کا یہ ایمان کہ (جو
نیت امام کی وہی نیت میری) اے حضرت یہ سب شرارت وزیر خاں کمبخت کی ہے۔ جو
جو فتورات امورات خانگی میں ہو رہے ہیں۔ اسی کا طفیل ہے۔ وہ آپ کے عزیزوں
میں اس خیال سے اتفاق نہیں چاہتا۔ کہ اگر ان سب میں اتفاق ہوگیا۔ تو مجھے کون
پوچھے گا۔ اور یہ مزے روپیہ میں چہار آنہ و سفید کپڑا و پیٹ کو روٹی کہاں نصیب ہوگی
یہ کیفیت ہے جو عرض کی۔ فقط

سوال۔ برخوردار ستودہ صفات ہم تمہارے خط کے انتظار میں عرصہ سے ہمہ تن چشم ہیں
لیکن نہیں معلوم کہ تم ایسے کس کام میں مصروف ہو جو خط لکھنے کی بھی تم کو فرصت نہیں ہے۔ لازم
ہے کہ اپنی خیریت و خیریت حیدرآباد کی کیفیت سے مفصل اطلاع دو۔ فقط

جواب۔ جناب پھوپھا صاحب قبلہ فیض رساں دام اقبالہ مفخر نامہ پہنچا۔ عزت
بخشی۔ وجہ دیر رسی عرائض کی یہ ہے۔ کہ یہ خاکسار بذریعہ کار سرکار بمبئی گیا تھا۔ آج
واپس آیا ہے۔ فی زمانہ اعلیٰ حضرت اقدس ہمایوں محبوب علی شاہ والی حیدرآباد کے عہد
سلطنت میں تمامی رعایا۔ ممالک دکن بہت آسائش و آرام سے بسر اوقات کر رہی ہے ظلم و ستم
کی جڑ اکھڑ گئی۔ انصاف کا دریا موجزن ہے۔ مذہبی تعصب کی آگ جو قدیم سے بھڑک رہی
تھی۔ سرد ہوگئی۔ چندروز میں نوشیرواں عادل کو لوگ بھول جائیں گے اللہ تعالیٰ
ایسے بادشاہ دادگستر کو ترقی روز افزوں عطا فرمادے۔ اور ہمیشہ اپنے ظل عاطفت
میں رکھے۔ آمین یارب العالمین۔ فقط

سوال۔ قبلہ و کعبہ دوجہان دام ظلکم۔ آداب و نیاز کے بعد عرض پرداز ہے کہ ادھر
آپ تشریف لے گئے ادھر تیسرے دن شب دیوار کچہری میں نقب لگا کے چور کودے
اور دیا سلائی روشن کر کے مال متاع دیکھنے لگے اسمیں پہرے کے سپاہی نے بھی روشنی اندر کی

دیکھ لی روشنی کے دیکھتے ہی عقل کا چراغ گل ہوگیا۔ سمجھا کہ اس مکان میں آسیب کا دخل ہے۔ اور سپاہیوں کو جگایا۔ سب کی عقل پر پتھر پڑ گئے۔ کہنے لگے۔ اجی آسیب کیسا شہابہ شہابہ اتر آیا ہے۔ ایک بولا ارے میاں تم سب بیوقوف ہو یہ نہ آسیب ہے نہ شہابہ دو تحصیلدار اسی کچہری کے پہلے مر چکے ہیں۔ انہیں دونوں کی روحیں اجلاس کر رہی ہیں۔ اس میں بولنا نہ چاہیئے۔ چپکے ہو رہو۔ چوروں نے جو دیکھا کہ بیوقوفوں کا بازار گرم ہے اطمینان سے قفل توڑے۔ اور کام کا مال و اسباب اور جتنا روپیہ امانت میں رکھا ہوا تھا۔ نکال کر چنپت ہوئے۔ صبح کو جب قانون گو صاحب کچہری میں گئے تو سپاہیوں نے کہا کہ صاحب رات کو کچہری میں بڑے بڑے اجلاس ہوئے اور خوب اظہار پڑھے گئے۔ اور قفل کھڑکھڑائے گئے۔ قانون گو صاحب بولے۔ کہا ئیو کیسا اجلاس کیسی کچہری اس وقت تم کہاں ہو۔ کیا کھا لیا ہے۔ ذرا ہوش میں آؤ۔ کیا کہہ رہے ہو سب یکزبان ہو کر کہنے لگے۔ کہ ہم ہوش میں ہیں۔ رات کا ماجرا ہے۔ اسی کچہری کا ذکر ہے دونوں تحصیلدار متوفی کی روحیں آئی تھیں۔ بڑی دیر تک اجلاس کیا۔ قانون گو صاحب نے کچہری کھول کر دیکھا تو عجب گل کھلا پایا۔ صندوقوں کے کنڈے ٹوٹے پڑے ہیں۔ اسباب کا پتہ ہی نہیں۔ روپیہ جُدا غائب ہے۔ دیوار میں نقب موجود ہے۔ اسی وقت انہوں نے صاحب مجسٹریٹ ضلع کو اطلاع دی۔ فوراً صاحب ممدوح مع صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع پر پہنچے۔ بعد معائنہ موقع صاحب مجسٹریٹ بہادر نے فدوی سے یہ فرمایا کہ تم تحصیلدار صاحب کو ابھی اطلاع دو۔ اور لکھو کہ جلد آویں۔ اطلاعاً گذارش ہے۔ فقط

جواب ۔ نور نظرم۔ خط تمہارا پہنچ کر منکشف کیفیت کا ہوا۔ چوروں کی دریافت کے لئے احمد علی خاں کو آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں۔ قبول فرمایئے۔ فقط

سوال ۔ برخوردار بلند اقبال حمیدہ خصال۔ آج تک ہم نے کسی عزیز کو اتنی ہمدردی کرتے نہیں دیکھا۔ سب اپنی اپنی روٹی پر دال رکھ لیتے ہیں لیکن اس خجستہ خیال ستودہ افعال نے اس کال میں مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ بھیجکر ہماری آبرو رکھ لی ننھے ننھے بچوں کی جان

میں ایسے لایق بھتیجے کی نت نت بلائیں لوں صدقہ ہو جاؤں جو عین وقت مصیبت میں کامل ہمدردی کے ساتھ ظاہر کی اے سرمایہ زندگی۔ میں تم یہ واری مرد کا کام کمانے کا ہے اور اس کمائی کو خوش سلیقگی وکفایت شعاری وعمدہ اصول پر صرف کرنا وانتظام خانہ داری بوجہ احسن رکھنا عورت کا کام ہے الا میں خالی ہاتھ کیا کر سکتی ہوں۔ کیونکہ تمہارے چچا کبھی ایک کوڑی خرچ کو نہیں دیتے مطلق گھر کی خبر نہیں لیتے۔ ان کی بے خبری سے جیسے ہم پر تکلیف گذر رہی ہے۔ دل ہمارا خوب جانتا ہے۔ یہاں تو ہم مجبور ہیں مگر ؎

قیامت ہوگی جب خورشید نیزہ پر کھڑا ہوگا
زمیں تانبے کی ہوگی آسماں فولاد کا ہوگا

اس روز ہمارا ہاتھ اور تمہارے چچا کا دامن ہوگا۔ فقط

سوال - قبلہ حاجات مدظلہٗ۔ دو مہینے سے نیک قدم کنیز کے سر پر آسیب سوار ہوا ہے۔ جب کوئی سیانہ و عامل جن و بھوت کا اتارنے والا اس کے سامنے آتا ہے تو جو کچھ افسوں و عزیمت ہندی۔ عربی کسی زبان کی ادھر عزیمت خواں پڑھنی شروع کرتا ہے تو اُدھر برابر وہ آسیب اسی کلام کو فر فر پڑھتا ہے کہ عزیمت خواں سے چار قدم آگے چلتا ہے۔ اگر وہاں پر کوئی عامل بالعمل ہو تو فتیلہ وغیرہ لکھوا کے بھیجیے۔ فقط

جواب - سعادت آگیں برخوردار نظام الدین۔ یہاں تو کوئی جن و بھوت کا اتارنے والا عامل نہیں ہے۔ مگر ہاں اجمیر شریف میں ایک بزرگ سُنے جاتے ہیں۔ بشرط خیریت محرم الحرام کی تعطیل میں اجمیر شریف جا کر اُن سے تعویز و فتیلہ لکھوا کر بھیجوں گا۔ فقط

سوال - حضرت ولی نعمی جناب چچا صاحب سلامت۔ جمعہ کے روز مسماۃ بڈھیا زوجہ منگی نے سم الفار چوہوں کے دفع کرنے کو شکر آٹے میں تھوڑا ملا کر چھپا ان رکھا تھا۔ باقی اس نے بلا تمیز اس بات کے وہ نمک کے برتن میں ڈال دیا۔ شام کو اس عورت نے کھچڑی پکائی اور نمک سم الفار ملا ہوا۔ اسی میں ڈالا۔ بعد تیار ہونے کے میاں بیوی۔ کھاتے ہی بے ہوش ہو گئے۔ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے۔ ہر چند ان کو آواز دی گئی۔ مگر کوئی ہوش میں ہو تو بولے۔ لیکن

ان کی زندگی کا لگاؤ ہنوز باقی تھا۔ اتفاق سے اسی وقت ڈاکٹر صاحب میرے بلانے کے چلے آئے۔ انہوں نے قئے کرائی شروع کی۔ چونکہ سم الفار مقدار میں کم تھا۔ اس سبب سے موت کے پنجہ سے نکل کر دوسرے دن اچھے ہو گئے۔ فقط

جواب۔ برخوردار بخت بیدار احتیاط اعلیٰ درجہ کی خصلت ہے۔ جس سے بڑی بڑی مصیبتوں سے محتاط نجات پاتا ہے۔ نادان بے احتیاطی کی وجہ سے طرح طرح کی آفتیں اٹھاتا ہے بھنگی کی عورت نے اپنی بے احتیاطی سے ایک دفعہ اپنا گھر پھونک دیا تھا۔ دوسری مرتبہ اپنے کپڑے جلا لئے تھے۔ مگر پھر بھی احتیاطی نہیں کرتی اس سے معلوم ہوا۔ کہ گو وہ آدمی کی صورت ہے۔ پر جانور کی سیرت رکھتی ہے ؎

این کہ می بینی خلاف آدم اند۔ نیند آدم خلاف آدم اند۔ پس اس نے پیدائشی برے افعال خفر کی عمدہ تعلیم سے بھی درست نہیں ہو سکتی۔ فقط

سوال۔ اے میرے عزیز ان دلوں ایک نصیحت نامہ مکہ معظمہ سے آیا ہے۔ اس کی نقل مطابق اصل تمہارے پاس بھیج کر نگارش ہوتا ہے۔ کہ اب روز محشر سر پر آپہونچا اپنے گناہوں سے توبہ کرکے بہشت ملنے کی فکر کر لو۔ یہاں مسلمان پنج وقتی نماز پڑھتا ہے ہر ایک کے ہاتھ میں تسبیح ہے الٰہی خیر کا وظیفہ ہے۔ فقط

جواب۔ اخی بھائی صاحب میں تو اس نامہ کا قائل نہیں۔ کیوں کہ بجز اللہ کے کسی کو معلوم نہیں ہے۔ کہ قیامت کب آئے گی جس روز ملک الموت ہمارے پاس آئے گا۔ اور ہم کو اس عالم فانی سے عالم جاودانی میں لے جائے گا۔ وہ ہی دن قیامت کبریٰ نظر آئے گا۔ فقط

تیسری فصل میں سوال و جواب برائے والوں کے

سوال۔ اے صاحب نامہربان۔ واہ سبحان اللہ آپ اپنے وعدہ کے بہت سچے ہیں اخی صاحب طلبی رقوم بقایا کی نسبت لگاتار کئی خط آپ کی خدمت میں بھیجے لیکن آپ کو میرے لکھنے کا کچھ خیال نہ ہوا۔ رقم کا دینا تو ایک طرف جواب تک بھی ندارد بس یہ اطلاع

اخیر آپ کو دیجاتی ہے۔ یا تو مبلغ دو سو روپیہ بھیجدیجئے۔ ورنہ لاچاری کو بمیروتی سے پیش آنا ہوگا۔ فقط

جواب۔ معدن لطف وکرم۔ میں اس بات کا مشکور رہوں۔ کہ اپنے سرکار میں روپیہ داخل کر کے میرے بیٹے کو بزمرہ سواران نوکر کرایا۔ جبسے میری دلی خواہش ہوئی۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ آپ ہمیشہ مجھے اپنے صادق دوستوں وخیر خواہوں میں سمجھیں گے و نیز میں ان میں شمار کیا جاؤں کہ جو آپ کی گرم جوشی سے ادا کرتے ہیں۔ میں بہر نوع آپ کی اطاعت گذاری کو موجود ہوں۔ مگر دو مہینے سے عارضہ تپ و پیچش میں مبتلا تھا۔ اس وجہ مرسولی مبلغان و تحریر جوابات مجبور رہا۔ اب مبلغ دوسو روپیہ رسال خدمت ہیں ڈاکخانہ سے وصول فرما کر رسید بھیجے۔ فقط

سوال۔ اے صاحب بدباطن کسی شخص کی نسبت کہ جس وقت وہ موجود نہ ہو ایسے الفاظ رکھے جاویں کہ اسکو ضرر یا رنج پہنچے۔ یہ ایک کمینہ پن کی علامت ہے اور جو کوئی کسی کی غیبت کرے یا پیٹھ پیچھے کسی کو برا کہے۔ بعین بیوقوفی کی دلالت ہے جب کسی نیک طینت کو کسی سے کسی طرح کی شکایت ہوتی ہے۔ تو وہ اس کے منہ پر کہہ دیتا ہے۔ ظاہر میں دوستی کرنا باطن میں کینہ رکھنا نیک نہاد لوگوں کی شان سے بعید ہے آئندہ کو اس حرکت ناپسندیدہ سے باز آئے وکلمات لایعنی سے اپنی زبان کو روکئے کیونکہ بہت شخص اس بلا میں گرفتار ہو کر خراب ہو گئے ہیں۔ فقط

جواب۔ محبت دل نواز آپ کا خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا بڑے افسوس کی بات ہے کہ کسی چغل خور بدطینت کی لغو باتوں کو سن کر بلا تحقیق اس امر کے۔ کہ آیا وہ سچ ہے یا جھوٹ یکایک ناراض ہو جانا۔ اور جو دل میں آیا وہ زبان سے نکلا۔ اناپ شناپ لکھ دینا دانائی سے بعید ہے۔ بیشک جس سے حرکت عیب چینی یا غیبت کرنے کی سرزد ہو۔ اس کی بات کو کوئی شخص دنیا میں پسند نہیں کرتا۔ بلکہ تحقیر کی نظر سے اس کو دیکھتے ہیں۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ میں نے کس سے کس کی غیبت کی جو آپ نے اس بے قصور کی نسبت نالائم الفاظوں سے خامہ فرسائی فرمائی خیر اس کا ثواب آپ کی روح نا سمجھ کو پہنچا کو متکلف ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائیے۔ یا اس خیر طلب کو طلب کیجئے تاکہ نسخہ صفائی سے مرض کدورت دفع کر کے چغل خور کا منہ کالا کیا جائے۔ فقط

سوال - سنو صاحب میں آپ کی طرح قاصر الہمت ہرزہ سرا کوچہ گرد کم لیاقت دریدہ دہن کوتاہ گردن نہیں ہوں - اچھے لوگوں کا میں خاک پا ہوں - ان کے سامنے مجھے کیا آتا ہے مگر ہاں آپ جیسوں کا استاد ہوں - معلوم ہوتا ہے - کہ شامت اعمال نے آپ کا پیچھا کیا ہے جو الفاظ نامناسب میری شان میں لکھ بھیجے ہیں - اب میں نامہ نیاز کو تمام کرتے ہوئے آپ کا کان اچھی طرح سے کھولے دیتا ہوں کہ غیر تسلیم باتوں کی نوک جھوک سے مجھے معاف رکھئے کیوں کہ میں اس کے جوابات کی تحریر میں اپنی لیاقت کو بٹا لگانا نہیں چاہتا - اگر آئندہ کو کوئی بیہودہ کلمہ بروئے خامہ لائے گا واللہ منہ کی کھائیے گا - فقط

جواب - مجمع مکارم اخلاق زاد اخلاقہ گو بادی النظر میں آپ کے خط کے وصول ہونے سے میں نہایت خوش ہوا - لیکن اس کے مضمون حیرت مشحون کو پڑھ کر سخت گھبرایا بھلا میری کیا مجال ہے - جو گستاخانہ و بے ادبانہ ذرا بھی قیل و قال کروں - دریافت سے یہ تمام شرارت نجف علی خاں کی معلوم ہوئی کیا خوب لکھے کوئی جواب دہی میرے ذمہ خدا آپکو خوش رکھے جو دھوکے میں اگر مجھ کو بے گناہ برا بھلا لکھا - بخدا میری ہرگز یہ منشا نہیں ہے - کہ آپ مجھ سے ناراض ہوں - یہ جاں نثار آپ کا فرماں بردار ہے - امید کہ جواب سے کامیاب کیا جائے زیادہ والسلام - فقط

سوال - اخی شیخ صاحب آپ نے جو ایک شخص کے روبرو میری نسبت یہ کلمات ادا کئے ہیں - کہ وہ امراض صعب میں گرفتار ہے - حسد میں عمر بسر کرتا ہے - دوسروں کی ثروت دیکھ کر آپ ہی آپ جلا مرتا ہے - مشقت کی مروڑ میں اکڑا رہتا ہے غیبت کا منصوبہ دغابازی کا خیال رکھتا ہے - عبادت الٰہی سے گھبراتا ہے - اے صاحب میں سراپا غیبت دار سراسر گنہگار زمانہ بھر کا مکار ہوں - اور علانیہ کہتا ہوں - کہ انسان سے کیا شرم جب مجھے خوف خدا نہیں - لیکن یہ تو فرمائیے کہ آپ قاضی ہیں یا مفتی ہیں جو برائی میری لوگوں کے سامنے بیان کرتے رہتے ہیں - بھلا وہ میرا کیا کر سکتے ہیں - فقط

جواب - اخی خاں صاحب یہ لکھنا آپ کا کہ انسان سے کیا شرم جب مجھے خوف خدا نہیں - لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ - یا اللہ توبہ ارے بھئی یہ کس واسطے

کوئی محل نہ ہارج اپنے آپ کیوں آدمیت سے خارج ہوتے اگر آپ کو نشہ کا شوق عیاشی کا ذوق راست بازوں سے نفرت بدمعاشوں سے رغبت ہے۔ تو مبارک ہم کو کیا۔ جیسا کروگے ویسا ہی پاؤگے جو کوئی کہتا ہے۔ آپ کے بھلے کے واسطے کہتا ہے یہاں جو چاہو کرلو۔ کہہ لو مگر اس کا مزا بروز جزا اٹھاؤگے۔ قادر مطلق کو کیا منہ دکھاؤگے۔ یوں تو گناہ سے کوئی بچا نہیں۔ لیکن دیدہ دانستہ لوگوں کے دکھلانے کے واسطے ایسی حرکت کرنا اس سے کیا فائدہ یہ دنیا جائے سرور و غرور نہیں۔ موت کا آنا کچھ دور نہیں۔ چند روز زندگی بارونق پر مغرور ہونا عقل سے بعید ہے۔ انسان وہ ہے کہ جو خوش اخلاق و منکر المزاج ہو نہ کہ آپ جیسا زیادہ والسلام۔ فقط

سوال۔ شفیق بندہ آپ کے بھائی مراد علی خاں کی مفسدہ پردازی و جھگڑا سازی ہم سایوں کا ناک میں دم آرہا ہے۔ یہ صرف آپ کا ملاحظہ ہے۔ جو درگذر کیا جاتا ہے ورنہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا آپ برائے مہربانی بذریعہ تحریر ان کو ایسی فہمائش کر دیجئے کہ آئندہ کو اپنی حرکات ناز یبا سے باز آویں۔ فقط

جواب۔ مشفق میرے۔ خط آپ کا پہنچکر کاشف حال ہوا۔ جو لوگ مسمی مراد نامراد کی سبک و ضعفی کی شکایت مجھ سے کرتے ہیں۔ وہ غلطی کھاتے ہیں۔ اس سے مجھ کو تعلق اور واسطہ نہیں وہ اپنے فعل کا خود مختار ہے اور اپنے اعمال کا آپ ہی جواب دہ و ذمہ دار زیادہ والسلام۔ فقط

سوال۔ واہ جناب مرزا صاحب۔ شعر۔ ایک عالم کو آزما دیکھا۔ اپنے مطلب کا آشنا دیکھا برخوردار عبدالستار خاں کو بغرض دستیابی روزگار آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا مگر آپنے اُلٹے پاؤں واپس اُس کو کیا۔ کہ جس سے علاوہ ملامت مجھ کو خجالت ہوئی۔ اب وہ زمانہ آگیا کہ اگر کسی سے نیکی کی امید رکھتے ہیں۔ برعکس اس کا ظہور ہوتا ہے۔ جس سے بھلائی کی توقع کرتے ہیں۔ اس سے بدسلوکی نمایاں ہوتی ہے۔ جس سے ہم کو اپنے حسن ظن پر نفرین کرنا پڑتا ہے۔ اور جب کسی کو اس زمانہ ناہنجار میں فارغ البال و عہدہ معزز دیکھتے ہیں اسی کو آپے سے باہر پاتے ہیں۔ حالانکہ آسودگی ہمیشہ نہیں رہتی روزگار از بس ناپائیدار ہے۔ اس کے عزو افتخار پر نازاں ہونا بیکار ہے ؎

عجب ناداں ہے وہ جسکو ہے عجب تاج سلطانی ‏ فلک بال ہما کو پل میں سونپے ہے مگس رانی

فراغت میں تو ہر کوئی کہتا ہے۔ کہ میں تمہارا دوست ہوں۔ لیکن دوست وہی ہے۔ کہ جو تکلیف کے وقت کام آئے۔

جواب۔ جناب میر صاحب۔ مجموعہ بیہائے بیکراں سلامت نوازش نامہ پہنچا چوم کر اوپر سر کے رکھا بے شک آدمی کا حال ہمیشہ یکساں نہیں رہتا نوکری محض بے اصل ہے دوسرے کی زبان پر اس کی جڑھ ہے۔ اس کی موقوفی کو مطلق دیر نہیں ہوتی۔ روزگار پیشہ ہر چند کوشش کرے مگر ایک حیثیت سے نہیں رہتا جس قدر کمال ہے۔ اسی قدر زوال ہے پھر اس ناچیز بے ثبات پر فخر سمجھنا وہستی سے باہر ہو جانا بڑی اوچھی و بے سمجھی کی بات ہے۔ واللہ مجھ کو عہدہ حاصلہ کا ذرا غرور نہیں۔ آپ کی اطاعت گذاری سے کسی طرح دور نہیں۔ خفا نہ ہو جئے۔ اطمینان رکھئے۔ انشاء اللہ دو مہینے کے بعد برخوردار عبدالستار کو اسی ضلع میں بر سر روزگار دیکھ لیجئے۔ زیادہ بجز شوق ملاقات کیا لکھوں۔ فقط

سوال۔ محب قدیم جناب منشی محمد عنایت علی خاں صاحب و تسلیم۔ مولوی سید عبدالرب صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ محافظ دفتر عدالت ضلع نلگنڈہ مقرر ہو گئے اگرچہ آپ کا انگریزی نوکری سے مستعفی ہونا و نیز حیدر آباد چلا جانا موجب رنج و افسوس ہوا تھا۔ الا اس روزگار کے ہونے سے کمال خوشی ہوئی۔ خدا ایسا جلد روزگار سب کو نصیب کرے۔ حقیقت میں آپ ایسے خلیق آدمی ہیں کہ اپنی لیاقت سے ہر کہ و مہ کو اپنا ثنا خواں بنا رکھا ہے۔ اس لئے ہر ایک آپ کے روزگار کے ہونے سے خوش ہو کر ترقی کی دعا دل سے کر رہا ہے۔ غرہ ربیع الثانی کو یہاں ایسی بارش ہوئی کہ جس کے صدمے سے کئی پرانے مکان مسمار ہو گئے۔ علاوہ اس کے برف اس قدر پڑا۔ کہ فصل بالکل تلف ہو گئی۔ بیچارے کسان سر پر ہاتھ رکھ کر رو رہے ہیں۔ فقط۔

جواب۔ اے صاحب سنئے۔ میں کئی مرتبہ عقلمند و ہوشیار تصور کیا گیا۔ کئی بار احمق و بے وقوف سمجھا گیا۔ جب میں عہدہ سب انسپکٹری سے دست بردار ہو کے ضلع جونپور میں

پیشکار ہوا تھا۔ تو سب آدمی مجھ کو یہی کہتے تھے۔ کہ بڑا لائق و ہوشیار ہے۔ جو جاتے ہی نوکر ہو گیا
جب اس خدمت سے میں علیحدہ ہوا۔ تو وہی میرے سراہنے والے میری مذمت کرتے
تھے۔ کہ پیشکار تو ہو گیا تھا۔ لیکن انجام دینے کی لیاقت نہ رکھتا تھا۔ سب گھر والے باہر
والے ملامت کرتے ہیں۔ میں سب کی باتیں سنتا تھا۔ اب خدا کے فضل و کرم سے پھر برسر
روزگار ہو گیا۔ تو وہی مذمت کرنے والے میری صفت ثنا کرنے کو پھر تیار ہو گئے سچ
ہے روزگار پیشہ اپنی تمام عمر میں کئی مرتبہ بیوقوف و کئی بار عقلمند ہوتا ہے۔ میری طرف
سے سب کو سلام کہدیجئے۔ ہمیشہ خط بھیجئے۔ فقط

سوال۔ کرم فرمائے بندہ مسمی سمند خاں اسٹیٹ یا پور پور میں دس۱۰ روپیہ ماہوار کا نوکر
ہو گیا تھا۔ مزے سے گذرتی تھی جب دن برے آئے تو باغوائے دشمنان بدسرشت سائیسوں
سے لڑ پڑا اگاڑی پچھاڑی کی حالت نہ سوچ روزگار ایسا تیز قدم گھر آیا۔ کہ گویا سب طرح
کی آسودگی و فراخی ہے۔ گھر پر آتے ہی قرض خواہ اس کی پیٹھ پر سوار ہوئے۔ اور ایسا مضمند
لیا۔ اور ایسی گردنی دی۔ کہ سب چوکڑی بھول گیا۔ زندگی سے تنگ آگیا۔ چوں کہ وہ
ایسے فضیحتوں کا خوگیر نہ تھا۔ چند ہی روز میں فربہی جاتی رہی۔ لاغر ہو گیا۔ اگر دانا ہوتا تو
قرض داری کا نکتہ یاد رکھتا۔ آخر کار تہیدستی نے ایسا کاوا دیا۔ کہ وہ بیچارہ عیالدار تلاش
معاش میں ہر طرف ٹاپتا پھرا اگر کہیں ٹھکانا نہ لگا۔ میں بہ نظر ثواب اس کی تمنا کی دوڑ
بامید کامیابی اس خط کے ذریعہ سے آپ کو تھماتا ہوں۔ برائے کرم میخ زین میں نوکر
کرا دیجئے۔ کیونکہ متردد ئی روزگار کی اس کو ٹھوکر لگ چکی ہے۔ غالباً جیتی و چالاکی
کے ساتھ تا زیست آپ کا نعل بردار رہے گا۔ سچ ہے۔ کھانے دانے کا لطف فاقہ سے
ملتا ہے۔ اور صحت کی قدر بیماری سے ہوتی ہے۔ دو تھان ململ کے بھیجتا ہوں
قبول فرمائیے۔ فقط

جواب۔ میرے محسن شیخ محمد حسن۔ خط آپ کا آیا۔ میں نے اس کو حرز جان بنایا
انسان وہی انسان ہے۔ جو ہوشیار و سمجھدار ہے۔ جو اپنے نیک و بد سے خبردار
ہے۔ اگر بعد کلفت و مصیبت کے راحت و مسرت نصیب ہو تو پریشانی گذشتہ

کو بھول نہ جائے۔ پارسال کا ذکر ہے۔ کہ مسمی سمند خاں بہ تلاش روزگار خستہ و خوار تھا۔
خدا خدا کر کے اسٹیٹ یا پور پور میں تعلق اس کا ہو گیا تھا۔ چند ہی روز میں اس تکلیف
کو ایسا بھولا۔ کہ لگا روزگار چھوڑ دیا۔ مصرع
بریں عقل و دانش بباید گریست۔:. حرکت خلاف مصلحت نامبردہ سے واقع ہوئی دور
اندیشی کو راہ نہ دیا۔ نتیجہ اس بجز زیرباری و چشم ساری اور کیا ہوا۔ اخیر بپاس خاطر آپ کے
سات روپیہ ماہوار کا نوکر کرا دیا۔ فقط

سوال - کارساز بیچارگان زاد شفقتہٗ۔ مسمی فیض طلب خاں سکنہ حمید پور مفلسی سے
نہایت تنگ آ کے افتاں و خیزاں بدحواس میرے پاس آیا۔ اور میرے پیروں میں اپنا ٹیکا
دے ٹپکا۔ چونکہ آپ غریب پرور شرفا نواز حاتم ہمت والا منزلت ہیں۔ اور آپ کی ذات
فیض عام ہے۔ حاجتمندوں کی امید بر لانا آپ ہی کا کام ہے۔ جب ہی تو حاجت روا آپ کا
نام ہے۔ گو نصیب کی نارسائی سے کسی کی عقدہ کشائی نہ ہو۔ یہ امر دوسرا ہے۔ لہذا بنظر
اتحاد قدیمانہ و نوازش کریمانہ بذریعہ نامہ ہذا نامبردہ کو آپ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں براہ
کرم پرورش فرما کے عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوجیے۔ سچ ہے۔ امارت کی دہوم
غریب کی کاربرآری سے ہوتی ہے۔ اس مقام پر آپ کو سکھانا گویا آفتاب کو چراغ
دکھانا ہے۔ فقط

جواب - معدن مروت و الطاف دام لطفہٗ۔ الحمدللہ کہ فلک کج رفتار سیدھا ہو کر برسر
سازہوا۔ جو بعد مدت میں آپ کے خط سے سرفراز ہوا۔ جو الفاظ آپ نے میری شان
میں ارقام فرمائے۔ بھلا میں اس لائق کہاں ہوں۔ ہاں آپ البتہ حضور والا قدردان
ادنی و اعلیٰ ہیں۔ فی الحقیقت حاجت روائی نیک کام ہے۔ جوان مردوں کا اس میں
نام ہے۔ میں دروغگو نہیں۔ خوشامد میری خو نہیں۔ خدا علیم ہے۔ یہ نیاز مند آپ کا خیر خواہ
صمیم ہے۔ مسمی فیض طلب خاں درجہ اول بجا کانسٹبل مقرر ہو گیا ہے۔ عندالموقع کانسٹبل
کرا دیا جائے گا۔ زیادہ نیاز و السلام۔ فقط

سوال - مظہر عنایت بیکراں دام خلقہٗ۔ زبانی محمد کمال آپ کا حال سُنکر موجب ملال ہوا۔ اطلا

بر نظر رکھئے۔ اس کے فضل کے نزدیک یہ کیا معاملہ ہے۔ مصرعہ: چنداں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند
بہر حال انسان کو استقلال ضرور ہے۔ جو حادثہ آوے اس میں ثابت قدم رہے آپ اللہ
کے فضل و کرم سے بہت فہمیدہ و سنجیدہ ہیں۔ ہر گز تشویش نہ کیجئے ہوتا وہی ہے جو مرضی خدا ہے
خدا آپ کا نگاہ بان و دوست شاد دشمن پشیمان رہے۔ مولوی عبد العلی صاحب خورجوی
مختار عدالت میرے عنایت فرما ہیں۔ ان کی تحریر منشیانہ و تقریر و بیرانہ کس قدر مطلب خیز
سبحان اللہ قانون دانی میں لاثانی۔ حکاموں میں قدر دانی۔ میں نے آج اُن کے نام
خط لکھ بھیجا ہے۔ آپ اپنے مقدمہ میں ان کا مختار نامہ داخل عدالت کیجئے۔ فقط

جواب۔ مہربان محبت نشان زاد محبتہٗ۔ آپ کا خط آیا۔ میرے دل کا رنج مٹایا۔ چنانچہ
حسب الایما آپ کے یہ نیاز مند مولوی عبد العلی صاحب مختار عدالت سے ملا۔ نہایت
مہربانی و محبت سے پیش آئے۔ اور آپ نے مختار نامہ کے ساتھ جواب دعویٰ عدالت
میں گزرانا مدعی نے بذریعہ تمن تین گواہ کرائے تھے۔ منجملہ ان کے ملا رحمت بھی گواہ تھے
چونکہ ملا مذکور نے کبھی کچہری نہیں دیکھی۔ سخت گھبرائے۔ لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ بھائیو
حاکم کے روبرو کس طرح بات چیت کرنی چاہئے۔ جس سے پوچھا اس نے یہی کہا کہ
حاکم روبرو نہایت نرم و شیریں گفتگو کرنی چاہئے۔ تو ملا مذکور نے اپنے جی میں سوچا کہ
ریشم۔ روئی۔ مخمل سے زیادہ نرم۔ اور لڈو پیڑا برفی سے زیادہ شیریں کوئی چیز نہیں ہے
اتنے میں مقدمہ پیش ہوگیا۔ پہلی پہل ملا ہی جی پکارے گئے۔ ملا اپنا نام سُنکر گھبرا گئے
اِدھر اُدھر دوڑنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ یا اللہ آج میں کہاں آ پھنسا ہوں۔ جوں جوں
چپراسی عدالت ملا کو پکارتا تھا۔ ملا دو گنے چوگنے دوڑتے تھے۔ اور ایسے دوڑے کہ
حلقہ تمام کچہری کا باندھ لیا۔ بڑی مشکل سے چپراسی ان کو پکڑ کر حاکم کے روبرو لے گیا
حاکم نے پوچھا۔ کہ تمہارا اور تمہارے باپ کا نام کیا ہے۔ ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میرا نام
ریشم روئی۔ مخمل۔ باپ کا نام اون۔ پٹہ۔ دنبہ پینبل۔ پھر یہ دریافت کیا کہ تمہاری
ذات اور پیشہ کیا ہے۔ جواب دیا کہ میری ذات لڈو پیڑا برفی اور پیشہ
میرا مصری ستھہار۔ قلاقند پھر یہ سوال کیا کہ تمہاری عمر کتنی ہے۔ اور مکان

تمہارا کہاں ہے۔ عرض کیا کہ حضور عمر تو میری گڑشکر ہے۔ مکان ہے میرا پونڈا۔ تم
اس مقدمہ میں کیا جانتے ہو۔ جواب دیا کہ صاحب مجھے جو معلوم تھا۔ عرض کر دیا
اور میں کچھ نہیں جانتا۔ ملا رحمت اللہ کے اظہار پر حاکم پرگنہ و نیز عمال وغیرہ اس
قدر ہنسے کہ پیٹوں میں بل پڑ گئے۔ حاکم نے اس مقدمہ کو محض جھوٹا سمجھ کر خارج
کر دیا۔ فقط

سوال۔ مصدر عنایت بے پایاں۔ اس نیرنگی بوقلموں نے کیا کیا رنگ دکھایا اور
اس کمبخت فلک کج رفتار نے غمخوار سے چھڑایا ؎

ہم نشیں سب لٹ گئے اور بزم میں ہل چل پڑی
اے فلک نداز گردوں اب تو تجھ کو کل پڑی

یعنی اس وقت یار وفادار صوبہ دار خاں صاحب تحصیلدار صاحب نے اپنی تبدیلی کی
خبر سنائی کہ جس کے بیان سے جی سنسناتا ہے۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ خواب خور نہیں کھاتا
ہے۔ رونا چلا آتا ہے۔ مکان کاٹے کھاتا ہے۔ تلیم کا اشک جاری ہے کاغذ کو بیقراری ہے ؎

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو　　یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو

پہلی صفر کو ان کا سفر ہے۔ آپ آئیے۔ ان سے مل جائیے۔ فقط

جواب۔ تلف فرمائے مخلصان۔ صوبہ دار خاں صاحب کے تبادلہ کی خبر سنتے ہی ماتم
پرسی کی سی میری صورت ہو گئی۔ شب و روز آہیں سرد کلیجہ میں درد عجب حالت پر ملال
ملامت ہے۔ کہ جس کا عد و حساب نہیں۔ اگر زندگی ہے۔ پرسوں تک حاضر ہوتا
ہوں زیادہ والسلام۔ فقط

سوال۔ منعمی محاسن اشفاق۔ میں آپ کی عنایت کا بدل شکر گذار سچی وفاداری
کا قائل ہوں۔ میں نے آپ کو ایک امر خاص و رفاہ عام میں تکلیف دی تھی۔ آپ نے
اس کو قبول فرمایا تھا۔ اگرچہ آپ کو ہمت بندھانے و جرأت دلانے کی کچھ حاجت نہیں
کیونکہ آپ محتاج نصیحت کے نہیں۔ خود پختہ مزاج ہیں۔ اگر میں چاہتا ہوں۔ کہ دوسرے
ایک امر خاص و رفاہ عام میں مشورہ دے کر داخل ثواب ہوں۔ بشرطیکہ خاطر و

قادر کو گرانبار نہ ہو۔ ونیز میں آپکے ملنے کا نہایت مشتاق ہوں۔

جواب۔ خاں صاحب سراپا اشفاق زاد اشفاقہٗ۔ جب آپ باایں وجاہت ولیاقت وامارت وجلالت مجھ جیسے ناچیز سے مشفقانہ گفتگو و بے تکلفانہ خط وکتابت جاری رکھتے ہیں۔ وبراہ ہمدردی امور رفاہ عام میں توجہ دلا کے میری دلی آرزو برلاتے ہیں تو اس نیاز مند کو آپ کے تعمیل ارشاد میں کہ جس میں فلاحیت بندگان خدا و ثواب عقبیٰ متصور ہو کسی طرح سے عذر نہیں۔ بلکہ میں اپنے بخت کی بلندی سمجھ کر اس آپ کی عنایت کا شکریہ تہِ دل سے ادا کر کے ملتمس ہوں۔ کار وبار لائقہ سے بلا تامل یاد وشاد فرماتے رہیے کیونکہ میں آپ کی طرح کسی شخص کو ہمدرد و حامی اپنا دنیا میں نہیں پایا۔ اس لئے نہایت خوشی سے آپ کے فرمانے کی تعمیل کروں گا۔ اور یہ جو آپ نے ارقام فرمایا ہے کہ میں آپ سے ملنے کا نہایت اشتاق ہوں۔ خدا کی قسم یہ تو میرے جی لگتی بات کہی۔ صلاح کا کیا پوچھنا۔ بسم اللہ تشریف لائیے۔ بندہ کو ممنون فرمایئے۔ فقط

سوال۔ میرے معزز دوست۔ ان دنوں آپ کا مزاج کیسا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ تندرست ہوں گے۔ چونکہ میری طبیعت کا میلان آپ سے زیادہ تر ہے۔ جب طبیعت گھبراتی ہے۔ تو آپ ہی کی یاد زیادہ تر آتی ہے۔ میرا جی آپ کی محبت سے خوش ہے لہذا متکلف ہوں۔ کہ دو ہفتہ کے واسطے ضرور تشریف لایئے۔ فقط

جواب۔ مخزن اخلاق زاد لطفہٗ۔ میں آپ کے خط کے آنے سے بہت ممنون و مشکور ہوا۔ کہ آپ نے میرے ساتھ سلسلہ محبت وارتباطات دلی اب تک قائم رکھا ورنہ دنیا کے باشندے عموماً ایسے کج اخلاق ہوتے ہیں۔ کہ جہاں ان کو ثروت ہوئی۔ آسودگی آئی۔ منصب بڑھا۔ رتبہ زیادہ ہوا۔ دوستان قدیم سے کنارہ کیا۔ مگر خدا آپ کو سلامت رکھے اور اس سے بھی اعلیٰ درجہ کے رتبہ پر پہنچا دے۔ کہ باوصف حاصل ہونے ایسے عہدۂ معزز کے آپ نے مجھ کو یاد فرمایا۔ اگر منظور خدا ہے۔ تو بعد محرم الحرام لاکلام میں

آپ کے پاس آؤں گا۔ فقط

سوال۔ سراپا لطف احسان جناب خاں صاحب۔ اس وقت معلوم ہوا کہ آپ کے دشمن بر وقت چڑھنے کسی پہاڑ کے پتھر پر سے گر گئے۔ بائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اس خبر کے سننے سے از حد رنج ہوا۔ شافی مطلق آپ کو شفائے کامل عطا فرمادے۔ چوں کہ آپ نے اپنے عادات و حسنِ اخلاق سے تمام خاص و عام میں ایسی ہر دل عزیزی پیدا کی ہے کہ جس سے لوگ آپ کی دُعا خدا سے مانگ رہے ہیں اور جواب نامہ ہذا کے نہایت منتظر ہیں۔ فقط

جواب۔ یار غمگسار۔ میں آپ کے خط سے اس قدر خوش ہوا کہ شرح اسکی حد بیان سے باہر خارج ہے۔ اللہ تعالیٰ یوماً فیوماً بصحتِ جسمی آپ کی عمر و اقبال میں ترقی فرمائے کیفیت یہ ہے۔ کہ فلکنڈہ کے پہاڑ پر حضرت لطیف شاہ صاحب قادری کا مزار ہے جمعرات گذشتہ کو چند اشخاص بغرض زیارت پہاڑ پر گئے میں بھی گیا۔ یکایک شیر دکھائی دیا۔ شیر کے دیکھتے ہی کیسی منت کہاں کی نیاز اپنا ہی کام تمام ہوتا دیکھ جان لے کے ایسے بدحواس بھاگے کہ پتھروں پر سے گر کے زخمی ہوئے۔ کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی کسی کا ہاتھ ٹوٹ گیا کسی کی پسلی پر ضرب پہنچی۔ کسی کا گھٹنہ اتر گیا کوئی آنکھ پر ہاتھ رکھے آہ آہ کر رہا تھا۔ کوئی بیچارہ خون میں بھرا ہوا۔ سر پکڑے ہوئے تھا کوئی کمر سہلا رہا تھا۔ اس وقت ایک عجب شور تھا اسی حالت میں میرے بائیں ہاتھ پر بھی سخت چوٹ آئی۔ مگر شکر ہے۔ کہ جان بچ گئی آپ میرے سب احباب کو یہ خط سُنا دیجئے۔ اور میرا سلام فرما دیجئے زیادہ والسلام۔ فقط

سوال۔ اجی دبیر بے نظیر میاں محمد منیر میں نے آپ کے خط کو دیکھا۔ ماشاء اللہ آپ نے خوب لیاقت حاصل کی ہے۔ دہوتی فرستادم لوٹیا رسید۔ علاوہ بریں کہیں فارسی ٹھونس دی کہیں اردو کہیں پنجابی لکھ مارا میاں واللہ تمہاری تحریر نے تو مجھے ہنسا مارا ہر چند بخیال اس کے کہ شاید آپ کو میرا لکھنا بُرا معلوم ہو کچھ نہ لکھوں مگر دل کمبخت بوجہہ فرط محبت لکھنے پر مستعد ہو ہی گیا۔ آیا کیا آپ کے دل میں بھی یہ جوش اٹھا کہ آدھ ہم طرز تحریر رنگین عبارت اختیار کریں۔ لیکن اتنا تو

نہ سمجھے کہ روا حلوا خوردن را روئے باید ائے صاحب پہلے وہ لیاقت حاصل کر لیجئے پھر فارسی میں خط لکھئے۔ کیوں ناحق فارسی کا ستیاناس کر کے لوگوں کو ہنساتے ہو۔ و شہرت بدنامی بذمہ خود لیتے ہو۔ فقط

جواب - تلف فرمائے نیاز مندان۔ محبت نامہ پہنچا جو کچھ آپ نے لکھا۔ بجا لکھا۔ اب انشاء اللہ تحصیل علم فارسی میں پوری کوشش کروں گا۔ تازہ حال سنئے۔ جوالا پرشاد برہمن نے ایک عورت لاوارث کو کہ جس کے پاس دو تین سو روپیہ کا زیور اپنے گھر میں رکھ کر کھانے پکانے اسی کے ہاتھ میں دے دیئے تھے۔ اب اس کا خاوند بھی آ پہونچا۔ اس نے اپنی جورو کو پہچان لیا۔ اور ذات کفش دوز بیان کی۔ اب برہمن مذکور نہ ادھر کا رہا نہ ادھر کا گھر کا گھر بے دین ہو گیا۔ کسی دانا نے سچ کہا ہے ؎

دل چاہے دلدار کو تن چاہے آرام
دبہدا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام

سوال - توجہ فرمائیے۔ بہر حال مخلصان تسلیم۔ اب تک بندہ کا نام مجلس قانون کے ارکین میں شریک ہے۔ مگر میں افسوس کرتا ہوں کہ ایک روز کے جلسہ کے سوا پھر کبھی باوجود آپ کا مکان متصل ہونے کے ایسی کچھ قلت فرصت در پیش آتی گئی۔ کہ اتفاق حاضر ہونے کا نہ ہوا۔ مجھے نہایت خجالت اس بات کی ہے۔ کہ دوسرے ارکین و منتظم صاحب کیا فرماتے ہوں گے۔ یہاں ہجوم کار ذاتی ہے۔ ایک لمحہ کی بھی فرصت نہیں رکن کو چاہئے۔ کہ ہر وقت شریک مجلس رہے نہ کہ ایسا۔ پس اس صورت میں بندہ بخوشی اس کام سے علیحدہ ہوا چاہتا ہے۔ آپ براہ مہربانی یہ ہی استعفا میرا منظور فرما کے جمعہ کو جلسہ عام میں پیش کر دیجئے۔ و جواب باصواب سے سرفراز فرمائیے

المرقوم ۳ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ ہجری۔ فقط

جواب - مہربان بندہ مزاج شریف آپ کا مراسلہ تیسری ربیع الاول کا لکھا ہوا پہنچا جلسہ عام میں پیش کیا۔ چونکہ آپ ایک نہایت درجہ کے لائق و نامی مقنن ہیں اور آپ کی شرکت سے مجلس قانونی کو بہت بڑی امداد کی امید تھی۔ آپکے استعفا نے ہم سب کے دلوں کو دردناک

کردیا خصوصاً ایسے وقت میں کہ عمدہ نتائج نہایت قریب زمانہ میں ظاہر ہونے والے تھے۔ چنانچہ تمام اہل مجلس آپ کے استعفا کی نسبت نہایت رنج ظاہر کرتے ہیں۔ اور افسوس کے ساتھ آپ کے استعفا کی منظوری کی خبر آپ تک پہنچاتے ہیں۔ نویں ربیع الاول ۱۳۰۹ ہجری۔ فقط

سوال۔ رفیقم السلام وعلیکم جو کوئی ادھر سے آتا ہے۔ اس کی زبانی یہ سننے میں آتا ہے کہ عموماً وہاں کے باشندے اپنی عمر سیہ کاریوں میں ضائع کرتے ہیں۔ تاڑی و شراب خواری میں دن رات مصروف رہتے ہیں۔ جوان تو جوان جن کے منہ میں دانت نہیں پیٹ میں آنت نہیں۔ دو قدم چلنے سے سانس اکھڑتا ہے۔ سینہ میں دم اڑتا ہے پچکے ہوئے گال عمر میں نوے سال چہرہ پر لمبی سفید ڈاڑھی وہ بھی ہر روز تاڑی پیتے ہیں۔ ریش سفید کو داغ لگاتے ہیں۔ ان حیرت انگیز باتوں کے سننے سے نہایت تعجب ہوا۔ مگر افسوس بجز خط معمولی کے کبھی آپ نے حقیقت وہاں کی ارقام نہ فرمائی براہ کرم کیفیت مفصل وہاں کی لکھئے زیادہ والسلام۔ فقط

جواب۔ شفیقم۔ وعلیکم السلام یہاں کے حالات خدا کی پناہ میں اپنی بیتی سناتا ہوں ذرا سنئے۔ کہ جب سے شَہرُ رَمضانُ المُبَارَک شروع ہوا ہے۔ بندہ درگاہ شام دلگاہ دل بہلانے کی خاطر کسی جانب تفریحاً جایا کرتا ہے۔ اتفاقاً پرسوں جمعہ کے روز چار بجے شام کو سرچوک گیا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ چند اشخاص سفید پوش دین فراموش آپس میں بشاش قہقہے اڑاتے چلے آتے ہیں۔ کسی کا پان سے منہ لال کسی کا برف جوشی سے چہرہ بحال ہے۔ غرض کہ کل احوال عرض کرتے ہیں۔ طول ہوتا ہے۔ میں گھبرایا کلیجہ منہ کو آیا۔ کہ یا الٰہی یہ سحر عید ہے۔ یا شام ماہ رمضان ہے۔ یہ گروہ ہندو ہے یا مسلمان ہے۔ آخرکار نہ رہا گیا آگے بڑھ کر پوچھا۔ کہ کیوں صاحبو آپ لوگوں کو روزے معاف ہیں۔ (جواب ملاحظہ ہو) کس ڈھٹائی دیدہ کی صفائی سے فرماتے ہیں جی ہاں آپ ہی کو بہشت مبارک رہے۔ ہم دوزخ ہی میں چلیں گے فکرو تلاش سے دولت روزہ نیاز سے بہشت نہیں ملتی ہے۔ جو مقدر میں ہے۔ وہ صورت

سے ہوتا ہے۔ ابتو آرام سے گذرتی ہے۔ عاقبت کی خبر خدا جانے۔ میں ان کی
یہ باتیں سُنکر نہایت شرمندہ ہوا فی الواقع مجھ کو ان سے کیا واسطہ تھا۔ القصہ
یہاں کے باشندوں نے ایسا سر اٹھا رکھا ہے۔ کہ خوف خدا مطلق نہیں دماغ آسمان
پر ہے۔ زمین پر قدم رکھنا دشوار ہے۔ ہر ایک اپنی خودی کے نشہ میں سرشار ہے
یہ خبر نہیں کہ ہماری اصل ایک قطرۂ ناپاک ہے۔ یہ جسم سراسر خاک ہے انجام کار
یہ ہی ہونا ہے۔ دنیا مزرع آخرت ہے۔ یہاں تخم عمل بونا ہے ؎

درپیش ہے سفر اور مسافر ہیں غافل
آرام سے ہیں رخت سفر کھول کے بیٹھے

سوال۔ میرے شفیق دلی کو میرا سلام پہنچے۔ ایک مہینہ سے خط آپ کا نہیں آیا۔ اس
لئے دل بیتاب ہے۔ امید ہے کہ جواب سے جلد کامیاب فرمایئے۔ اور ہمیشہ اپنی خیریت
و عافیت لکھتے رہئے۔ یہاں اکثر مسلمان ناقص العادات و نا تہذیب حرکات
و سکنات اپنی خام خیالی سے طریقہ نیچری میں تہذیب و شائستگی و ترقی رزق
سمجھ کر نیچر بن گئے ہیں۔ ان کی عادت روزمرہ کی گفتگو ذرا سنئے۔ کہ جہاں اس قسم کے
چار آدمی دوست و ہمدم ایک جگہ جمع ہو کے بیٹھے ہیں۔ جب تک اُن میں غپ شپ
اڑتی رہی۔ یا کسی کی شکایت و غیبت کا چرچہ رہا۔ اس وقت تک اس مجمع میں خیر رہی
جہاں ایک کے منہ خلاف منشا، دوسرے کی کوئی بات نکلی تو اس کے کاٹ دینے
اور رد کرنے کو اسی وقت مستعد ہو جاتا ہے۔ فوراً غیظ غضب اپنا اثر ان کے دلوں
میں پیدا کر دیتا ہے۔ پھر تو اس نے اس کی طرف کو دیکھا اس نے اس کی طرف کو گھورا
اس نے اس کو للکارا۔ اس نے اس کو ٹھکارا۔ آنکھیں بدلتے ہی آستین چڑھ گئیں
دھول دھپا شروع ہو کر نیچے اوپر ہو گئے۔ کسی کی پتلون پھٹی۔ کسی کی جاکٹ
چری۔ جب ان کے احباب حاضرین نے اس تماشہ کو دیکھ لیا تب بیچ بچاؤ کروادیا
واہ بھئی واہ خوب ہوا جانے دو۔ سچ ہے انہیں لوگوں نے ہندوستان کی شائستگی
و تہذیب کو بٹہ لگایا ہے۔ و نیم وحشی کا خطاب پایا ہے۔ فقط

جواب۔ میرے سچے دوست محبت نامہ پہونچا بدریافت آپ کے خیر و عافیت کے میرے دل کو تسلی ہوئی اللہ تعالےٰ بایں یاد فرمائی ہمیشہ آپ کو تندرست رکھے بیوقوف لوگوں کا یہ قیاس کہ نیچر طریقہ اختیار کرنے میں تہذیب و شائستگی ورزق میں ترقی ہے۔ اور مذہب کی پابندی ہرگز ہرگز مانع ترقی نہیں۔ کیا جاکٹ پتلون پہنے اور چھری کانٹے سے میز پر کھانا کھانے بغیر تہذیب نہیں آتی۔ حلال و حرام کی تمیز ندارد۔ پھر بیہودہ گوئی کی جرأت کہ معاذ اللہ دیکھو اسلام کا وہ عمدہ اصول ہے اور اس کی تہذیب و اخلاق و شائستگی کے عادات کوٹ کوٹ کر بھری ہیں کہ مقلدین کو ہرگز خطرہ لغزش نہیں۔ جو لوگ اپنے مذہب اخلاق کے پابند ہیں بلاشک وہ اول درجہ کے مہذب و مدبر و دانا و خلیق و حلیم ہیں۔ اور جو اپنے مذہب سے منحرف ہوگئے ہیں۔ گو اس وقت اپنے شامت اعمال سے دین اسلام پر حرف گیری و چبا چبا کر باتیں بنا رہے ہیں۔ انشاء اللہ کیفیت بعد مرگ کے جو ایک دن پیش آدنی ہے۔ معلوم ہو جائے گی۔ اس وقت بجز حسرت و افسوس کچھ چارہ نہ ہوگا۔ فقط

سوال۔ محبت بیریا۔ اس علاقہ میں اب تک بڑے زور شور سے قحط پڑا ہے۔ صدہا فاقہ کش درختوں کے چھلکوں کو کوٹ کر اپنا پیٹ بھر رہے ہیں۔ اس پر طرفہ یہ کہ قانون ٹیکس جاری ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ہائے مچی ہوئی ہے۔ فقط

نظم

لو ہوا قانون بن کر ٹیکس جاری ہائے ہائے
آن پہنچی اب مصیبت کی سواری ہائے ہائے
اس طرف قہر خدا ہے اس طرف ضرب شہی
اس کشاکش سے ہے اپنی جان عاری ہائے ہائے
ہے یہاں جز فاقہ مستی مال کس بھوکے کے پاس

جان ہی ہے نذر ٹیکس یاری ہائے ہائے

دار و گیر وحشت و مشت و جور و ظلم لاتعد

ہو نہیں سکتی بیاں تفصیل خواری ہائے ہائے

ہاتھ خالی کیسہ خالی فاقہ کش زار و نزار

ٹیکس کے قابل کبھی یہ حالت ہماری ہائے ہائے

ٹیکس ہو تجویز بدلے پرورش کے قحط میں

پس یہی تھا مقتضائے شہریاری ہائے ہائے

مرتے مرتے تھی امید دستگیری ہم کو آہ

مل گئی مٹی میں سب امیدواری ہائے ہائے

کیا غضب سنتا نہیں فریاد کوئی ٹیکس کی

بے اثر کیوں ہو گئی اس بتہ زاری ہائے ہائے

اے صبا پہنچا کے کر ممنون تو اس ملک کو

گوش قیصر تک ہماری آہ و زاری ہائے ہائے

دست شفقت چاہیے تھا پشت اہل ہند پر

ناگہاں ہونے لگی یہ سونٹھ کاری ہائے ہائے

قحط نے نوچا کھسوٹا پیٹ بھر اس ملک کو

لے رہا ہے ٹیکس اب عزت ہماری ہائے ہائے

کیا ہے قسمت نے پھنسایا ہم کو دورو دام میں

فاقہ مستی شب کو دن کو روبکاری ہائے ہائے

جان و مال اپنا تو نذر خشک سالی ہو گیا

ٹیکس کو عزت کی ہے اب خواستگاری ہائے ہائے

آتے ہیں چپراسیاں تشخیص حیثیت کو یہاں

چھوٹے ہیں خرگوش پر کتے شکاری ہائے ہائے

مالگذاری لٹ گیا غارت گری میں قحط کی

لیتی ہے سرکار اب چولہا تغاری ہائے ہائے

جواب۔ بندہ نواز۔ مودت نامہ پہنچکر منکشف کیفیت کا ہوا۔ یہاں کبھی ٹیکس لگ گیا۔ چنانچہ ایک شخص پنکھے دبوریئے بنا کے ہفتہ میں پانچ چھ آنے پیدا کرلیتا ہے اس پر بھی دو روپیہ سالانہ ٹیکس لگایا گیا ہے۔ ہر چند اس نے شور و غل مچایا۔ اور درخواستیں دیں۔ مگر کون سنتا ہے۔ حکم حاکم سے کہ بمنزلہ مرگ مفاجات ہے۔ کیا بس چلتا ہے۔ بارہویں شوال کو یہاں خوب بارش ہوئی۔ جس کے ہونے سے گرانی گئی۔ ارزانی آئی۔ آپ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مع کار لائقہ سے اطلاع دیتے رہیئے۔ فقط

سوال۔ اے محبوب جانی بہت روز سے خط آپ کا نہیں آیا۔ کیا آپ مجھ سے خفا ہیں ؎

مان لے کہنا میرا اے جان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہے مہمان ہنس لے بول لے
پھر کہاں یہ دل بری شان ہنس لے بول لے
دم غنیمت ہے ارے نادان ہنس لے بول لے

زیادہ بجز شوق ملاقات جسمانی کے کیا لکھوں۔ فقط

جواب۔ دوست جانی۔ عین انتظار میں محبت نامہ پہنچا۔ کیفیت معلوم ہوئی۔ ایک ؎

نظم کیا موسم گذشتہ کروں میں یاد ۔۔۔ وہ گل نہیں وہ باغ نہیں وہ ہوا نہیں
غم کھانے کے سوا کوئی اپنی غذا نہیں ۔۔۔ پیتا ہوں خون دل کبھی پانی پیا نہیں
صبر و قرار طاقت و آرام سب گئے ۔۔۔ غمخوار تم سوا کوئی اپنا رہا نہیں

ایک وقت وہ تھا۔ کہ آپ میرے پاس تھے۔ اب وہ گھڑی ہے۔ کہ آپ مجھ سے دور ہیں بدون آپ کی صورت دیکھے مجھے چین نہیں للہ جلد آیئے آنے میں دیر نہ کیجئے ؎

شکل اپنی ہم کو دکھاؤ خدا کے واسطے ۔۔۔ جان جاتی ہے۔ اجی آؤ خدا کے واسطے

بخدا جدائی کے صدمہ سے حالت سکرات ہے گریہ وزاری دن رات ہے۔ بیت

گر یوں ہی رہے گی بے قراری　　تو ہو چکی زندگی ہماری

سوال و جواب بیوی و شوہر کے

سوال۔ میرے سرتاج مدظلہٗ۔ مدت سے لڑکوں بالوں کی کچھ آپ نے خبر نہ لی۔ فاقوں سے مرتے ہیں۔ اپنے دنوں کو روتے ہیں۔ بتایئے کیا کھاکر جیویں۔ اب سردی سے پالا پڑا بخدا سردی کے مارے کانپتے ہیں۔ تمام دن فاقہ مستی یا آفتاب پرستی آپ کو پرواہ نہیں۔ کسی دن جان نکل جائے گی۔ اگر میں بذات دائرہ افلاس میں گھری ہوئی ہوتی مضائقہ نہ تھا۔ مگر ننھے ننھے بچوں کی تکلیف دیکھ لخت جگر کھاتی ہوں۔ خون جگر پیتی ہوں بلکہ ایسی زندگی سے مرنا بہتر سمجھتی ہوں ؎

میں نے آکے جہاں میں کیا دیکھا　　جان کو آفت میں مبتلا دیکھا

آپ کے عزیز و اقربا میں کوئی اس قابل نہیں۔ کہ جو ہمارا خبر گیراں ہوں۔ یہاں کوئی پرسان حال نہ کسی کو کچھ خیال۔ ویسے بشر پتھر سے بھی سخت تر ہے جیسی افتاد پڑتی ہے جھیل جاتا ہے۔ لیکن اب حد سے زیادہ نوبت گذر چکی۔ کب تک چپ رہوں آپ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں۔ باعث زندگانی تو آپ ہیں دنیا میں کون ہمارا ہے۔ بعد خدا آپکا سہارا ہے۔ کلیجہ پر ہاتھ دھرو رحم کرو۔ للہ خرچ معقول جلد بھیجو۔ گو فاقوں سے مرتی ہوں الا شام و پگاہ یہ دعا کرتی ہوں مصرع۔ تم سلامت رہو قیامت تک۔

جواب۔ میری آرام جان۔ تمہارا خط کیا پہنچا گویا مردے کے جلانے کو مسیحا پہنچا ؎

خط کو جس دم یہاں صبا لائی　　جسم بے جاں میں گویا جاں آئی

یہ جانثار چھ مہینے سے عارضہ بخار میں ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ زیادتی غفلت سے دو دو روز تک ہوش نہیں ہوتا تھا۔ اب شافی مطلق نے شفا بخشی اگرچہ تندرست ہوں لیکن ناتواں اور سست ہوں۔ صرف استخواں پوست باقی ہے۔ فرط ضعف سے چل پھر نہیں سکتا۔ بوجہ ناسازی طبع خرچ بھیجنے کی نوبت نہ آئی سردست مبلغ پچاس روپیہ

ڈاک خانہ کے ذریعہ سے بھیجتا ہوں۔ رسید وصولی کی جلد بھیجو۔ چوں کہ دریافت تمہاری خیر و عافیت کے میرے دل کو تقویت ہوتی ہے۔ اور تمہارے خط کو مفرح روز و نیز اپنے حق میں دوائی صحت کا نسخہ سمجھتا ہوں۔ لازم کہ جو لکھے روز خط اپنا بھیجتی رہو۔ فقط

سوال ۔ تسلی بخش خاطر بے قرار۔ خدا جانے اس خادم سے کیا خطا سرزد ہوئی۔ جو آپ کو یہاں نہ آنے کی کد ہوئی۔ دوش آپ کو کیا دوں۔ اس بُری تقدیر کی خوبی ہے۔ یہ برگشتہ تقدیر بیمار محبت ہے۔ آپ مسیحا ہیں۔ آپ آئیے۔ بدون آپ کے لطف زندگی خاک ہے ؎

چھوٹ جاؤں غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں
خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں

میں مجبور ہوں۔ آپ صاحب اختیار ہیں۔ میرے حال سے غفلت نہ کیجئے۔ جلد خبر لیجئے۔ جس دن آپ پھریں گے۔ خدا میرے دن پھیرے گا۔ للہ رحم فرمائیے۔ جلد تشریف لائیے۔ نظم

دل کی بیتابی سے ہے سینہ میں میری کھلبلی
مضطرب شدت سے ہوں اب جان جاتی ہے چلی
جلد آکر دور کر میرا تو یہ دردِ دلی
دردِ فرقت سے ہے تیرے سخت مجھ کو بے کلی

اگر آپ نے آنے میں دیر کی۔ میں نے صدمہ ہجر سے جان دی۔ فقط

جواب ۔ اے میرے غمخوار۔ عین انتظار میں خط تمہارا آیا آنکھوں سے لگایا بوسہ دیا اور چھاتی سے چپکایا۔

کبھی رکھتا تھا اس کو چشم تر پر — کبھی دل پر کبھی دل سے جگر پر
کبھی سینہ پہ میں رکھتا تھا اس کو — کہ بیتابی سے کچھ تسکین تو ہو

للہ الحمد تمہاری خیریت پائی۔ جان میں جان آئی۔ چوں کہ تمہاری ملاقات جسمانی موجب لذت زندگانی ہے۔ تمہاری دید کی تمنا میں ہر وقت بےچین رہتا ہوں مثل ماہی بے آب

تڑپتا ہوں نہ دن کو تاب نہ شب کو خواب ہے۔ مگر کیا کروں بندگی بیچارگی سے

نہ چین نہ تاب دل کو نہ چشم خواب پُرآب میں ہے
غم جدائی سے جان میری عجب طرح کے عذاب میں ہے

دل سے یہ دُعا ہے کہ جامع المتفرقین وہ دن دکھائے کہ تمہارا جمال دیکھوں اگر حیات باقی ہے۔ تو عنقریب بحصول رخصت تمہارے پاس پہنچتا ہوں۔ اصلاح تشویش نہ کرو خدا کے فضل پر نظر رکھو۔ فقط

چوتھی فصل میں تہنیت کے خط

رقعۂ دعوت — بفضلہٖ تعالےٰ — رُباعی

ہے نیاز پاک حضرت پیران پیر کی — یعنی جناب غوث شہ دستگیر کی
حاصل کریں ثواب تناول طعام سے — یہ عرض ہو قبول عنایت حقیر کی

تاریخ گیارہ ماہ حال روز پنجشنبہ کو آٹھ بجے دن سے بارہ بجے دن تک خانۂ عاصی پر رونق افروز ہو کر تناول طعام سے بندہ کو ممنون و مشکور فرما دیں۔ زیادہ کرم ہو۔ الداعی عاصی محمد عنایت علی خاں مجالسط وغیرہ۔

مُبارکباد تولدِ فرزند عفی عنہٗ

مجموعۂ خوبیہائی بیکراں جناب منشی محمد عنایت علی خاں صاحب سلمہ الرحمٰن۔ بعد سلام مسنون الاسلام المرام یہ ہے۔ کہ آج عبد الغفور خاں کی تحریر سے یہ معلوم ہوا کہ پنجشنبہ کے روز تاریخ پچیس محرم الحرام ۱۳۰۸ھ تیرہ سو آٹھ ہجری مطابق گیارہ ستمبر ۱۸۹۰ء اٹھارہ سو نوے عیسوی تین بجے دن کو آپ کے گھر میں فرزند ارجمند تولد ہوا ہے۔ اور آپ نے نام اس کا الطاف علی خاں رکھا ہے حق عزّ و جل مبارک کرے۔ اس مژدہ کے سننے سے اس خیر طلب کا دل کو از حد مسرت ہوئی۔ باغبان حقیقی اس نونہال گلشن مراد کو دنیا کے باغ میں ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے۔ اور عمر طبعی تک پہنچا دے۔ فقط

رقعہ رسم ختنہ

بعد حمد خدا و نعمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم واضح ہو کہ فرخندہ فرجام میں شادی رسم ختنہ برخوردار لطف علی خاں اطال اللہ عمرہٗ تاریخ پانچ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ تیرہ سو چار ہجری روز سہ شنبہ قرار پائی ہے امید ہے کہ ازراہ عنایت معینہ بر بعد نماز ظہر غریب خانہ عاصی تک قدم رنجہ فرماکر زیب دہ محفل عشرت ہو کر بندہ کو ممنون فرمائیں۔ الداعی۔ محمد عنایت علی خاں کلانوزی محافظ دفتر وارد حال موضع کرورہ پرگنہ اہار ضلع بلند شہر۔

رقعہ رسم بسم اللہ خوانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٭ ان ایام مسرت انضمام میں رسم بسم اللہ خوانی برخوردار لطف علی خاں مدعمرہٗ وزاد اللہ علمہٗ تاریخ پندرہ جمادی الثانی ۱۳۰۵ھ تیرہ سو پانچ ہجری یوم آدینہ مقرر ہے۔ توقع ہے کہ بعد نماز ظہر خانہ نیاز مند پر تشریف ارزانی فرماکے بعد تناول طعام شریک جلسہ عیش وطرب ہو کر بندہ کو ممنون فرماویں۔ فقط الداعی فدوی محمد عنایت علی خاں مہتمم جاگیرات منضبطہ موضع کرورہ پرگنہ اہار ضلع بلند شہر

پانچویں فصل میں تعزیت کے خط

خط تعزیت۔ برادر عبد العزیز خاں بیس ربیع الاول کو ہیضہ کر کے رہ نورد عالم بقا ہوا اس صدمہ سے عقل وہوش میرے بجا نہیں۔ جز اسرافوف ور جا سب بھول گیا ہر دم اس کا خیال۔ ہر لحظہ اسی کا ملال نہ تو وہ بھائی زندہ ہوتا ہے۔ نہ دل کو صبر آتا ہے۔ ہر چند اپنے کو سمجھاتا ہوں۔ مگر اس کی محبت کا جوش سمجھنے نہیں دیتا کئی بار چاہا کہ زہر کھا کر یا سر پھوڑ کر مر جاؤں۔ الا دیدہ و دانستہ حرام موت مرنا محال ہے۔ اس سبب سے بدلائل عقلی و نقلی اس خیال کو رد کیا لیکن یہ مشکل پیش آئی کہ یہاں میرا جی نہیں لگتا۔ ارادہ ہے کہ دنیا کے تعلقات چھوڑ کر کے مکہ معظمہ کو چلا

جاؤں۔ ہمہ تن خدا پاک کی یاد میں مشغول ہو جاؤں۔ ؎

ہم نے اس ہستی میں رہکر یہ اٹھائے رنج و غم
جو روانہ ہو گئے سوئے عدم اچھے رہے

جواب۔ برادر عبدالعزیز خاں کی وفات سے اس قدر رنج ہوا۔ کہ میں نے اپنی حیات پر ممات کو ترجیح دی اس حادثہ ہوش رُبا سے ایسا مبتلائے الم ہوا کہ خنجر غم نے جگر کو مجروح کیا ؎ دنیا میں کوئی داغ سے خالی جگر نہیں بے داغ چرخ پر بھی تو روشن قمر نہیں

افسوس کیسے کیسے امیر و فقیر و فہیم دنیا میں پیدا ہو گئے۔ مگر کسی نے داروئے موت طبعا میں نہ دیکھی۔ بیت

موت کا گر ہوتا حکمت سے علاج کا ہے کو مرتا کوئی یونان میں

اگرچہ یہ غم وہ غم نہیں جو دل سے محو ہو۔ لیکن بجز صبر اور کیا کیا جاوے۔ پس تم رضائی مولا از ہمہ اولیٰ تصور کر کے صبر کرو۔ اور تا آنے ہمارے کعبہ شریف کے جانے کا قصد نہ کرو۔ اگر عبادت الٰہی کرنا مقصود ہے۔ وہ معبود ہر جا موجود ہے۔ فقط

دیگر۔ میں اس سانحۂ ہوش و دافع حیرت افزا کو کمال افسوس سے لکھتا ہوں۔ کہ تاریخ ۲۳ ماہ نومبر ۱۸۸۷ء کو جناب چچا علی بخش خاں ڈپٹی کلکٹر رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ قصبہ ہذا میں ان کا دم غنیمت تھا ملنسار و خلیق تھے۔ سب ہندو مسلمان اُن کے مداح ہیں سچ ہے ؎

دنیا نہیں کسی کی ہمیشہ قیام گاہ جو ہے یہاں وہ تیر قضا کا نشانہ ہے

جواب۔ آپ کے چچا علی بخش خاں صاحب کی رحلت فرمائی سے سب لوگ افسوس میں ہیں جس نے سُنا ہائے کرنا شروع کیا۔ چونکہ اس ذات سے ہر خاص و عام کو فائدہ تھا۔ بڑے چشم مروت تھے۔ ہمیشہ اشفاق و احسان سے سب کو مسرور کرتے تھے۔ ان کے وجود فیض آمود سے جو گھر آباد تھے۔ وہ بے چراغ ہو گئے۔ خدا ان کو غریق رحمت کرے۔ واقعی دنیا ایک خواب غفلت ہے۔ عدم جس کی تعبیر ہے۔ زمانہ ایک مرقع حیرت نما

جس کی تصویر ہے۔ فقط

دیگر۔ بڑے افسوس سے یہ جاں گداز سانحہ حوالہ قلم کیا جاتا ہے۔ کہ ظفر یاب خاں عین شباب میں تاریخ پانچ شہر صفر کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سفر کر گئے اپنے والدین کو بڑھاپے میں داغ دے گئے۔ ہر چند اُن کے والد ماجد نے ان کی تعلیم میں اہتمام بلیغ کیا تھا اور ان کو علم عربی سے فراغ حاصل ہو گیا۔ مگر تعلیم یافتہ انگریزی لوگوں کی محبت نے ایسا اثر کیا۔ کہ کثرت مے خواری سے مرحوم نے اپنی جان دی ؎

سب جیتے جی کے جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آکر کام پڑا اسب قصے قضیے پاک ہوئے

خیر خدا اُن کے عزیزوں کو تسلی و مرحوم کو مغفرت نصیب کرے۔ آمین۔ فقط

جواب۔ آپ کے خط نے خبر وحشت اثر سنائی۔ ظفر یاب خاں کے انتقال سے میری آنکھوں کے نیچے تاریکی آئی غم کی گھٹا میرے دل پر چھائی۔ بلکہ تمام بستی میں سخت ماتم ہوا اگرچہ ہر ایک متنفس کو یہی شاہ راہ در پیش ہے۔ مگر عین شباب میں فوت ہونا ایک افسوس ناک واقع ہے ؎

گر پیر خورد سالہ بمیرد عجبے نیست　　ایں ماتم سخت است کہ گویند جوانمرد

بہر کیف مشیت ایزدی میں گنجائش دم مارنے کی نہیں۔ کیونکہ کل کا ملوں کا فاعل وہی ہے۔ بریت
قدرت اس کی رنگ برنگی وہ قدرت کا مالی　　آپ ہی بوئے آپ ہی سینچے آپ کرے رکھوالی

دیگر۔ افسوس صد ہزار افسوس کہ پرسوں کے روز شہوار خاں کو گھوڑے سے گرتے ہی موت نے جھٹ پٹ چٹ کر لیا۔ اس حادثہ جاں گداز سے جس قدر رنج و قلق مجھ کو ہوا۔ اندازہ اس کا حد قیاس سے خارج ہے۔ دنیا ایک ایسا مقام گزشتنی و گذاشتنی ہے۔ کہ جس کے چھوڑ دینے میں کسی کو گریز نہیں ؎

پیر و مرید شاہ و گدا امیر اور وزیر　　سب آن کر اجل کے ہوئے دام میں اسیر
مفلس غریب صاحب تاج و علم سریر　　کون اس جہاں میں زندہ اے میاں نظیر

جواب۔ شہوار خاں کے انتقال سے از حد ملال ہوا۔ خدا ان کو بہشت نصیب کرے

افسوس یہ دار ناپائدار جائے مصیبت و آزار ہے نہ منزل آرام و قرار ؎

اک آن میں عدم ہے برنگ شمیم گل کیا اعتبار ہستی بے اعتبار کا

ہرچند وقوع اس واقعہ سے مبتلائے اندوہ و آلام ہوا۔ الا کچھ فائدہ دیکھا لہذا صبر اختیار کیا۔ فقط

دیگر۔ شیخ ظہور الاسلام صاحب دفعتاً عارضۂ سرسام میں بیمار ہوکے اس خراب آباد عالم سے دار البقا کو رحلت کر گئے۔ عجب صدمہ جانکاہ دے گئے۔ میری آنکھوں میں جہان تاریک ہوگیا۔ کلیجہ ہل گیا۔ اس ماتم میں کمر بار غم سے خم ہوگئی۔ طبیعت درہم برہم ہوئی۔ بیت

غم سے خم ہوگئی کمر یکسر رنگین تن پر بنی مثل مسطر

افسوس بسا بسایا گھر اجڑ گیا سنسان مکان ہوگیا سچ ہے دنیا رنج و الم کا مقام ہے جس راہ پر وہ گئے ہیں ہم کو درپیش ہے معاملہ کم بیش ہے بجز صبر چارہ نہیں دم مارنے کا یارا نہیں۔ فقط

جواب۔ آپ کے خط سے شیخ ظہور الاسلام صاحب کے انتقال کا حال معلوم ہوا۔ جو اس کی مرضی۔ اس میں اختیار نہ تمہارا نہ ہمارا مشیت ایزدی ہیں دم مارنے کا کیا یارا موت حاصل زندگانی ہے۔ ایک دن آنی ہے منشی قدرت نے حرف بقائے جاودانی کسی کے نامہ زندگانی میں تحریر نہیں کیا ہے۔ جو لکھدیا ہے۔ اس میں گھٹانے بڑھانے کی کسی کو طاقت نہیں۔ وقت مقرر ہے زنیا ہے۔ دنیا مقام گذران ہے۔ جو ہے رواں دواں ہے۔ بقا بجز ذات خدا دوسرے کو کہاں ہے۔ پس جو بندہ پر گذرے راضی برضا ہے کیونکہ بجز صبر کچھ چارہ نہیں۔ اس کارخانہ میں اجارہ نہیں۔ شادی و غم دونوں توام پھر گیا غم ارے میاں کسی کے مرنے کا تو وہ غم کرے۔ جو آپ نہ مرے ؎

کسی کے مرگ پہ اے دل نہ کیجئے چشم تر ہرگز

بہت سا روئے ان پہ جو اس جینے پہ مرتے ہیں

دیگر۔ برخوردار عبدالستار عارضہ چیچک میں بیمار ہوکر بارہویں رجب کو پستان دایہ اجل سے دودھ پی کر آغوش لحد میں جا سویا۔ یعنی فوت ہوگیا۔ اور میرے سینے پر داغ اپنی مفارقت کا رکھ کر زندہ درگور کر گیا۔ خیر مشیت ایزدی یہی تھی۔ صابر ہوا آپ بھی صبر کیجئے۔ فقط

جواب۔ برخوردار عبدالستار کا۔ والدین سے کنارہ کر کے انگشت دایہ اجل پکڑ کر ملک عدم

کی طرف کیا گیا۔ گو یا جہاں کو ہماری آنکھوں میں تیرہ و تاریک کر گیا ہر چند میں نے گریہ و فغاں کیا۔ اور سر پر پھر و پتھر پر سر مارا۔ الا عیاز صبر کچھ چارہ نہ دیکھا آخر کار شکیبائی اختیار کی۔ فقط

چھٹی فصل طریقہ تحریر عرضی ورقعہ و تمسک و رسید وغیرہ

عرضی

غریب پرور سلامت

کمترین گورنمنٹ اسکول کا تعلیم یافتہ جونیر مڈل پاس ہے و قانون دیوانی و فوجداری میں امتحان دے کر سند حاصل کی ہے و علم انگریزی و اردو میں اس قدر مہارت ہے کہ انگریزی کا ترجمہ اردو میں و اردو کا ترجمہ انگریزی میں بخوبی کر لیتا ہے۔ الا بوجہ بیکاری نہایت تکلیف میں ہے۔ اور کوئی ایسی معاش نہیں۔ کہ جس سے گذر اوقات اپنی کرے۔ چونکہ ان دنوں ایک عہدہ تحصیلداری خالی ہے۔ اور بجز حضور بندہ کا کوئی مربی نہیں۔ امید ہے کہ براہ قدردانی و شرفا نوازی کے عہدہ معروض الصدر پر پرورش فدوی کی فرمائی جائے۔

واجب تھا عرض کیا۔

عرضی

فدوی احمد علی خاں از قصبہ کلانور ضلع رہتک مورخہ ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء

ایضاً

غریب پرور سلامت

ان دنوں فدوی کے بھائی کی شادی در پیش ہے۔ اور کمترین کی طلبی میں دو خط مکان سے آئے ہیں۔ اس شادی میں شریک ہونا بندہ کا بہت ضرور ہے۔ لہذا بغرض ملاحظہ بندگان عالی دونوں خط ہمرشتہ عرضی ہذا بھیجکر امیدوار ہے۔ کہ رخصت دو ماہ کی مرحمت ہو۔ واجب تھا عرض کیا مورخہ ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۹۱

عرضی

فدوی ظفر علی خاں دفعدار متعینہ محکمہ پولیس لین آگرہ مورخہ ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۹۱

قرض لینا بذریعہ رقعہ

میرے عنایت فرما لالہ مہتاب چند ساہوکار ساکنہ موضع ماکڑی زاد عنایتہٗ بعد سلام واضح ہو کہ حسب پیش آمد ضرورت مبلغ سو روپیہ کہ آدھے اسکے پچاس روپیہ ہوتے ہیں بذریعہ تحریر ہذا الحساب سو فیصدی ایک روپیہ ماہانہ بوعدہ عند الطلب میں نے آپ سے نقد قرض لئے ہیں۔ عند الطلب مبلغات مذکور مع سود بلا عذر ادا کر دوں گا ٹکٹ چسپاں ہے یہ رقعہ اس واسطے لکھدیا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے۔

المرقوم ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء

العبـــــــــــــــــــــــــد

محمد عنایت علی خاں کلانوری زمیندار موضع کروڑہ پرگنہ اہار

تمسک

اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے روپیہ قرض لیکر دستاویز لکھدے قرض لینے والے کو مدیون اور قرض دینے والے کو دائن کہتے ہیں مثال اسکی یہ ہے:۔

میں عبد الغفور خاں دفعدار ولد صندل خاں وردی میجر ساکن قصبہ کلانور محلہ جین خاں ضلع رہتک کا ہوں جو کہ مبلغ دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت کے آدھے اس کے سو روپیہ ہوتے ہیں لالہ جمنا داس پسر دیبی داس قوم بقال ساکنہ بازار قصبہ مندرجہ عنوان سے بتقرر سود فی صدی ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار نقد قرض لیکر اپنے تحت میں لایا اقرار کرتا ہوں۔ کہ عند الطلب مبلغات مذکور مع سود بلا عذر ادا کر دوں گا۔ اور جس قدر اصل و سود دیتا دوں گا پشت تمسک ہذا پر لکھا دوں گا۔ بلا درج پشت تمسک کے عذر وصول میری طرف سے ہر طرح باطل ہوگا۔ یہ تمسک گواہان حاشیہ کے روبرو اس واسطے لکھ دیا کہ سند ہو المرقوم ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء فقط

العبـــــــــــد عبد الغفور خاں دفعدار بقلم خود

گواہ شد نور محمد خاں سوار بقلم خود

گواہ شد عباس علی خاں کوٹ دفعدار بقلم خود

تمسک اڈھی

میں امیر خاں ولد منیر خاں قوم راجپوت ساکنہ موضع سیسل ضلع رہتک کا ہوں

جو کہ حسب پیش تھنے ضرورت مبلغ دو سو روپیہ سکہ چہرہ شاہی کہ نصف اس کے سو روپیہ ہوتے ہیں۔ بحساب سود فیصدی آٹھ آنہ ماہانہ لالہ دوست رام پسر لالہ بھیی رام قوم بقال سکنہ بازار قصبہ کلانور سے بوعدہ عند الطلب نقد قرض لیکر اقرار کرتا ہوں کہ عند الطلب مبلغات مذکور مع سود ادا کرونگا اور بلا درج پشت تمسک ہر طرح باطل ہوگا۔ اور واسطے اطمینان اپنی موصوف کے ایک مکان جسکو اپنا جسپر بذات خود قابض ہوں اور اسوقت تک کسی طرح پر زیر مطالبہ نہیں ہے تمسک ہذا میں آدھ مستغرق کردیا۔ تا ادائے کل زر اصل و سود کے مکان مستغرق اور دوسری جگہ منتقل نہ کروں گا اگر کروں گا تو انتقال کیا ہوا میرا ناجائز ہوگا لہذا یہ تمسک اڈھے لکھدیا ہے کہ سند رہے۔

العبد فلاں ولد فلاں بقلم خود

گواہ شد فلاں ولد فلاں بقلم خود

گواہ شد فلاں ولد فلاں بقلم خود

رسید

اسکو کہتے ہیں۔ کہ کسی سے کچھ روپیہ خواہ کوئی چیز لیکر دستاویز لکھدے اور قبض الوصول مثل رسید کے ہے لیکن اسمیں اقرار وصولی تنخواہ لکھا جاتا ہے مثال اسکی یہ ہے۔۔۔۔ معدن لطف وکرم کرامت علی خاں صاحب دفعدار سلامت بعد ازبلاغ مراسم نیاز بدعا نگار ہوں کہ آپنے معرفت مولابخش اپنے کے مبلغ پچاس روپیہ بابت قیمت یابو بھیجے تھے۔ مجھ کو اس سے وصول ہوئے۔ یہ رسید ٹکٹ چسپاں آپ کے اطمینان کے واسطے لکھ کر بھیجتا ہوں۔ المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ء   العبد شاد خاں موضع کانپور بقلم خود

فارغ خطی

اس کو کہتے ہیں کہ لین دین کا حساب کتاب ہو کر بیباقی کی دستاویز دائن اداکنندہ کو لکھ دے۔ یا جو کوئی اپنی نوکری کا حساب سمجھ کر دستاویز کر دے اس کو بھی فارغ خطی کہتے ہیں۔ مثال اس کی یہ ہے۔

میں گردہاری ولد ہزاری قوم بقال ساکن موضع کلانور کا ہوں

جو کہ بابین میرے وظہور علی خاں پسر مندل خاں وردی میجر کے کئی برس سے لین دین تھا آج سب حساب کتاب ہو کر کل دس روپیہ ان کے ذمے نکلے اسی وقت وہ بھی وصول ہوگئے۔ اب کوڑی باقی نہیں رہی۔ فارغ خطی استناس مہ رجب حاشیہ

کے روبرو اس غرض سے لکھدی کہ عندالحاجت کام آوے۔

المرقوم ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء گردہاری لال بقلم خود

رہن نامہ

اس کو کہتے ہیں کہ جسمیں کسی چیز کو گرو کرنے کا حال کسی قدر روپیہ کی عوض میں لکھا جائے رہن کرنیوالے کو راہن اور گرو رکھنے والے کو مرتہن کہتے ہیں۔ مثال اسکی یہ ہے۔

میں عبداللہ خاں ولد نبی بخش خاں قوم راجپوت مسلمان ساکن قصبہ کلانور ضلع رہتک کا ہوں جو کہ در دلبست بسوہ موضع نبی پور پرگنہ رسول آباد ضلع آباد مملوکہ و مقبوضہ میرا ہے۔ اور بلا شرکت غیری دخیل و قابض و نیز اس کی آمدنی سے متمتع ہوتا ہوں اب بحالت صحت نفس و درستی حواس خمسہ موضع مذکور حقیقت زمینداری اپنی جمیع حقوق داخلی وخارجی یعنی اراضی مزروعہ و غیر مزروعہ دخنجر و بنجر و شور کلر و پوکھر و تالاب و چاہات پختہ و خام و باغات و درختان مثمرہ و غیر مثمرہ و خودرو آبادی و جنگل و ڈھاک دیود پرچوٹ و رقوبات سوے و آمدنی ہر قسم متعلقہ زمینداری بمقابلہ بیس ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کے آدھے اس کے دس ہزار روپیہ ہوتے ہیں پاس لالہ ہزاری لال ولد کروڑی لال قوم بقال ساکن و ساہو موضع آباد علی پرگنہ و ضلع مذکور کے رہن کیا و گرو ی رکھا۔ اور زر رہن تمام و کمال مرتھن سے نقد ایکمشت وصول پاکر شئے مرہونہ اپنے قبضہ مالکانہ سے نکال کر قبض و دخل مرتھن میں بصیغہ مرتھنی بیں ابتدا ر فصل خریف سنہ ۱۲۹۹ء فصل دیدی و قائم مقام مثل ذات اپنی کے گرد یا آج سے مرتہن کو ہر طرح جس کا اختیار مثل ذات میری کے نسبت شے مرہونہ حاصل ہے۔ جس طرح چاہئے اس سے فائدہ اُٹھائے اور آمدنی اسکی بمقابلہ سود زر رہن تا قیام رہن برابر مجرا اور محسوب ہوتی رہے گی مجھ راہن کو دعوی منافع پیداوار اور مرتھن کو دعوی زر سود کسی وقت میں نہ ہوں جب چاہوں یکمشت کل زر رہن ادا کر کے فک الرہن کرالوں بدون ادائے یکمشت زر رہن کے انفکاک شئے مرہونہ عمل میں آویگا و تا ادائے کل زر رہن کے منتفع کو دیری گجھ

العبد عبداللہ خاں ولد نبی بخش خاں ساکن قصبہ کلانور ضلع رہتک و دو رہن نامہ اور صحیح بلا بقلم خود

گواہ شد نبی بخش طالب خاں ... بقلم خود

گواہ شد شیخ رفیع الدین ولد جلال الدین ساکن موضع ... بقلم خود

کسی طرح انتقال کا اختیار نہ ہوگا تو وہ انتقال کیا ہوا میرا ناجائز ہے اور داخل خارج اسکا باضابطہ کرادوں گا. اگر داخل خارج نہ کراؤں یا کبھی کلاً یا جزاً جائداد مرہونہ میرے یا میرے ورثا کے کسی فعل کے ارتقا سے نکل جاوے تو مرتہن کو اختیار ہے کہ روپیہ اپنا یعنی زر رہن معہ سود فیصدی ایک روپیہ ماہانہ کے حساب سے میری جملہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ سے موافق ضابطہ کے وصول کرے اگر کوئی ہیم یا شریک نسبت شے مرہونہ کے دعویدار ہو تو جواب دہی اس کی بذمہ میرے ہے لہذا یہ رہن داخلی اس واسطے لکھدیا. کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوے المرقوم ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء۔ فقط

بیع الوفا

اسکو کہتے ہیں کہ کچھ میعاد رہن مقرر کر کے یہ شرط لکھے۔ کہ مثلاً دو برس کے اندر روپیہ ادا کر کے نہ چھڑالوں تو شے مرہونہ یعنی گروی چیز بیع ہو جائے گی مثال اسکی یہ ہے۔ میں نجیب خاں ولد حبیب خاں قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور محلہ شاہ مراد خاں ضلع رہتک کا ہوں۔ جو ایک مکان خام واقع محلہ مندرجہ عنوان کہ جس میں ایک دالان معہ دو حجرہ مغرب رویہ و ایک باورچی خانہ شرق رویہ و ایک پاخانہ جنوب رویہ ایک دروازہ آمد و رفت شمال رویہ ان چار سے محدود ہے۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
متصل مکان محمد التکو خاں	ملحق مکان پہلوان خاں	ملحق مکان رمضان خاں ولد مہر بلند خاں	شارع عام

زر خرید بلکیت میری ہے۔ اور بلا شرکت غیرے میرے قبضہ دخل میں ہے اب بوجہ ضرورت خانگی بحالت صحت نفس و شباب عقل اپنی کے بالعوض مبلغ تین سو روپیہ سکہ رائج الوقت کہ آدھے اس کے ڈیڑھ سو روپیہ ہوتے ہیں پاس لالہ جگن لال ولد لکھمن لال قوم بقال ساکن قصبہ مذکور دو برس کے واسطے رہن کیا اور گروی رکھا۔ اور زر رہن یکمشت وصول پا کر مکان مرہونہ پر قابض و دخل کر دیا اب مرتہن کو اختیار ہے جسے چاہے کرایہ کو دے اور بالعوض سود کے تا فک الرہن یعنی دو برس تک کرایہ لیتا ہے اگر دو برس کے اندر کل زر رہن ادا کر کے مکان اپنا چھڑا لوں تو پھر وہ بیع سمجھا جاویگا میری ملکیت

کا حق اس میں باقی ہے نہ رہیگا۔ اور دو برس تک شکست و ریخت سے مرہونہ منمقر کے ذمہ ہے یہ
چند کلمہ طریق رہن نامہ، ور اقرار بیع الوفا کے لکھدیئے کہ سند ہو المرقوم یکم دسمبر ۱۸۹۱ء۔

بیعنامہ مکان

بیع نامہ اسکو کہتے ہیں۔ کہ کسی چیز کے بیچنے کا اقرار بیچنے والے کی طرف سے لینے والے کے نام لکھا جائے اور بیچنے
والیکو بائع اور لینے والیکو مشتری اور بکی ہوئی شے مبیعہ اور قیمت کو ثمن کہتے ہیں مثال اسکی یہ ہے۔

میں یار علی خاں بیٹا نثار علی خاں شیخ ساکن موضع خانپور ضلع رہتک کا ہوں ایک منزل
حویلی پختہ کہ اندر اسکے پچھم و پورب و دکھن کی طرف دالان دو دان سنگین کڑیوں سے پٹے
ہوئے۔ اور ہر ایک دالان کی بغل میں ایک ایک کوٹھری معہ چوڑی چوکھٹ دکیواڑ اتر
طرف ایک چھوٹا دالان اور آگے اس کے ٹین کا سائبان داہنی طرف باورچیخانہ اور
بائیں جانب کونہ میں ایک پائخانہ اور درمیان میں صحن مربع کہ اسکی زمین ڈیڑھ سو گز
ہے۔ اور چاروں حد کی تفصیل یہ ہے۔ شرقی متصل مکان سلطان ولد سبحان خاں
غربی ملحق بزمین افتادہ ولد رجب خاں جنوبی ملحق مکان ابراہیم خاں رسالدار دیوار
داخل بیع شمالی۔ شارع عام میری ملکیت موروثی زر خرید و تعمیر کرائی ہوئی میرے
بزرگوں کی ہے۔ اور بلا شرکت غیری میں اس پر قابض ہوں۔ اب میں نے بحالت
قیام عقل و درستی ہوش و حواس و برضا و رغبت اپنی کے حویلی مذکور بالعوض
چار ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کہ آدھے اس کے دو ہزار روپیہ ہوتے ہیں
عبد الغفور خاں خلف حاجی محمد امام خان صاحب قوم راجپوت مسلمان موضع
مذکور کے ہاتھ بیچ ڈالا اور کل روپیہ اس کی قیمت کا مشتری مذکور سے لیکر اپنے
قبضہ میں لایا۔ اور آج سے حویلی و نیز اسکی زمین متعلقہ بر سر موقع اسی ذات کے قبضہ و دخل
مشتری کا کر دیا۔ اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس بیع نامہ کے بارہ میں مجھ کو یا میرے وارثان
کو کسی طرح کا دعوی نہ ہوگا۔ اگر کوئی شریک یا حصہ دار پیدا ہو کے حویلی
مبیعہ پر کچھ اپنا دعوی کرے تو اس کی جوابدہی مجھ بائع کے ذمہ ہے وبصورت
نکل جانے جز یا کل حویلی مسطور کے مشتری موصوف کو یہ اختیار ہے۔ کہ زر ثمن اپنا

بحساب سو فیصدی ایک روپیہ ماہوار منمقر کی دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے حسب ضابطہ وصول کرے یہ بیعنامہ بہ گواہی گواہان حاشیہ اس واسطے لکھدیا۔ کہ سند ہو۔ اور ایک قطعہ دستاویز جو بزرگوں کے وقت سے میرے پاس تھی میں نے مشتری کو دیدی۔ المرقوم ۲ر دسمبر ۱۸۹۱ء۔

بیع نامۂ موضع

میں تاڑ خاں بیٹا جھاڑ خاں پوتا پہاڑ خاں قوم پٹھان ساکن و زمیندار موضع دہاڑ پرگنہ داڑ ضلع بھاڑ کا ہوں۔ جو کہ یہ مقر در دست بست بسوہ موضع مندرجہ عنوان کا بلا شرکت غیری در اثنا مالک و نمبردار و نیز قابض و دخیل ہے موضع مذکور بالا کفالت وغیرہ سے ہر طرح مبرا ہے۔ اب بحالت صحت نفس و ثبات عقل و برضا و رغبت اپنی کے بلا اجبار و اکراہ موضع مسطور بالا کو مع جملہ حقوق داخلی و خارجی و اراضی زرعی غیر زرعی و خنجر و بنجر و شور کلر و چراگاہ و آبادی و غیر آبادی و بینڈ و سر بولہ و مونج و ڈھاک و چاہ ہائے پختہ و خام جھیل و تالاب باغات و اشجار ثمرہ و غیر ثمرہ و خودرو و کھالی ہر قسم متعلقہ زمینداری و پرستش گاہ و رقومات سواؤ پو پر چھوٹ و کھات کوڑہ و دیگر حقوق متعلق بھائی محمد پہلوان خاں ولد براد خاں قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور ضلع رہتک کے ہاتھ بالعوض مبلغ چوبیس ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کہ نصف اسکے بارہ ہزار روپیہ ہوتے ہیں۔ بیع کیا اور بیعنامہ اور زرثمن تمام و کمال یکمشت مشتری سے وصول پاکر حقیقت مذکور مبیعہ پر قبضہ و دخل جس حقیقت سی مجھ بائع کا ہے۔ مشتری موصوف کو دے دیا۔ مثل اپنے مالک کر دیا اب نہ رہا مجھ مقر و وارثان مجھ مقر کو حقیت مبیعہ اور اس کے زرثمن میں کچھ دعوی اور نہ مشتری کو کچھ تنازعہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر بالفرض والتقدیر کوئی سہیم و شریک پیدا ہو کر اپنے حق یا اور کسی طرح کا دعوی کرے تو اسکی جوابدہی مجھ بائع کے ذمہ ہے۔ اسکے اخراجات وصرف سے مشتری کو کچھ سروکار نہ ہوگا۔ میرے یا میرے قائم مقامان کے کسی فعل کے ارتکاب سے

کلاً یا جزواً جائداد مبیعہ نکل جاوے یا میں داخل خارج نہ کراؤں تو مشتری ممدوح کو اختیار ہوگا۔ کہ زرثمن اپنا فی صدی ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے میری ذات و نیز میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے حسب ضابطہ وصول کرے مسمعتر کو کسی طرح کا عذر نہ ہوگا۔ یہ جمیع مراتب اقرار کرکے یہ بیعنامہ لکھدیا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے المرقوم ۳ر دسمبر ۱۸۹۱ء۔

گواہ شد ... بقلم خود

ہبہ نامہ

اسکو کہتے ہیں۔ کہ جس میں کسی کی طرف سے کسی چیز کے بخش دینے کا حال لکھا جائے مثال اس کی یہ ہے۔

میں محمد عنایت علی خاں خلف محمد گلاب خاں ساکن قصبہ کلانور محلہ چین خاں ضلع رہتک کا ہوں جو کہ مسمی کبیرا کو مسمعتر نے پرورش کیا۔ اس نے تمام عمر سچے دل و نہایت خیرخواہی و اطاعت گذاری سے ہر طرح پر مجھکو رضامند رکھا۔ عرصہ تین برس کا ہوا کہ وہ فوت ہوگیا۔ اس کا بیٹا مسمی کلو اکماینبغی میری خدمت کرتا ہے۔ اب بخیال اس امر کے کہ اسکا باپ پروردہ خادم صمیم میرا تھا۔ اور نام بردہ بھی قدم بقدم اپنے باپ کے ہے لہذا برضا و رغبت و بحالت صحت نفس و قیام عقل کے اقرار کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں منجملہ جائداد مملوکہ و مقبوضہ اپنے سے جائداد منقولہ و غیر منقولہ مفصلہ ذیل اس کو ہبہ کردی اور بخشدی اور اس کی ملکیت سے دست بردار ہوکر آج سے جائداد موہوبہ پر قبضہ اس کا مالکانہ کرا ... مثل اپنی ذات کے اختیار دے دیا۔ آئندہ مجھکو اپنی زندگی اور میرے وارثوں کو میری وفات کے بعد اس جائداد کی نسبت کچھ دعویٰ اور تعلق نہ ہوگا۔ تفصیل جائداد موہوبہ

منقولے	غیر منقولے
چارپائی چار قیمتی۔ برتن مسی چھ عدد وزنی دس سیر قیمتی ۔ عہ	ایک مکان خام واقع موضع اراضی مزروعہ نمبری ۱۱۳ بیگھ عنایت آباد قیمتی مال بختہ واقع موضع عنایت آباد

یہ ہبہ نامہ اس واسطے لکھدیا کہ سند ہو۔ المرقوم ۵ر دسمبر ۱۸۹۱ء قیمتی مالعہ

گواہ شد ... خاں بقلم خود

گواہ شد ... بقلم خود

تملیک نامہ

اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو کوئی اپنی ملکیت کی چیز کسی کو دے اس کو مالک کر دے مثال اس کی یہ ہے۔

امیر خاں پسر نظیر خاں ساکن موضع کھیرڑی ضلع رہتک کا ہوں جو کہ ایک قطعہ مکان واقع موضع مندرجہ عنوان کہ جس میں ایک دالان مغرب رویہ مع دو حجرہ شرق رویہ ایک پائخانہ وجنوب رویہ دروازہ آمد ورفت ان حدوں سے محدود ہے۔ شرقی ایک پائخانہ غربی ملحق مکان منیر خاں۔ جنوبی شارع عام وشمالی ملحق بزمین افتادہ اسمٰعیل خاں۔ زرخرید وبنوایا ہوا مملوکہ ومقبوضہ اپنا مع زمین زیر آمد بحالت صحت نفس ودرستی حواس خمسہ برضا ورغبت اپنی کے مسمی کبیر خاں لد دلگیر خاں ہمشیرہ زادہ حقیقی اپنے کو آج سے دیگر ہر طرح مالک اور مختار وقابض کر دیا اقرار کرتا ہوں۔ کہ اب مجھکو یا کسی میرے وارث کو مکان مذکورہ سے کچھ دعویٰ وتعلق نہ رہا یہ تملیک نامہ اس واسطے لکھدیا کہ سند ہو اور ضرورت کے وقت کام آوے۔

المرقوم ۶ دسمبر ۱۸۹۱ء۔

العبد امیر خاں ولد نظیر خاں بقلم خود

گواہ شد سلیمان خاں ولد اسمٰعیل خاں

گواہ شد رمضان خاں بقلم خود

وصیت نامہ

اس کو کہتے ہیں کہ جو کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے وارث یا دوسرے کو یہ لکھدے کہ بعد میرے مرنے کے یہ کام اس طرح پر کیا جاوے اور مال یوں دیا جائے مثال اس کی یہ ہے:۔

میں محمد عنایت علی خاں خلف محمد گلاب خاں قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور محلہ جین خاں ضلع رہتک کا ہوں چونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ حیات مستعار محض بے اعتبار ہے وقت مقررہ پر جان دینے میں ہر ایک ناچار ہے اس میں کیا کسی کا اختیار ہے پس جو شخص عاقل وہوشیار ہے۔ وہ بمقتضائے دوربینی وعاقبت اندیشی کہ پختگی ان مطالب کی کہ جس کا سر انجام پذیر ہونا بعد وفات کے دنیا وآخرت کی مصلحتوں کیلئے ضرور ہے بذریعہ تحریر کر دیتا اور جو انسان ذی شان بلا پختہ کئے انتظام امور ضروری کے مرجاتا ہے۔ تو اکثر اس کے انتقال بعد

گواہ شد حسن علی پٹواری

گواہ شد مرادی مصطفیٰ بقلم خود

ایسی ایسی قبایح وبرائیاں پھیلتی ہیں۔ اور وہ بدنظمیں قدم جماتی ہیں کہ معاذ اللہ
اسلئے یہ راقم اپنی حیات میں کہ اسوقت اپنی زبان وقلم پر اختیار رکھتا ہے۔ بہ قیام
ہوش وحواس وبرضاورغبت یہ وصیت کرتا ہوں کہ دردست بست بسوہ موضع
عنایت آباد پرگنہ گلاب گڈھ ضلع سکندرآباد بلاشرکت غیری مملوکہ ومقبوضہ میرا
ہے اور ہر طرح کی بار کفالت سے مبرا ہے۔ سو بعد وفات متمقر عنایت علی خاں الطاف
علی خاں پسران مزاج النساء ونیاز النساء وممتاز النساء دختران مسماتان وزیر النساء
وسعید النساء زوجگان متمقر موضع مذکور ونیز جملہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ متروکہ میری
پر بموجب حصص شرعی باہم مالک قابض ہوکر خواہ تقسیم کرادیں یا بالاجمال اس کی
آمدنی سے متمتع ہوں وبالجملہ محاصل موضع مسطور لاکر کے مبلغ دوسو روپیہ ہرسال
حسب تفصیل مندرجہ فرد منسلکہ وصیت نامہ ہذا کے اخراجات ضروری مسجد واقع
محلہ جبین خاں وخانقاہ حضرت جان محمد صاحب قدس سرہ واقع قصبہ مندرجہ
عنوان میں صرف کریں اگر اس بات میں میرے ورثاء کی جانب سے کچھ اغماض انحراف
ہو تو اہل محلہ کو اور بصورت اختلافات اہل محلہ حاکم وقت کو یہ اختیار ہے کہ ہر سال
محاصل موضع مذکور میں سے مبلغ دوسو روپیہ حسب ضابطہ میرے ورثاء ونیز ان کے
قائم مقامان سے وصول کرکے موافق فرد مسطورہ بالا معرفت نمبرداران قصبہ مسطور یادیگر
اشخاص معتبرین کے مسجد وخانقاہ میں کرادے اور میرے ورثاء ونیز ان کی آل
اولاد کو موضع مذکور کے جز یا کل حقہ کے رہن یا بیع یا آدھ یا مستغرق وغیرہ
کرنیکا کسی حالت میں اختیار نہ ہوگا موضع مسطور ان کے قرضہ سے ہر طرح محفوظ
رہے گا۔ وصیت نامہ اپنی زندگی وصحت جسمی میں اس واسطے لکھ کر حسب ضابطہ رجسٹری
کرادیا کہ سند ہو۔ اور ضرورت کے وقت کام آئے۔ المرقوم ۱۱ دسمبر سنہ ۱۰۹۱ع فقط

اقرارنامہ

اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی بات کا قول وقرار کرکے کاغذ لکھدے مثال اس کی یہ ہے۔

میں عیادام بیٹا دیا رام موچی ساکن قصبہ کلانور ضلع رہتک کا ہوں جو کہ مبلغ
بیس ۲۰ روپیہ واسطے بنانے چار کاٹھی مع کل ساز متعلقہ کے احمد علی خان صاحب
دفعدار ولد گلاب خان صاحب زمیندار ساکنہ قصبہ مذکور سے بطور پیشگی نقد لیکر
اقرار کرتا ہوں - کہ دو مہینے کے اندر چار کاٹھی معہ کل سامان متعلقہ کے تیار
کرکے دفعدار صاحب موصوف کو دیدونگا - اس وقت بجائی قیمت فی کاٹھی مع
سامان پندرہ روپیہ کے حساب سے ان سے لونگا اگر وعدہ مسطور پر شئے مذکور
بنا کر نہ دوں تو مبلغات مذکورہ دو روپیہ سود ماہانہ سیکڑے کے حساب سے
بلا عذر ادا کروں گا یہ اقرار نامہ بشہادت گواہان حاشیہ اسواسطے لکھدیا کہ سند
ہو اور ضرورت کے وقت کام آوے المرقوم ۱۱ دسمبر ۱۸۹۶ء -

العبد — گواہ شد — گواہ شد
رام بنام موچی بقلم خود [illegible] بقلم خود محبوب خاں بقلم خود

نکاح نامہ

اس کو کہتے ہیں - کہ جس میں صورت نکاح اور تعین مہر کا حال لکھا جائے اسی کو کابین نامہ بھی
بولتے ہیں - اور مخفی نہ رہے کہ بموجب سرکلر نمبر ۳ مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۹۶ء باجلاس کونسل
رسوم اسٹامپ نیز رجسٹری سے کابین نامہ اخذ ہوکر تمام ہندوستان میں مائہ آئندہ اور گذشتہ
کے لئے معاف ہو گیا ہے - مثال اس کی یہ ہے - بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خداوند و نعمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں شیخ علی حسین خلف
شیخ علی حسن اپنی رضا و رغبت و ثبات عقل موافق شرح شریف بوکالت سید
محبت علی ولد سید شفقت علی کہ اُن کی وکالت پر محمد پہلوان خاں ولد مردان
خاں کلانوری و عبدالغفور خاں ولد حاجی محمد امام علی خاں کا چودھری زمینداران
موضع دارا اور پرگنہ اہاری قاضی شرع کے روبرو گواہی دی مسماۃ نور خیال
دختر شیخ فدا حسین کو باقبال مہر پانچ ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کہ آدھے
اُس کے اڑھائی ہزار روپیہ ہوتے ہیں - اپنے نکاح میں لایا یہ نکاح شیخ
شرعی شہرت و اعلان کے ساتھ واقع ہوا - اور ایجاب و قبول حاضرین مجلس

العبد — گواہ شد — گواہ شد
شیخ علی حسین ولد شیخ علی حسن بقلم خود [illegible] بقلم خود [illegible] بقلم خود

مجلس اہل اسلام دکلا فہ انام کے روبرو تمام ہوا۔ ناکح منکوحہ مذکور کو کمال دلجوئی وزوجیت کے حق ادائی کے ساتھ اپنے پاس رکھ کر نان ونفقہ مزدی خروج اس کا اپنے ذمہ سمجھے گا۔ یہ وثیقہ مہرنامہ احضار محفل کی گواہیوں سے اس واسطے تکمیل ومرتب کرا دیا۔ کہ سند مضبوط ہو کر حاجت کے وقت کام آوے المرقوم یکم مارچ ۱۸۹۲ء مطابق غرہ شعبان المعظم ۱۳۰۹ھ۔

ایضاً۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں اقرار صحیح وشرعی کرتا ہوں۔ میں مولوی امانت علی قوم سید ساکن قصبہ خورجہ ضلع بلندشہر باپ اور ولی حقیقی وقدرتی محمد رضا الحسن اپنے پسر کا اوپر اسباب آگے بتاریخ امروز ہر دو نکاح صحیح وشرعی محمد ریاض الحسن مذکور میرے پسر نابالغ کا بولایت میرے ساتھ مسماۃ امراؤ بانو دختر سید امداد حسین ساکن موضع ولی پور ضلع بلندشہر کے بہ تعین مبلغ پانچہزار روپیہ سکہ رائج الوقت مہر موجل بوکالت شیخ فدا حسین صاحب ساکن موضع رسول پور کے۔ کہ ان کی وکالت پر سید نثار محمد صاحب ساکنان موضع ولی پورہ نے گواہی دی ہے منعقد ہوا ہے چنانچہ ہر دو اصلانے حاضران مجلس سے ایجاب قبول متعاقدین کا دلوا کر باہم مبارکباد دی نکاحاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً علی طریق السنۃ جہرۃ والاعلان لا علی سبیل الخفیۃ والکتمان لہذا یہ چند کلمے بطریق کابین نامہ کے لکھدیئے۔ کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوے

المرقوم ۱۱ شعبان ۱۳۰۹ھ

طلاق نامہ

موجب تحریر اس مقال اور باعث تفصیل اس اجمال کا یہ ہے۔ کہ مسماۃ فلاں عرصہ تیس برس سے موافق شرع شریف میرے عقد میں تھی آج بحالت ہوش وحواس وثبات عقل میں نے طلاق دی اور اس کے حق میں لفظ طلقتک کہا۔ جس قدر مہر شرعی تھا بمقابلہ اشخاص مندرجہ حاشیہ حوالہ مسماۃ مذکورہ کر دیا بعد انقضائے ایام عدت جس سے چاہے نکاح کرے مجھ کو مزاحمت

نہیں المرقوم فلاں و ماہ و سنہ فلاں۔ فقط

ضمانتی

تین طرح کی ہے۔ حاضر ضامنی مال ضامنی فعل ضامنی جس میں یہ اقرار ہو کہ فلاں شخص کو حاضر
کردوں گا۔ اس کو حاضر ضامنی کہتے ہیں۔ اور جس میں یہ اقرار ہو کہ اگر فلاں شخص نے اس
قدر روپیہ اس عرصہ میں داخل نہ کیا تو بالعوض اس کے میں داخل کردوں گا وہ مال ضامنی کہلاتی
ہے۔ اور جس میں شرط تحریر ہو۔ کہ اب فلاں شخص سے فلاں بدفعلی وقوع میں نہ آویگی اگر آوے تو اس کا میں
ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ جو سزا سرکار چاہے منصرم کو کرے۔ اسکو فعل ضامنی کہتے ہیں منجملہ
ان تین ضامنی کے بطور مثال حاضر ضامنی لکھتا ہوں میں فلاں بیٹا فلاں ساکن موضع فلاں کا ہوں
جو کہ مسمی فلاں بمقدمہ فوجداری حسب دفعہ ۲۰ تعزیرات ہند ماخوذ ہوا۔ اس سے
حاضر ضامنی طلب ہے۔ سو میں بذریعہ تحریر ہذا اس کا ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں۔ کہ
جب نامبردہ کی عدالت میں طلبی ہوگی حاضر کردوں گا۔ اور بصورت نہ حاضر کرنیکے اسکے
ذمہ کی جوابدہی منصرم کے ذمہ ہے۔ المرقوم ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء۔

محضر نامہ

اس کو کہتے ہیں کہ جو کسی احوال کے ثابت کرنیکے واسطے کاغذ لکھ کر واقف کاروں کی مہر اور
گواہیاں لکھا لیتے ہیں اور اسی کو صورت حال کہتے ہیں۔ مثال اسکی یہ ہے۔ چونکہ خداوند مطلق اور حاکم
برحق کے نزدیک امر حق کا چھپانا اور اسکی شہادت و گواہی سے آپ کو بچانا گناہ ہے اسواسطے
فقیر چھوٹے شاہ ولد بوٹے شاہ اپنے حق پر گواہی طلب کرتا ہے۔ اور سب صاحب
باشندے قصبہ کلانور کی شہادت اس بات پر چاہتا ہے۔ کہ موازی ۲۰ بیگہ پختہ اراضی
نمبر لاصحابی واقع مواضع قصبہ مذکور متصل تکیہ پانہ خورد شروع جلوس عالمگیری سے
میرے جد امجد کے نام جاری و بحال ہے منجملہ اس کے ۱۰ بیگہ زمین مسمی گھسو نے شاہ
پسر سوہنے شاہ نے ازرہ بددیانتی اپنی زمین میں شامل کرلی ہے۔ اور پارسال بوجہ
جلنے میرے مکان کے اثاث البیت کیساتھ سند عطیہ اراضی مذکور جل گئی جو کوئی اہل
حقیقت سے آگاہی رکھتا ہو۔ للہ اس کاغذ پر مہر و گواہی اپنی کردے اگر خود لکھنا نہ

جانے تو دوسرے سے اپنی گواہی لکھا دے المرقوم ۱۳ر مارچ ۱۸۹۲ء مطابق ۱۳ر شعبان ۱۳۰۹ھ
والدعا۔ فقط۔ فقیر جھوٹے شاہ دل بوٹے شاہ۔

مختار نامہ عام

میں اشرف النساء زوجہ ڈپٹی علی بخش خاں مرحوم زمیندار موضع گرورہ و جریا وغیرہ
پرگنہ اہار ضلع بلند شہر کی ہوں جو کہ منفرد و پردہ نشین ہے اور اکثر مقدمات میری جانب
سے اور بنام میرے عدالتہائے دیوانی و فوجداری و کلکٹری وغیرہ میں دائر رہتے ہیں
اور ہوں گے اور میں بہ سبب پردہ نشینی کے بذات خود پیروی مقدمات کی نہیں کرسکتی
لہٰذا میں اپنی جانب محمد عنایت علی خاں اپنے بھتیجے و داماد کو کہ جنپر مجھکو اعتماد کلی ہے
بہ تحریر اس مختار نامہ عام و قائم مقام ذات خود مقرر کیا اقرار یہ ہے کہ مختار مذکور جملہ
مقدمات میں جنمیں ہم فریق ہو بحضور جملہ حکام بااین فوجداری و دیوانی و عدالت العالیہ
ہائی کورٹ و صاحبان صدر بورڈ بہادر و محکمہ جات ڈاکخانہ و تھانہ و افیون و جنگی و آبکاری
و نمک و مہر و ریل و منیو و لبست و محکمہ عالیہ گورنر جنرل بہادر حاضر ہو کے ہر قسم کے جملہ
مقدمات میں جو کچھ بذات خود پیروی کرے و جس طرح کی کارروائی عمل میں لاوے
یا کوئی مختار و وکیل یا بیرسٹر مقرر کرے و جس قدر ان کو مختار دیوے یا کوئی عرضی دعویٰ
یا جواب دعویٰ یا کسی دستاویز و سند پیش کرے یا کوئی کاغذ میری طرف سے کسی
عدالت وغیرہ میں تصدیق کرے یا میرے العبد و دستخط بقلم خود کرے یا بمقابلہ کسی مدعی
و مدعا علیہ کے سوال و جواب کرے خواہ اجراء ڈگری کراوے یا بازر ڈگری و نیز دیگر ہر قسم
کارروائی متعلقہ میرا اپنے العبد و دستخط سے معرفت کسی مختار یا وکیل یا بیرسٹر یا بطور خود کسی عدالت
و محکمہ سے وصول کرے یا میری جانب کسی طرح کا روپیہ داخل کرے یا کسی مقدمہ میں
پنچایت یا نالش یا تصفیہ باہمی کرے یا اقبال دیوے یا نالش قبول کرے یا اقرار نامہ کسی
قسم کا تحریر کرے یا کوئی دستاویز لکھے یا رجسٹری کرادے یا کسی قسم کا روپیہ کاشتکاران خواہ کسی اور سے
وصول کرے اور اپنی رسید لکھدے یا تحصیل تشخیص کرے یا میری جائداد تقسیم کرادے یا فروخت
کرے یا نیلام خرید کرے یا ٹھیکہ دیوے یا لیوے یا رہن کرے یا کسی کو روپیہ دیوے یا بذریعہ تحریر اپنی

دیا کرے یا شراکت نامہ کسی قسم کا لکھے یا عدالت وغیرہ میں کسی کی ضمانت یا اپنی طرف سے
میری جائداد پر کارندہ مقرر کرے یا اطلاع نامہ دفعہ ایکٹ ۲ ۱۸۴۱ء اپنے نام سے جاری
کرے یا قرقی حسب دفعہ ۱۵۶ ایکٹ مذکور کرے یا کوئی جائداد وغیرہ میرے واسطے خرید کرے
یا کوئی جائداد میری رہن یا بیع کرے یا کسی کے نام ہبہ کرے یا جسقدر روپیہ کسی مہاجن وغیرہ
سے یا بذریعہ تمسک یا رقعہ لیوے اور تمسک میں جائداد آڑ یا مستغرق کرے یا داد سند کسی
سے کرے یا کھیتی کراوے یا کسی کو ہبہ و قبولیت و سرخط لکھے یا کسی کو گاؤں آباد کرے یا کسی
کو کنواں بنانے و باغ لگانے کی اجازت دے غرضکہ جملہ اختیارات مالکانہ جو ہمقر کو حاصل
ہیں وہ سب مذکور کو حاصل ہوں گے اور سب پرداختہ مختار مسطور کا مجھکو مثل کردہ خاص اپنی کے قبول و
منظور ہے۔ لہذا یہ مختار نامہ لکھدیا کہ سند ہو اور ضرورت پر کام آئے۔ المرقوم ۳ ماہ مارچ ۱۸۵۲ء

گواہ شد محمد عرفان ولد غلام حسین خاں بقلم خود — گواہ شد جواہر داس پٹواری گرودہ بقلم خود

وکالت نامہ

اس کو کہتے ہیں کہ جو کوئی اپنے مقدمہ کی خبرگیری و پیروی و سوال و جواب و دستاویز پیش کرنیکے واسطے
کسی وکیل کو مقرر کرے اور وکالتنامہ لکھدے اگرچہ بجائے وکیل کے لفظ مختار نامہ ہو جاتا ہے مثال وکالت نامہ کی یہ ہے:۔
میں رحیم اللہ خاں ولد کریم خاں قوم پٹھان ساکن موضع کودہ پرگنہ اہار ضلع بلندشہر کا ہوں جو کہ
ہمقر نے دعویٰ پانسو روپیہ کا عدالت منصفی بلندشہر میں بنام علیم اللہ خاں ساکن موضع
مذکور کے دائر کیا ہے۔ لہذا اپنی جانب سے عبدالرحیم خاں وکیل عدالت دیوانی کو وکیل مقرر
کرکے اقرار کرتا ہوں کہ وکیل موصوف جو کچھ اس مقدمہ میں پیروی یا سوال جواب کریں یا
کوئی ثبوت کاغذی داخل کریں یا واپس کریں وہ سب ساختہ و پرداختہ وکیل موصوف
مثل کردہ ذات خود مجھکو قبول و منظور ہے یہ وکالت نامہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو۔ فقط

العبد رحیم اللہ خاں بقلم خود — گواہ شد بلدیو پرشاد بقلم خود — گواہ شد احمد اللہ بقلم خود

امانت نامہ

اسکو کہتے ہیں کہ جو کوئی کسی کی چیز اپنے پاس امانت رکھکر دستاویز لکھدے مثال اسکی
یہ ہے:۔ میں حافظ کریم الدین بیٹا حاجی نجم الدین قوم شیخ ساکن کلانور ضلع رہتک کا ہوں جو کہ
مولوی قطب الدین صاحب خلف مولوی رفیع الدین صاحب سکنہ قصبہ مندرجہ عنوان
نے ایکہزار روپیہ کلدار کہ آدھے اس کے پانچسو روپیہ ہوتے ہیں میرے و نیز اشخاص مندرجہ

العبد حافظ کریم الدین بقلم خود — گواہ شد مولوی رحمت اللہ بقلم خود

حاشیہ کے روبرو گنکر اور کیسہ میں رکھ کر سر بمہر کرکے منمقر کے پاس امانت رکھے ہیں جس وقت چاہیں مجھ سے لیں مجھکو دینے میں کچھ عذر نہ ہوگا۔ اگر وہ مرجاویں تو انکے بیٹے فیض الدین کو دیدیئے جاوینگے اگر منمقر مرجاوے تو میرا بیٹا اشرف الدین امانت مذکور عند الطلب مولوی صاحب موصوف کو دیدیگا یہ امانت نامہ اسلئے واسطے لکھدیا کہ سند ہو اور بوقت ضرورت کام آوے المرقوم ۱۳ر مارچ سنہ ۱۸۹۶ء

سرخط

دو قسم کے ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو کوئی کسی کا مکان کرایہ لیکر دستاویز لکھدے اور اس کو کرایہ نامہ کہتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ ادنی لوگوں کو نوکر رکھ کے انکی نوکری کا کاغذ لکھے مثال سرخط مکان یہ ہے: بہن حسن علی خاں تحصیلدار متعینہ تحصیل نوب شہر کا ہوں جو کہ میں نے ایک حویلی پختہ مملوکہ و مقبوضہ شیخ محراب علی صاحب سرشتہ دار ججی میرٹھ کی پانچروپیہ ماہوار پر اپنی سکونت کے لیے شیخ صاحب موصوف سے کرایہ لیکر اقرار کرتا ہوں کہ کرایہ مسطور بلا عذر ماہ بماہ باخذ رسید مکتوبہ مالک کو دیا کرونگا مرمت شکست پخت و چوکیداری بذمہ مالک مکان ہے جسوقت مالک مکان اپنا مکان خالی کرانا ہو تو ایک ماہ پیشتر مجھے اطلاع دے کہ اس مدت کے اندر خالی کردونگا اگر ماہ بماہ کرایہ نہ دوں تو مالک مکان جب چاہے مکان اپنا مجھ سے خالی کرلے کرایہ باقی حسب ضابطہ وصول کرے المرقوم تاریخ ۲ سن فلاں فقط

پٹہ

اسکو کہتے ہیں کہ جو زمیندار کاشتکار کو بغرض کاشت اراضی شرطوں کیساتھ پٹہ لکھدے اور بذریعہ تحریر کاشتکار اسکو منظور کرے۔ اسکو قبولیت کہتے ہیں مثال یہ ہے: منجانب جعفر علی خاں نمبردار ظفر آباد بنام موسی پسر عبد اللہ قوم چوہان سکنہ موضع قول قرار یہ ہے کہ دو ازدہ بیگہ اراضی پختہ مزروعہ نمبر ۴۶ مندرجہ خسرہ واقع موضع مذکور حسب درخواست نامبردہ بجمع پانچ روپیہ فی بیگہ دس بیگہ جملہ پچاس روپیہ جمع سالانہ تمام ہوئی شروع سال سنہ ۱۲۹۹ فصلی سے تا سنہ ۱۳۰۱ فصلی تک بغرض کاشت باخذ قبولیت نامبردہ کو اس اقرار سے دی گئی کہ بلا عذر ارضی و سرکاری نصف روپیہ فصل خریف اور نصف فصل ربیع میں چوہان مذکور نمبردار کو ادا کرتا رہے بصورت نادہندگی روپیہ کے

بچہ نمبردار کو اختیار ہے کہ حسب ضابطہ اُس کے نالش کرکے اشیاء منقولہ و غیر منقولہ سے
روپیہ اپنا وصول کرے اسوقت مجھ کو اختیار ہے کہ اس لئے یہ چند کلمہ بطور ...
لکھدیا ہے کہ سند ہو۔ المرقوم ۱۳ ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء

راضی نامہ

بعدالت منصفی رہتک مقدمہ دیوانی نمبر سنہ ۱۹

ہزاری ولد گلزاری قوم بقال ساکن بازار کلاں نور مدعی بنام گردہاری پسر ہزاری قوم حجام سکنہ مذکور مدعا علیہ غریب پرور سلامت...... دلاپانے مبلغ دو سو روپیہ دعویٰ معہ سود۔ جو کہ فدوی نے دعویٰ مندرجہ عنوان بنام مدعا علیہ اس عدالت میں کیا ہے۔ اور عدالت ہذا سے تاریخ ۲۰ ماہ دوران مقرر ہو کر اطلاعنامے بنام ہر دو فریقین بغرض حاضری عدالت جاری ہوئے ہیں آج مدعا علیہ نے زر مندرجہ دعویٰ مجھ مدعی کو دیکر راضی کر لیا میں نے اسکو خرچہ چھوڑ دیا اب اس کے ذمہ کچھ میرا باقی نہ رہا امید کہ مقدمہ زیر تجویز سے خارج فرمایا جاوے۔

تقسیم نامہ

نور محمد خان و فیض محمد خان پسران اشرف علی خان قوم راجپوت مسلمان زمیندار موضع خیالپور پرگنہ کیالپور ضلع اقبال پور ہیں جو کہ بست بسوہ موضع خیالپور مکانات و باغات وغیرہ ہمارا موضع میں واقع ہیں بلا شرکت غیری ملکیت ہم دونوں بھائی کی ہیں اب ہم نے بخیال رفع خرخشہ و نزاع آئندہ کے بحالت صحت نفس و ثبات عقل مصلحت وقت دیکھکر برضا مندی بموجب جمعبندی خسرہ بندوبست موضع مذکور کی وہ محال کر لی ہیں نیز جملہ اشیا منقولہ بحصہ مساوی کی تقسیم کرنے اُسکی مالیت کے بحصہ مساوی ہم دونوں بر حسب تفصیل مندرجہ دو فرد منسلکہ کے تقسیم ہوئی اور اپنے اپنے حصوں پر قبضہ کر لیا سال آئندہ یعنی سنہ ۲۹۹ فصلی سے مالگذاری سرکار جدا جدا ادا کریں گے اور ایک ایک فرد اس تقسیم نامہ کی معہ ان فردکے کہ جو دو کاغذ جداگانہ پر مرتب ہو کر ہمرشتہ تقسیم نامہ ہذا ہیں وران میں مراحت حصص و مالیت کل جائداد منقولہ درج ہے ہم مقران کے پاس رہیں گی مطابق اس تقسیم کے محکمہ کلکٹری میں درخواست دیکر کھیوٹ جداگانہ کرا محال کی
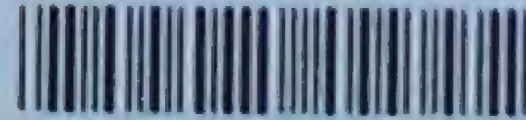
کتابیں دُنیا کی بہترین نعمت ہیں اِن سے فائدہ اُٹھائیے

وائرلیس ریڈیو گائیڈ بمعہ ٹیکنیکل ڈکشنری

اس کتاب میں آج کل کے تمام ریڈیو رسیور یعنی لوکل سیٹ آل انڈیا ریڈیو سیٹ بجلی اور بیٹری کے ریڈیو ٹرانسمیٹروں کا پُورا پُورا حال اور اِن کے استعمال کرنے کے طریقے اور ٹرانسمیٹر کا پُورا پُورا بیان دیا گیا ہے۔ ہر ایک پُرزے کی شکل دے کر سمجھایا گیا ہے ساتھ ساتھ حساب اور گنت کا بھی بیان درج کیا ہے جو آج تک کسی کتاب میں نہیں دیا گیا ہے۔ اس کتاب کی مدد سے ہر ایک آدمی تھوڑی سی مشق اور توجہ کے بعد ماسٹر آف آرٹ بن سکتا ہے۔ کتاب ہٰذا شائقین ریڈیو کی خوشنودی طبع کو مدنظر رکھ کر طبع کرائی گئی ہے۔ ضرورت مند اصحاب آج ہی اس نایاب کتاب کی ایک جلد منگوا کر فائدہ اُٹھا دیں۔ قیمت اردو ہندی تین روپے۔

بغیر بجلی کا ریڈیو

ہماری اس کتاب میں بغیر بجلی کا ریڈیو سیٹ بنانے کی ترکیب بیان کی گئی ہے۔ کیونکہ کتنے بھائی ایسے ہیں جو مالی کمزوری کی وجہ سے ریسیور نہیں خرید سکتے۔ ہماری کتاب میں ایسا آلہ (کرسٹل سیٹ) کے بنانے کا طریقہ بتایا گیا ہے جس کی مدد سے اپنے نزدیکی پچاس میل کی دُوری کے ریڈیو سٹیشن کا پروگرام سن سکیں اور ریڈیو کے معاملات میں پہلا قدم رکھ سکیں۔ ہر ایک چیز کو اس قدر آسان اور دلچسپ بنا کر سمجھایا گیا ہے کہ بغیر کسی دقت اور پریشانی کے اس کی ہر ایک چیز پر عمل کر سکے۔ یہ کرسٹل سیٹ بغیر کسی برقی قوت کے کام کرے گا۔ قیمت ایک روپیہ ڈاک خرچ الگ

ریڈیو سروسنگ باتصویر (ریڈیو مکینک ٹیچر)

اس کتاب میں ریڈیو کے اوزاروں اور اُن کا استعمال بہت سی تصاویر دیکر صاف صاف بتایا گیا ہے جس کی مدد سے آپ ہر قسم کے ریڈیو کی مرمت اور خرابی دور کر سکتے ہیں اگر آپ کے گھر میں ریڈیو ہے تو اس کتاب کا بھی آپ کے پاس ہونا ضروری ہے۔ صرف اس کتاب کی مدد سے ہی آپ ایک لائق ریڈیو ٹیکنیشن بن جاویں گے۔ ریڈیو کی مرمت کے متعلق ہر قسم کی واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ عبارت سلیس اور عام فہم ہے اس کے مطالعہ سے ریڈیو ایکسپرٹ بن کر شہرت حاصل کر سکتے ہیں۔ کتاب میں علاوہ کنیٹ کرنے کے میٹر بنانے کا طریقہ۔ ٹانکا لگانا۔ آواز کی خرابی کا دفع کرنا وغیرہ کئی بیش قیمت مضامین درج ہیں۔ قیمت چھ روپے ڈاک خرچ الگ

ورکشاپ خراد و یگیان

انجینئروں، مکینیکوں، طالب علموں اور اُن سب کے لئے جو مشینری کے کام میں پوری واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں، ورکشاپ خراد و یگیان نام کی کتاب بہت زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ یہ کتاب اس ڈھنگ سے لکھی گئی ہے کہ معمولی سے معمولی پڑھا لکھا آدمی بغیر کسی دقت و پریشانی کے ورکشاپ کی ہر ایک چیز کو سمجھ سکتا ہے۔ ورکشاپ کے کام میں کام آنے والے حسابی قاعدے اوزاروں اور پُرزوں کی شکلیں، خراد مشین، برما مشین، رندہ مشین اور ملنگ مشین کا استعمال اور ورکشاپ میں کام آنے والے سبھی ٹولوں کی بناوٹ ہر قسم کی دھات کا حال ٹانکا لگانے اور بنانے کا طریقہ خراد پر گراریوں سے ہر قسم کی چوڑی کاٹنے کا حساب غرضیکہ ورکشاپ میں روزانہ کام آنے والی سبھی باتیں مفصل طریقے سے بتائی گئی ہیں قیمت صرف تین روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

وہ کتابیں جو آپکو ضرور پڑھنی چاہیئے

میرے سپنے افسانے پروفیسر مس کرشنا کماری ایم اے۔ تین روپے
سنگھار کمرے میں افسانے پروفیسر مس کرشنا کماری ایم اے دو روپے
بیسویں صدی کی کشیدہ کاری - - - چار روپے
صحت اور زندگی جناب خوشتر گرامی ایڈیٹر بیسویں صدی تین روپے
فلمی پریاں جناب راجہ مہدی علی خاں تین روپے
ایک حمام میں تین ننگے افسانے جناب سعید امرت دو روپے
جو عورت ننگی ہے افسانے جناب رام لال دو روپے
حُسن پرست افسانے حضرت یزدانی جالندھری دو روپے
دُکھتی رگیں افسانے حضرت شمس مظفرپوری دو روپے
دل کے پیام افسانے جناب آسی رام نگری
شاہی محلات کی پریم کہانیاں۔ سچے اف[illegible]
ڈائری افسانے جناب [illegible]
بڑے آدمیوں کا عشق [illegible]
پریم ساگر [illegible]

لکڑی پیمائش چوب

اس میں لکڑی کی پیمائش سے تعلق رکھنے والے تمام نکات نقشہ جات رموز اصطلاحات عام فہم زبان میں درج کئے گئے ہیں ایک فٹ سے لیکر چالیس فٹ تک کی لمبائی اور بارہ انچ کی لپیٹ (گولائی) سے لیکر ۱۶۰ انچ تک اور تسوؤں کے حساب میں ایک سے بارہ گز کی لمبائی اور ۳۰ تسوؤں سے ۱۱۲ تسوؤں تک کی لپیٹ (گولائی) کی پیمائش درج ہے اس کتاب کا مستریوں، ترکھانوں، لکڑی کے ٹھیکیداروں اور جنگلوں میں لکڑی کے کام کرنے والوں کے لئے رکھنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصول ڈاک بذمہ خریدار

کسان گائیڈ

اس کتاب میں کاشتکاری کے تمام قاعدے قانون، زمین کو زیادہ اناج پیدا کرنے کے قابل بنانے کی ترکیبیں، کون سا اناج کون کون سی زمین میں اور کب کاشت کرنا چاہئے [illegible] سبزی کی کاشت کی پوری پوری معلومات [illegible] جو کہ ایک تجربہ کار کاشتکار [illegible] کتاب ہر ایک کسان کو ضرور پاس رکھنی [illegible] علاوہ ڈاک [illegible]

کتاب ہر ایک [illegible]

اصلی اندر جال

شری شنکر مہادیو کے کہے ہوئے جنتر منتر کا مجموعہ۔ اس کتاب میں ہر قسم کے جادو۔ بھوت پریت منتر جس عورت یا مرد کو چاہے اپنے بس میں کر لیجئے دُنیا کا ہر ایک کام پُورا ہوتا ہے۔ قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے علاوہ ڈاک خرچ

مہانند صاحب ایڈیٹر رسالہ رہنمائے زندگی کی تصنیف کردہ کتابیں

رہنمائے صحت 6/- جاگتے رہو 2/-
گرہست شاستر 4/-
صنعت و حرفت کے قیمتی راز 3/-

انجنیروں الیکٹریشنوں اور بجلی کے کام سیکھنے والوں کو نادر تحفہ

الیکٹرک گائیڈ

حال ہی میں ہم نے اس عظیم الشان کتاب کا ہندی ایڈیشن چھپوایا تھا۔ جو کہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا۔ اب اردو داں اصحاب کے اصرار پر بجلی کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچانے اس لاجواب کتاب کا اردو ایڈیشن چھپا گیا ہے۔ کتاب ہذا میں الیکٹرک موٹر۔ میٹر ڈائینمو۔ اکٹرنیہ۔ ٹرانسیٹر وغیرہ کا مفصل بیان۔ ویلڈنگ کے اصول موٹر کار۔ وائرنگ۔ انڈر گراؤنڈ وائرنگ وغیرہ کی تشریح دی گئی ہے جا بجا نقشہ جات و تصاویر دیکر تبدیلیوں کے لئے آسان بناو یا گیا ہے۔ عبارت ایسی آسان ہے کہ معمولی پڑھا لکھا انسان اس کی مدد سے کچھ ہی دنوں میں ماہر فن بن سکتا ہے اور بآسانی اپنا گذارہ چلا سکتا ہے۔ لہذا ضرورت مند اصحاب اپنی پہلی فرصت میں طلب فرمائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ رنگین جلد عمدہ کاغذ و طباعت۔ دلکش ڈسٹ کور قیمت فی جلد دو روپیہ آٹھ آنہ
مع ڈاک خرچ تین روپیہ

مرد عورت، طالب علم، نوجوان شادی شدہ غیر شادی شدہ تندرست، بیمار
سب کو راستہ بتانیوالا

اصلی کوک شاستر

اگر آپ جوان خوبصورت تندرست رہنا چاہتے ہیں اور تندرست اولاد پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اپنی بیوی کو ہمیشہ کے لئے اپنا مطیع و فرمانبردار رکھنا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو منگا کر پڑھیں۔ اس میں کوکا پنڈت کی مکمل زندگی بہت سلیس عبارت میں درج کی گئی ہے۔ ہر قسم کے مرد عورت کی پہچان اور طرفین کو قابو میں رکھنے کے آسان طریقے جب مرضی اولاد پیدا کرنے کے طریقے اور ہر بیماری سے بچنے کے طریقے خانہ داری کے تمام راز۔ مردانہ اور زنانہ بیماریوں کے لئے مجرب اور آزمودہ نسخے۔ زچہ۔ بچہ کے متعلق تمام ہدایتیں بچے کی تکلیفات معلوم کرنے اور علاج کے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ جنھیں پڑھ کر تمام خانگی تکلیفات سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مرد کو عورت کے ساتھ اور عورت کو مرد کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ جس سے آپسی محبت دن دونی رات چوگنی بڑھے۔ اور زندگی ہنسی خوشی اور مسرتوں سے بھرپور ہو جائے۔ کاغذ موٹا اور سفید۔ طباعت عمدہ۔ مضبوط جلد رنگین اور دلکش سرورق اور ان سب خوبیوں کے باوجود قیمت صرف تین روپے معہ ڈاکخرچ۔

جواہرات کا ذخیرہ عرف صنعت حرفت کے راز

(از قلم منشی شیو ناتھ رائے تسکین)

ہر قسم کے اچار مربے، عرق، شربت، چٹنیاں، خمیرہ جات، معجونیں، جوارش، اطریفل، کشتہ جات حبوب و سفوف تیار کرنے کے سینکڑوں نسخہ جات، یوروپ و امریکہ کی پیٹنٹ ادویات جریان احتلام آتشک، سوزاک، سیلان الرحم وغیرہ امراض مخصوصہ مردان و زنان کے لئے تیر بہدف تجربات۔ سنیاسیوں و جوگیوں کے سینہ بسینہ راز کتاب کیا ہے مانو دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ ہر ایک روزگار شخص اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھا کر چند ہفتوں میں مالا مال بن سکتا ہے۔ اور ہر بال بچے دار شخص اس کتاب کی مدد سے اپنا اپنے عیال و اطفال کا گھروں میں ہونے والی عام امراض کا علاج بغیر کسی حکیم وئید یا ڈاکٹر کی مدد کے خود کر سکتا ہے۔ اور اس طرح سے دوڑ دھوپ صرف زر اور پریشانی سے بچ سکتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی معتبر اور پر از معلومات کتاب آج تک آپنے نہ دیکھی ہوگی۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب کاغذ ولایتی۔ رنگین سرورق۔ قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

سلائی شکشا وگیان

جسکو ایک ٹیلرنگ کالج کے ماہرین فن پرنسپل نے آسان اور عام فہم عبا[رت میں تیار] کرکے ملک کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ کتاب ہذا میں کوٹ، واسکٹ، شیروانی، پاجامہ، اچکن، جمپر، شلوار، فراک، بش شرٹ وغیرہ کٹائی و سلائی کا کام آسان اور عام فہم طریقے سے سمجھایا گیا ہے۔ ایک معمولی شخص صرف چند یوم کے بغور مطالعہ سے ایک ماہر فن ٹیلر بنکر باعزت طور پر بال بچوں کا پیٹ بھر سکتا ہے۔ اب برسوں استادوں کے ہاں لوہا گر[م] پانی بھرنے اور خوشامد کرنے کی قطعی طور پر ضرورت نہیں رہی۔ کتاب ہذا [سے] سینکڑوں اشخاص ٹیلرنگ ہاؤس کھول کر ہزاروں روپے ماہوار پیدا [کر رہے ہیں]
قیمت دو روپے نو آنے

صابن سازی

اس کتاب کی مدد سے آپ ہر قسم کا صابن تیار کرسکتے ہیں اور سو[روپے ماہوار] کما سکتے ہیں۔ صابن بنانے کے وہ لاجواب نسخے دیئے گئے ہیں جن کی بد[ولت] سستے سے سستا صابن بن سکتا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ ۸ آ[نے]

حسین و جمیل فلمی پریوں سے ملاقات کیجئے!

فلمی ستارے

(از قلم جناب پنڈت لکشمی چندر صاحب یاس ایم اے)

کتاب ہذا میں ہندوستان کی حسین و جمیل ایکٹرسوں نامور ایکٹر[وں] ڈائرکٹروں کے حالات معہ ان کی تصاویر کے درج ہیں۔ فلمی پریوں کے م[تعلق] معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ جو کہ شائقین کے لئے یقیناً بہت مفید ثابت ہ[وں گی اور] کافی حد تک ان کی دل بستگی کا سامان مہیا کریں گی۔ اردو ادب میں آج [تک ایسی کتاب] شائع نہ ہوئی تھی۔ جو ہر لحاظ سے مکمل ہو اور دنیائے فلم اور اس کے ستار[وں کی] پوری معلومات مہیا کر سکے اب ہماری درخواست پر گئی یاد کی جان توڑ [محنت کے] بعد جناب پنڈت لکشمی چندر صاحب یاس نے یہ بے بہا تحفہ تیار کیا ہے [جو] آپ ہے۔ اور جس کی صوری و معنوی خوبیوں کا اندازہ اس کے مطالعہ [سے ہوتا] ہے۔ کتاب ہذا گرم گرم ڈبل روٹیوں کے مانند بک رہی ہے آج ہی ایک [جلد منگا کر اپنی] دلچسپیوں میں اضافہ کریں۔ حسین ڈسٹ کور خوبصورت جلد۔ قیمت دو ر[وپے]

اصلی ہارمونیم گائیڈ

بغیر استاد کے گھر بیٹھے ہارمونیم سکھانیوالی کتاب یہ کتاب شا[ئع ہوئی ہے] ہر ایک ماہر فن میوزک ماسٹر سے تیار کرائی گئی ہے۔ جس کے مطا[لعہ سے] ہر قسم کی راگ، راگنیاں مثلاً غزل، قوالی، ٹھمری، دادرا، تھیٹریکل [گانے] ہنڈول، ملہار، گیت، رسیا، کہروا، اور ہندی و پنجابی گیت بغیر [استاد کے] بجانا آجائیں گے۔ ہر سُر کو باقاعدہ طور پر تشریح کے ساتھ سمجھا کر [عام] فہم بنا دیا گیا ہے۔ آج ہی ایک جلد منگوا کر جدید و قدیم طرزیں سیکھ[نے کے] شوق کی تکمیل کریں۔ قیمت فی جلد معہ محصول ڈاک عہ ایک روپیہ [...] اس مشہور زمانہ کتاب کے لئے آرڈر بھیجدیں ورنہ پھر دوسر[ے ایڈیشن کا] انتظار کرنا ہوگا۔ اور آپ جانتے ہیں انتظار کی گھڑیاں [کتنی] کٹھن۔

پتہ:۔ گرگ اینڈ کو تاجران کتب کھاری باؤلی دہلی